

MODEL Questions with answers**For Intermediat Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT) Set-I

Fullmarks: 100

سوالات

تمام گروپوں کے سوالوں کے جواب اس گروپ کی ہدایت کے مطابق دیجئے۔

GROUP-A

(Marks: 25)

سوال-۱ درج ذیل سوالوں میں سے کسی دس کا جواب دیجئے۔

- ۱- گلستان کے مصنف کون ہیں؟
(i) سعدی شیرازی (ii) حافظ شیرازی (iii) امیر خسرو (iv) علامہ اقبال
- ۲- قابوس نامہ کتنے ابواب پر مشتمل ہے۔
(i) بیس (ii) چوالیس (iii) چالیس (iv) تیس
- ۳- گلستان کتنی مدت میں لکھی گئی؟
(i) چھ مہینے (ii) سات مہینے (iii) آٹھ مہینے (iv) نو مہینے
- ۴- اخلاق جلالی کے مصنف کا نام کیا ہے؟
(i) واعظ کاشفی (ii) جلالدین دوانی (iii) جلالدین (iv) سعدی شیرازی
- ۵- یحییٰ کی عمر کیا تھی؟
(i) گیارہ سال (ii) پندرہ سال (iii) سترہ سال (iv) اٹھارہ سال
- ۶- خلیل کس مشہور پیغمبر کا لقب ہے؟
(i) یوسفؑ (ii) ابراہیمؑ (iii) اسمعیلؑ (iv) عیسیٰؑ
- ۷- حسن دہلوی کا لقب کیا ہے؟
(i) بلبل شیراز (ii) طوطی ہند (iii) سعدی ہند (iv) بلبل ہند
- ۸- شہر یار کا نام کیا ہے؟
(i) سید محمد حسین (ii) سید محمد قمر عالم (iii) سید وجاہت (iv) سید شفاعت

- ۹- ”ارزش آرزو“ کن کی نظم ہے؟
- (i) آزاد اصفہانی (ii) علامہ اقبال (iii) شہریار (iv) بہار
- ۱۰- مولانا روم کہاں پیدا ہوئے؟
- (i) تہران (ii) قم (iii) بلخ (iv) قویفہ
- ۱۱- عبداللہ انصاری کی شہرت کس صنف میں ہے؟
- (i) رباعی گوئی (ii) غزل گوئی (iii) مرثیہ نگاری (iv) ان میں سے کوئی نہیں

GROUP-B

4x5=20

- سوال-۱ درج ذیل سوال میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔
- ۱- مولانا روم کے حالات زندگی کو مختصراً لکھئے۔
- ۲- نظم ”ارزش آرزو“ کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھئے۔
- ۳- محمد حسین شہریار کے حالات زندگی پر روشنی ڈالئے۔
- ۴- عبداللہ انصاری کی داخل نصاب کوئی ایک رباعی کو لکھئے۔
- ۵- ڈاکٹر محمد صدیق کی تدریسی خدمات پر روشنی ڈالئے۔
- ۶- سعدی کی غزلوں کی اہم خصوصیات کو قلمبند کیجئے۔

GROUP-C

(Marks:20)

4x5=20

- سوال-۱ درج ذیل سوالوں میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔
- ۱- قابوس نامہ پر ایک نوٹ لکھئے۔
- ۲- امام غزالی کے حالات کو مختصراً لکھئے۔
- ۳- علامہ واعظ کاشفی سے اپنی واقفیت ظاہر کیجئے۔
- ۴- سراج الدین علی خان آرزو کے حالات زندگی کو مختصراً لکھئے۔
- ۵- زرین کوب کے علمی کارناموں پر روشنی ڈالئے۔

GROUP-D

(Marks:20)

5x5=25

سوال-۱ درج ذیل سوالوں میں سے کسی پانچ کا جواب دیجئے۔

- ۱- درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد لکھئے۔
ماضی آسان۔ عاشق۔ نرم۔ قریب
- ۲- درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کا جمع لکھئے۔
زن۔ پسر۔ ستارہ۔ عالم۔ درخت
- ۳- درج ذیل مصادر میں سے کسی پانچ کا مضارع لکھئے۔
گرفتن۔ انداختن۔ داشتن۔ دادن۔ گفتن
- ۴- ضمیر کی تعریف کیجئے اور اس کے اقسام کو لکھئے۔
- ۵- مصدر ”رفتن“ سے فعل ماضی بعید کی گردان لکھئے۔
- ۶- مصدر ”گرفتن“ سے فعل ماضی بعید کی گردان لکھئے۔
- ۷- درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر فارسی میں پیرا گراف لکھئے۔
(i) زبان فارسی (ii) فردوسی

Group-E

(Marks:10)

10

سوال-1 درج ذیل سوالوں میں سے کسی پانچ کا جواب دیجئے۔

(الف)

یگی یازدہ سال داشت و اولین روزی بود کہ می خواست کہ روزنامہ ”دہلی نیوز“ بفروشد درادارہ روزنامہ متصدی تحویل روزنامہ و چند بچہ ہم سال خودش کہ آنها ہم روزنامہ می فروختند۔ چند بار اسم ”دہلی نیوز“ را برایشان تلفظ کردند۔ او ہم بخوبی آن را یاد گرفت و بنظرش آن سم بہ شکل یک دیزی آمد۔

(ب)

سر مد تو حدیث کعبہ و دیرکن
 درکوچہ ’ شک چو گراہان سیرکن
 رو شیوہ ’ بندگی ز شیطان آموز
 یک قبلہ گزین و سجدہ ’ غیرکن

☆☆☆

جوابات۔ سیٹ-۱

				جواب-۱
چوالیس	(ii)	۲-	سعدی شیرازی	۱- (i)
جلال الدین دوانی	(ii)	۳-	چھ مہینے	۳- (i)
ابراہیم	(ii)	۶-	گیارہ سال	۵- (i)
سید محمد حسین	(i)	۸-	سعدی ہند	۷- (iii)
بلخ	(iii)	۱۰-	علامہ اقبال	۹- (ii)
			رباعی گوئی	۱۱- (i)

GROUP-B

جواب-۱ مولانا روم کا نام جلال الدین محمد ہے۔ وہ بلخ میں ۱۲۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد بہاء الدین اپنے زمانے کے مشہور عالموں میں تھے۔ مولانا روم نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل۔ اس کے بعد مختلف شہروں میں جا کر تعلیم حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ زمانہ تدریسی میں ان کی ملاقات شمس تبریز ہوئی۔ ان کی شخص سے مولانا اتنے متاثر ہو گئے کہ ان کے اردات مندوں میں شامل ہو گئے۔ مولانا کو اپنے پیر سے ایسی والہانہ محبت تھی کہ اپنے پیر کے انتقال کے بعد اپنا سب کچھ کھو بیٹھے۔ آخر کار ۱۲۷۳ء میں قونیہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی تصنیفات میں مثنوی کو عالمی شہرت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ دیوان شمس ان کی یادگار ہے۔

جواب-۲ ”ارزش آرزو“ علامہ اقبال کی نظم ہے۔ علامہ اقبال نے اس نظم میں آرزو کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ آرزو سے ہی زندگی کی بقا ہے اور اس کا ارتقاء بھی۔ انسان کو اپنے دل کے اندر آرزو کو زندہ رکھنا چاہیے۔ آرزو ہی اس جہاں کی جان ہے۔ یہ آرزو ہی ہے جو انسان کو بلندی کی طرف جانے اور بلندی پر پہنچنے کا صلہ دیتی ہے۔ جب دل آرزو کی حرارت سے زندگی پالیتا ہے تو حق کے سوا جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ خود بخود مردہ ہو جاتا ہے۔ آرزو و مقاصد کے شکار کا مکند ہے اور ہمارے اعمال کو بے ترتیبی سے محفوظ رہ پاتا ہے۔ زندہ آدمی جس کے پاس آرزو نہیں ہے دراصل وہ زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ ہے۔

جواب-۳ شہر یار کا نام محمد حسین ہے۔ وہ ۱۹۰۷ء میں تبریز میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام اسمعیل موسوی تھا لیکن وہ حاج میر آقا حسینی سے مشہور تھے۔ شہر یار نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کرنے کے بعد تہران آ گئے۔ جہاں انہوں نے مدرسہ دار الفنون میں

میڈیکل کورس میں داخلہ لیا۔ لیکن وہ اپنی تعلیم مکمل نہیں کر سکے۔ وہ تیرہ سالوں آگے۔ اپنی چچا زاد بہن عزیزہ عبدالخالقی سے شادی کی۔ آخری عمر میں انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور بہت کم لوگوں سے ملتے تھے۔ ان کا انتقال ۱۹۸۸ء میں تیرہ سالوں میں ہوا اور ”مقبرہ الشعراء میں سپرد خاک ہوئے۔ شہر یارجدید دور کے مشہور شاعروں میں تھے جنہوں نے فارسی اور ترکی دونوں زبانوں میں شاعری کی ہے۔

جواب-۴

گر در پی شہوت وہوا خواہی رفت
از من خبرت کہ بی نوا خواہی رفت
بگر کہ کی و از کجا آمدہ ای
می دان کہ چہ می کنی کجا خواہی رفت

پروفیسر محمد صدیق پٹنہ یونیورسٹی کے مشہور استادوں میں تھے۔ تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ انہوں نے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کوسی ڈگری کالج کھگولیا سے کیا۔ جہاں انہوں نے ۱۹۵۸ء تک صدر شعبہ اردو کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۵۸ء میں پٹنہ کالج میں فارسی کے استاد مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر محمد صدیق براہ راست لکچر سے پروفیسر ہو کر شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی میں تدریسی خدمات انجام دینے لگے اور صدر شعبہ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ۱۹۸۸ء میں پٹنہ کالج کے پرنسپل بنائے گئے اور وہیں سے سبکدوش ہوئے۔ پروفیسر صدیق آخر عمر تک درس و تدریس سے منسلک رہے اور یہی ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ۲۰۰۰ء میں انتقال ہوا۔ پٹنہ کے شاہ گنج قبرستان میں مدفون ہیں۔

جواب-۵

سعدی شیرازی فارسی غزل کے امام تسلیم کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی غزلوں میں دلی واردات اور جذبات کو بیان کیا ہے۔ ان کی عزلیں تغزل کی شاہکار ہیں۔ زبان کی سادگی اور انداز بیان ان کی غزلوں کی اہم خصوصیات ہیں۔ ان کی عزلیں سہل ممتنع کی بہترین مثال ہے۔ انہوں نے تقریباً تیس سال سیاحت میں گزارا۔ اس کے بعد تصنیفی کام میں مشغول ہو گئے۔ گلستان ان کی شاہکار ہے۔ دنیا کے اکثر زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ دوسری کتاب بوستان ہے۔

جواب-۶

GROUP-C

قابوس نامہ فارسی ادب کی ایک مشہور کتاب ہے۔ اس کو زیاری خاندان کے بادشاہ امیر عنصر المعالی کیاؤس نے اپنے بیٹے گیلان شاہ کے لیے لکھی تھی۔ اس کتاب کا موضوع اخلاق کے ساتھ ساتھ نصیحت بھی ہے۔ عنصر المعالی ۳۷۵ ہجری میں قابوس نامہ کی تصنیف کی۔ یہ کتاب ۴۴ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں حکایتیں بھی ہیں۔ اور نظام مملکت داری اور تجارت کے ساتھ مختلف علم و ہنر سے بحث کی

جواب-۱

گئی ہے۔ اس کتاب کی زبان سادہ ہے اور اسلوب بیان میں تازگی پائی جاتی ہے۔

جواب-۲ امام غزالی کا نام ابو حامد محمد بن محمد غزالی ہے۔ ان کی ولادت ۱۰۵۸ء میں طوس میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے احمد بن محمد رادکانی سے حاصل کی۔ اس کے بعد نیشاپور جا کر ابوالمعالی جوینی سے مختلف علوم و فنون سیکھے۔ غزالی اپنے استاد کی وفات کے بعد نظام الملک طوسی کی ملازمت سے وابستہ ہو گئے اور مدرسہ نظامیہ میں درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ چار سال تک اس مدرسہ میں درس و تدریس کا کام کیا۔ پھر مختلف ممالک کے سفر کے لیے نکل پڑے۔ چند سالوں کے بعد واپس آ کر نیشاپور میں درس و تدریس میں لگ گئے۔ ۱۱۱۱ء میں نیشاپور میں ان کا انتقال ہو گیا۔

جواب-۳ ملا واعظ کاشفی کا اصل نام معین الدین حسین بن علی کاشفی بیہقی ہروی ہے لیکن وہ ملا واعظ کاشفی کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ نویں صدی ہجری کے معروف ترین دانشوروں میں تھے۔ فارسی زبان کے زبردست مولف کے ساتھ ساتھ اپنے زمانے کے مشہور خطیب بھی تھے۔ ان کا لہجہ بڑا ہی موثر اور گفتگو نہایت دلکش تھی۔ وہ بے پناہ حافظہ کے مالک تھے۔ ان کی ملاقات ہرات میں ملا جامی سے ہوئی۔ اس کے بعد سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہو گئے۔ تیموری شہزادوں سے ان کے اچھے مراسم تھے۔ انہوں نے اپنی مشہور کتاب ”اخلاق محسنی“ کو تیموری شہزادہ ابوالحسن مرزا کے نام معنون کیا ہے۔ انہوں نے حساب علم کیا اور نجوم میں بھی یادگار چھوڑے ہیں۔

جواب-۴ سراج الدین علی خان آرزو کی ولادت ۱۶۸۷ء میں گوالیار میں ہوئی۔ ان کے والد شیخ حسام الدین فوج میں ملازم تھے۔ آرزو نے ۱۴ سال کی عمر میں علوم عربیہ سے فراغت حاصل کر لی۔ شعر گوئی کا شوق ان کو طالب علمی کے زمانہ سے تھا۔ شعر گوئی وہ میر عبدالصمد اور میر غلام علی احسن سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں فوج میں ملازم ہو گئے۔ چند سال نوکری کرنے کے بعد واپس اکبر آباد آ گئے اور وہاں پانچ سال مقیم رہے۔ فرخ سیر کے زمانے میں سرکاری ملازمت میں آئے اور گوالیار بھیجے گئے لیکن دو مہینے میں ہی معزول کر دئے گئے۔ دلی واپس آ کر آندرام مخلص کی سرپرستی میں شاہی دربار سے وابستہ ہو گئے۔ کچھ سال بعد سالار جنگ کے ساتھ لکھنؤ گئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ان کا انتقال لکھنؤ میں ۱۷۵۵ء میں ہوا لیکن سپرد خاک دلی میں کیے گئے۔

جواب-۵ عبدالحسین زرین کوب فارسی داب کے ایک مشہور محقق اور نقاد ہیں۔ تہران یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اسی یونیورسٹی کے شعبہ فارسی میں درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ زرین کوب نے دوران تدریس بے شمار علمی تحقیقی اور تنقیدی کارنامے انجام دئے۔ فارسی کے مشہور شاعروں کے احوال و آثار پر مشہور کتاب ”با کاروان حلہ“ تصنیف کی۔ مولانا روم کی مثنوی کے قصوں کو تمثیلات کی نقد و شرح پر ”بحر در کوزہ“ کے نام سے کتاب لکھی۔ تصوف کی تعریف اور تاریخ کے لیے کتاب ”جنتو در تصوف“ تالیف کی۔ ان کی سب سے مشہور تصنیف ”نقد ادبی“ ہے جس میں انہوں نے تنقید اور تاریخ پر روشنی ڈالی ہے۔

GROUP-D

جواب-۱

الفاظ	اضداد	الفاظ	اضداد
ماضی	حال	آسان	مشکل
عاشق	معشوق	نرم	گرم
قریب	بعید	خشک	تر
بہشت	دوزخ	راست	چپ
روشن	تاریک	زیر	زیر

جواب-۲

واحد	جمع	واحد	جمع
زن	زنان	پسر	پسران
ستارہ	ستارگان	عالم	علماء
درخت	درختہا	صندلی	صندلیہا
امیر	امراء	غریب	غریبہا
مقصد	مقاصد	مسجد	مساجد

جواب-۳ گرفتن۔ گیرد، کردن، کند، داشتن، دارد،
دادن، دہد، گفتن، گوید، زدن، زند،

جواب-۴ ضمیر: ضمیر وہ کلمہ ہے جو اسم کے بدلے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: او، شما، آنها، من
اقسام ضمیر حسب ذیل ہیں:-

(۱) ضمیر شخصی (۲) ضمیر اشارہ (۳) ضمیر موصولہ (۴) ضمیر مشترک

جواب-۵

صیغہ واحد غائب،	صیغہ جمع غائب،	صیغہ واحد حاضر،	صیغہ جمع حاضر،	صیغہ واحد متکلم،	صیغہ جمع متکلم
می روند	می روند	می روی	می روی	می رویم	می رویم

صیغہ واحد غائب،	صیغہ جمع غائب،	صیغہ واحد حاضر،	صیغہ جمع حاضر،	صیغہ واحد متکلم،	صیغہ جمع متکلم
گرفته بودند	گرفته بود	گرفته بودید	گرفته بودی	گرفته بودم	گرفته بودیم

جواب-۷

(iii) فردوسی:

فردوسی یکی از بزرگترین شاعران ایران است۔ در قرن چہارم ہجری دار ایران زندگی می کرد۔ اور در طوس چشم بہ جهان گشود۔ پدر فردوسی کشاورز دیہی بود۔ فردوسی ہم پیشہ پدر خود اختیار نمود۔ اور تحصیلات خود در طوس فرا گرفت۔ اور شروع زندگی بہ تاریخ قدیم ایران علاقہ می داشت۔ اومی خواست کہ تاریخ کهن کشور خود را زندہ بکند۔ بنا بر این شاہنامہ نظم کردن آغاز کرد۔ اور در مدت سی سال شاہنامہ را نوشت۔ شاہنامہ او دارای شصت ہزار شعر است۔ اور شاہنامہ داستانہا پادشاہان و پہلوان قدیم ایران را در شعر نوشتہ است۔ اور شاہنامہ خود را برای صلہ بہ شاہ محمود غزنوی تقدیم نمود۔ مقبرہ فردوسی در طوس واقع است۔

GROUP-E

جواب-۱

(الف) سخی کی عمر گیارہ سال تھی اور پہلا دن تھا کہ وہ اخبار ڈیلی نیوز بیچنا چاہتا تھا۔ اخبار کے افس میں اخبار کا ایجنٹ اور اس کی عمر کے کچھ بچے جو اخبار بیچنے جا رہے تھے ان کو ڈیلی نیوز کے نام کو کئی بار سکھا رہا تھا۔ اس نے بھی اسے بخوبی یاد کر لیا اور اس کی نظر میں وہ نام ایک دیزی کی شکل میں ابھرا۔

(ب)

سرد تو کعبہ اور دیر کی بات مت کرو
گمراہوں کی طرح شک کی گلی میں مت گھومو
بندگی کے طریقہ کو شیطان سے سیکھو
اپنا ایک قبلہ بناؤ اور غیروں کے سامنے سجدہ مت کرو

☆☆☆

MODEL Questions with answers**For Intermediate Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT) Set-2

Fullmarks: 100

سوالات

تمام گروپوں کے سوالوں کے جواب اس گروپ کی ہدایت کے مطابق دیجئے۔

Group-A

(Marks:25)

10x1/2=25

سوال-۱ درج ذیل سوالوں میں سے کسی دس کا جواب دیجئے۔

- ۱- امام غزالی کا اصل نام کیا ہے؟
 (i) ابو حامد محمد (ii) ابو حارث (iii) ابو دردا (iv) ابو حنیفہ
- ۲- قابوس نامہ کس کی تالیف ہے؟
 (i) عنصر المعالی کیاؤس (ii) سعدی شیرازی (iii) امام غزالی (iv) عمر خیام
- ۳- تذکرہ مجمع النفائس کے مصنف کا نام کیا ہے؟
 (i) خان آرزو (ii) غلام علی (iii) مرزا غالب (iv) علامہ اقبال
- ۴- افسانہ ”بھٹی“ کے افسانہ نگار کا نام کیا ہے؟
 (i) صادق ہدایت (ii) صادق چوبک (iii) جمالزادہ (iv) محمد جازی
- ۵- گلستان میں کتنے ابواب ہیں؟
 (i) دو (ii) چار (iii) چھ (iv) آٹھ
- ۶- اخلاق محسنی کے مصنف کون ہیں؟
 (i) ملا واعظ کاشفی (ii) جلال الدین دوانی (iii) جلال الدین رومی (iv) امیر خسرو
- ۷- نظم ”ارزش آرزو“ کس شاعر کی تخلیق ہے؟
 (i) آزاد صفہانی (ii) علامہ اقبال (iii) شہریار (iv) بہار
- ۸- سرد کا مزار کس شہر میں ہے؟
 (i) دہلی (ii) آگرہ (iii) بنارس (iv) الہ آباد

- ۹- شہریار کی پیدائش کہاں ہوئی؟
 (i) تہران (ii) مشہد (iii) تمیز (iv) قم
- ۱۰- ڈاکٹر محمد صدیق کا تخلص کیا ہے؟
 (i) اشرف (ii) اکرم (iii) ارشد (iv) احسان
- ۱۱- مولانا روم کی شہرت کس صنف میں ہے؟
 (i) قصیدہ گوئی (ii) مرثیہ نگاری (iii) مثنوی نگاری (iv) رباعی گوئی

Group-B

(Marks:20)

4x5=20

سوال-۱ درج ذیل سوالوں میں سے کسی چار کا جواب دیجئے:

- ۱- نظم ”ارزش آرزو“ کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔
- ۲- مولانا روم کے حالات زندگی کو مختصراً لکھیے۔
- ۳- محمد حسین شہریار کے حالات زندگی کو مختصراً لکھیے۔
- ۴- سعدی شیرازی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔
- ۵- سعدی شیرازی واقفیت ظاہر کیجئے۔
- ۶- پروفیسر محمد صدیق کے حالات زندگی کو مختصراً لکھیے۔

Group- C

(Marks:20)

4x5=20

سوال-۱ درج ذیل سوالوں میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔

- ۱- گلستان پر ایک نوٹ لکھیے۔
- ۲- ملا واعظ کاشفی سے اپنی واقفیت ظاہر کیجئے۔
- ۳- فردوسی کے حالات زندگی کو مختصراً قلمبند کیجئے۔
- ۴- افسانہ بھنگی کے مرکزی کردار پر روشنی ڈالیے۔
- ۵- قابوس نامہ پر ایک نوٹ لکھیے۔
- ۶- صادق چوبک سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

Group-D

5x5=25

سوال-۱ درج ذیل سوالوں میں سے پانچ کا جواب دیجئے۔

۱۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد لکھیے۔

شروع۔ نرم۔ نیکی۔ آغاز۔ لاغر۔ پینا۔ ارزان۔ کم۔ پسر۔ مرد

۲۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع لکھیے۔

بچہ۔ اسپ۔ شاعر۔ ستارہ۔ پرندہ۔ کتاب۔ امیرغریب۔ حرف۔ شعر

۳۔ درج ذیل مصادر میں سے کسی پانچ کا مضارع لکھیے۔

گفتن۔ رفتن۔ کردن۔ نوشتن۔ پوشیدن۔ خواندن۔ خوردن۔ آشامیدن

۴۔ صفت کی تعریف کیجئے اور اس کے اقسام کو لکھئے۔

۵۔ مصدر ”آموختن“ سے فعل ماضی ناتمام کی گردان لکھئے۔

۶۔ مصدر ”نوشتن“ سے فعل مستقبل کی گردان لکھئے۔

۷۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر فارسی میں پیرا گراف لکھئے۔

(i) فردوسی (ii) کشورہند (iii) علم

Group - E

(Marks :10)

10

سوال-۱ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

(الف) من دریک خانوادہ فقیر بہ دنیا آدم۔ پدرم کفاش بود۔ در آمدی زیادنداشت۔ ما بچ تا خواہر و برادر بودیم۔ من پسر بزرگ خواندہ بودم و مجبور بودم بہ پدرم کمک کنم۔ پدرم مرا بہ نجاری فرستاد چون کفاشی را دوست نداشتم۔ روز ہامی رتم بہ کاروشہا درس می خواندم۔

(ب)

عیب است بزرگ کشیدن خود را
وز جملہ خلق، برگزیدن خود را
از مردمک دیدہ باید آموخت
دیدن ہمہ کس را و ندیدن خود را

جوابات۔ سیٹ-۲

Group- A

جواب-۱-

۱-	(i)	ابو حامد محمد	۲-	(ii)	عنصر المعالی کیکاؤس	۳-	(i)	خان آرزو
۲-	(ii)	صادق چوبک	۵-	(iv)	آٹھ	۶-	(i)	ملاو اعظ کاشفی
۷-	(ii)	علامہ اقبال	۸-	(i)	دہلی	۹-	(iii)	تمریز
۱۰-	(i)	اشرف	۱۱-	(iii)	مثنوی نگاری			

Group- B

جواب-۱-

”ارزش آرزو“ علامہ اقبال کی نظم ہے۔ علامہ اقبال نے اس نظم میں آرزو کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ آرزو سے ہی زندگی کی بقاء ہے اور اس کا ارتقاء ہے۔ انسان کو اپنے دل کے اندر آرزو کو زندہ رکھنا چاہیے۔ آرزو ہی اس جہان کی جان ہے۔ یہ آرزو ہی ہے جو انسان کو بلندی کی طرف لے جانے اور بلندی پر پہنچنے کا صلہ دیتی ہے۔ جب دل آرزو کی حرارت سے زندگی پالیتا ہے تو حق کے سوا کچھ بھی ہوتا ہے وہ خود بخود مردہ ہو جاتا ہے۔ آرزو مقاصد کے شکار کا کندہ ہے اور ہمارے اعمال کو بے تربیتی سے محفوظ رکھتا ہے۔ زندہ آدمی جس کے پاس آرزو نہیں ہے، دراصل وہ زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ ہے۔

جواب-۲-

مولانا روم کا نام جلال الدین محمد ہے۔ وہ بلخ میں ۱۲۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد بہاء الدین اپنے زمانہ کے مشہور عالموں میں تھے۔ مولانا روم نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ اس کے بعد مختلف شہر جا کر تعلیم حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ زمانہ تدریسی میں ان کی ملاقات شمس تبریز سے ہوئے۔ ان کی شخصیت سے مولانا اتنے متاثر ہوئے کہ ان کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے۔ مولانا کو اپنے پیر سے ایسی والہانہ محبت تھی کہ اپنے پیر کے انتقال کے بعد اپنا سب کچھ کھو بیٹھے۔ آخر کار ۱۲۷۳ء میں قونیہ میں انتقال فرما گئے۔ ان کی تصنیفات میں مثنوی معنوی کو عالمی شہرت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ شاعری میں دیوان شمس ان کی یادگار ہے۔

جواب-۳-

شہر یار کا نام محمد حسین ہے۔ وہ ۱۹۰۷ء میں تبریز میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام اسماعیل موسوی تھا لیکن وہ حاج میر آقا شکرانی سے مشہور تھے۔ شہر یار ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کرنے کے بعد تہران آ گئے۔ جہاں انہوں نے مدرسہ دارالفنون میں میڈیکل کورس میں داخلہ لیا۔ لیکن وہ اپنی تعلیم مکمل نہیں کر سکے۔ اور تبریز واپس آ گئے۔ اپنی چچا زاد بہن عزیزہ عبدالخالقی سے شادی کی۔ آخری عمر میں انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور بہت کم لوگوں سے ملتے تھے۔ ان کا انتقال ۱۹۸۸ء میں تبریز میں ہوئی اور ”مقبرہ الشعراء“ میں سپرد خاک ہوئے۔ شہر یار جدید دور کے مشہور شاعروں میں تھے جنہوں نے فارسی اور ترکی دونوں زبانوں میں شاعری کی ہے۔

جواب-۴ سعدی شیرازی ایران کے ان مشہور شخصیتوں میں ہیں جنہوں نے اپنی نثری اور شعری تخلیقات کے ذریعہ فارسی ادب کو ایک نئی جہت عطا کی ہے۔ ان کی ولادت ایران کے مشہور شہر شیراز میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کرنے کے بعد بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں داخل ہوئے اور تعلیم مکمل کی۔ حصول علم کے بعد سیر و سیاحت کے لیے نکل گئے۔ دنیا کے مختلف ملکوں کا سفر کیا اور تجربات حاصل کیے۔ سعدی نے شیخ شہاب الدین سہروردی سے بیعت حاصل کی۔ شاعری میں انہوں نے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ وہ غزل کے امام تصور کیے جاتے ہیں۔ فارسی قصیدہ کو بے جا مداحی سے پاک کیا۔ مثنوی نگاری میں ان کی کتاب بوستان شاہکار سمجھی جاتی ہے۔ نثر نگاری میں ان کی کتاب گلستان نہ صرف فارسی ادب کی بلکہ عالمی ادب میں ایک مشہور تخلیق شاعر کی جاتی ہے۔

جواب-۵ سرد آرمینا کے رہنے والے تھے۔ ان کی ولادت ایران کے ایک ارمنی خاندان میں ہوئی۔ سرد کا آبائی پیشہ تجارت تھا اور اس سلسلہ میں شاہ جہاں کے عہد میں ہندوستان آئے۔ سرد عیسائی یا یہودی تھے۔ انہوں نے آغاز جوانی میں اسلام قبول کیا۔ پھر عشق حقیقی میں ایسے کھوئے کہ مجذوب ہو گئے، وہ برہنہ گھومنے لگے۔ دارالشکوہ کو ان سے عقیدت تھی۔ لیکن اورنگ زیب کے عہد میں ان پر کفر کا فتویٰ صادر ہوا اور اورنگ زیب کے حکم سے ۱۰۷۰ ہجری میں دہلی کے جامع مسجد کے سامنے قتل کر دیے گئے۔ ان کا حزار آج بھی جامع مسجد دہلی کے پاس ہے۔

جواب-۶ پروفیسر محمد صدیق کی ولادت ۱۹۲۸ء میں خوب گنج ضلع جہان آباد میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام سخاوت حسین تھا۔ پروفیسر محمد صدیق نے میٹرک تک کی پڑھائی اپنے ضلع میں حاصل کی۔ اس کے بعد پٹنہ آئے اور پٹنہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور یہاں سے پی ایچ ڈی تک کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کوسی ڈگری کالج کھگڑیا سے کیا۔ پھر ۱۹۵۸ء میں پٹنہ کالج میں فارسی کے استاد مقرر ہوئے۔ وہ لیکچرار رہتے ہوئے براہ راست پروفیسر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی کے صدر بنے اور اس کے بعد پٹنہ کالج کے پرنسپل بنائے گئے اور یہیں سے سبکدوش ہوئے۔ ان کا انتقال ۲۰۰۰ء میں ہوا اور پٹنہ میں سپرد خاک ہوئے۔

Group- C

جواب-۱ گلستان فارسی ادب کی ایک مشہور تصنیف ہے۔ اس کتاب کے مصنف شیخ سعدی ہیں۔ گلستان نظم آئینہ نثر میں ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ سعدی نے اس کتاب کو چھ مہینے کی مدت میں ۶۵۶ ہجری میں لکھی۔ اس کتاب میں حکایتیں، پند و نصائح اور درس اخلاقیات پائے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں جو اشعار آئے ہیں۔ وہ خود سعدی کے ہیں۔ گلستان ہمیشہ اہل علم کے توجہ کا مرکز رہی ہے اور آج بھی عمدہ اخلاقی درسی کتاب میں شمار کی جاتی ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ دنیا کے مختلف اہم زبانوں میں ہو چکا ہے۔

جواب-۲ ملا واعظ کاشفی کا اصل نام معین الدین حسین بن علی کاشفی بہیقی ہے لیکن وہ ملا واعظ کاشفی کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ نویں صدی ہجری کے معروف ترین دانشوروں میں تھے۔ فارسی زبان کے زبردست مولف کے ساتھ ساتھ اپنے زمانے کے مشہور خطیب بھی تھے۔ ان کا لہجہ موثر اور ان کی گفتگو نہایت دلکش تھی۔ وہ بے پناہ حافظہ کے مالک تھے۔ ان کی ملاقات ہرات میں ملا جامی سے ہوئی۔ اس کے بعد وہ

سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہو گئے۔ تیوری شہزادوں سے ان کے اچھے ہر اسم تھے۔ انہوں نے اپنی مشہور کتاب ”اخلاق محسنی“ تیوری شہزادہ ابوالحسن مرزا کے نام معنون کیا ہے۔ انہوں نے علم حساب، علم کیمیا اور نجوم میں بھی اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

جواب-۳ ابو القاسم فردوسی طوس میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ایک خوشحال زمیندار تھے۔ فردوسی کے جوانی کے ایام خوش حالی اور شان و شوکت سے گزری۔ انہوں نے تعلیم اپنے وطن میں حاصل کیا۔ عربی اور فارسی میں مہارت حاصل کی۔ فردوسی کو شروع سے ہی ایران کے قدیم داستانوں سے بے انتہا محبت تھی۔ ایران کی قدیم تاریخ کو زندہ رکھنے کے لیے انہوں نے شاہنامہ منظوم کرنا شروع کیا۔ اور سالوں کی محنت کے بعد ساٹھ ہزار پر مشتمل شاہنامہ نظم کیا اور محمود غزنوی کو پیش کیا۔ لیکن وہ انعام نہیں ملا جس کے وہ حقدار تھے۔ لہذا محمود غزنوی کی ہجو لکھ کر اپنے وطن واپس آ گیا۔ جہاں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کا مزار شہر طوس میں واقع ہے۔

جواب-۴ افسانہ یحییٰ کامرکزی کردار بھی یحییٰ نام کا گیارہ سال کا لڑکا ہے۔ یحییٰ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہے وہ غریبی کی وجہ سے تعلیم بھی حاصل نہیں کر پاتا ہے۔ کسب معاش کے لیے ”ڈیلی نیوز“ کے اخبار کا ہا کر بنتا ہے۔ بڑی مشکل سے وہ ”ڈیلی نیوز“ اخبار کا نام یاد کر پاتا ہے۔ جسے اخبار کے ذمہ دار شخص نے سکھایا تھا۔ لیکن اخبار بیچنے کے درمیان ہی اس کا نام بھول جاتا ہے۔ وہ پڑھا لکھا نہیں ہے کہ اخبار کا نام پڑھ لے وہ کسی دوسرے سے پوچھنا مناسب نہیں سمجھتا ہے۔ نامہ نگار نے اس افسانہ کے ذریعہ سماج کے ایک عام بچہ کی بھوک اور افلاس و غربت کو دکھایا ہے۔ افسانہ کا ہیرو یحییٰ ناخواندہ اور مفلوک الحال ہی سہی لیکن وہ ایک حساس اور غیر متداند انسان ہے۔

جواب-۵ قابوس نامہ فارسی ادب کی ایک مشہور اخلاقی کتاب ہے۔ اس کتاب کو زیاری خاندان کا بادشاہ امیر عنصر المعالی کیاؤس نے اپنے بیٹے گیلان شاہ کے لیے لکھی تھی اس کتاب کا موضوع اخلاق کے ساتھ ساتھ پند و نصیحت بھی ہے۔ عنصر المعالی نے ۴۷۵ ہجری میں قابوس نامہ کی تصنیف کی۔ یہ کتاب ۴۴ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں اخلاقی حکایتیں بھی شامل ہیں۔ اس میں مملکت داری اور تجارت کے ساتھ مختلف علوم فنون سے بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کی زبان سادہ اور سلیس ہے، اسلوب بیان میں تازگی پائی جاتی ہے۔

جواب-۶ صادق چوبک کا شمار جدید فارسی کے مشہور افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کی پیدائش ایران کے بوشہر نامی ایک شہر میں ۱۹۱۶ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کرنے بعد صادق چوبک تہران آئے۔ یہاں انہوں نے امریکی کالج سے ۱۹۳۷ء میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ جدید فکشن نگاروں میں صادق چوبک کی حیثیت ایک ناول نگار اور افسانہ نویس کی ہے۔ ان کی مشہور تصنیف ناول ”تنگ سیر“ فارسی ادب میں اہم مقام رکھتی ہے۔ اس ناول میں صادق چوبک نے جنوبی ایران کی عکاسی کی ہے۔ افسانوی مجموعے ”خیمہ شب بازی“ اور انٹری کرلوٹیش مردہ بود“ صادق چوبک کے فکروفن کی بہترین آئینہ دار ہیں۔



Group - D

جواب-۱

اضداد	الفاظ	اضداد	الفاظ
بسیار	کم	ختم	شروع
بدی	نیکی	سخت	نرم
انجام	آغاز	دختر	پسر
زن	مرد	فربہ	لاغر
گران	ارزان	ناپینا	پینا

جواب-۲:-

جمع	واحد	جمع	واحد
کتابہا	کتاب	بچا	بچہ
امراء	امیر	اسپہا	اسپ
غریبا	غریب	شعراء	شاعر
حروف	حرف	ستارگان	ستارہ
اشعار	شعر	پرندگان	پرندہ

جواب-۳:-

مضارع	مصدر	مضارع	مصدر
پوشد	پوشیدن	گوید	گفتن
خواند	خواندن	رود	رفتن
خورد	خوردن	کند	کردن
آشاد	آشامیدن	نویسد	نوشتن

صفت کی تعریف:

جواب- ۴

وہ کلمہ ہے جو اسم کی حالت اور کیفیت کو بیان کرے۔ صفت کہلاتا ہے۔ جیسے خوب، بد، تشنگ وغیرہ۔

اقسام صفت مندرجہ ذیل ہیں: (۱) صفت عارضی (۲) صفت دائمی (۳) صفت ذاتی (۴) صفت نسبی (۵) صفت مقداری (۶) صفت عددی

(۷) صفت استفہامی

جواب-۵

صغیه واحد غائب	صغیه جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
می آموخت	می آموختند	می آموختی	می آموختید	می آموختم	می آموختیم

جواب-۶

صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
خواند نوشت	خوانند نوشتند	خوانی نوشتی	خوانید نوشتید	خوانم نوشتم	خوانیم نوشتیم

جواب-۷

(i) فردوسی:

فردوسی یکی از بزرگترین شاعران ایران است۔ در قرن چهارم ہجری دار ایران زندگی می کرد۔ اور در طوس چشم بہ جهان گشود۔ پدر فردوسی کشاورز زبیدی بود۔ فردوسی ہمیشہ پدر خود اختیار نمود۔ او تحصیلات خود در طوس فرا گرفت۔ او از شروع زندگی بہ تاریخ قدیم ایران علاقہ می داشت۔ اوی خواست کہ تاریخ کهن کشور خود را زنده بکند۔ بنا بر این شاہنامہ نظم کردن آغاز کرد۔ اور در مدت سی سال شاہنامہ را نوشت۔ شاہنامہ او دارای شصت ہزار شعر است۔ او در شاہنامہ داستانہا پادشاہان و پہلوان قدیم ایران را در شعر نوشتہ است۔ او شاہنامہ خود را برای صلہ بہ شاہ محمود غزنوی تقدیم نمود۔ مقبرہ فردوسی در طوس واقع است۔

(ii) کشور ہند:

کشور ہند یکی از بزرگترین کشور جهان است۔ کشور ہند وطن ما است۔ پانچت ہند شہر دہلی است۔ مردمان کشور ہند در ایالتہائی گوناگون زندگی می کنند۔ مردمان کشور ہند با وجود مذہب و زبانہای گوناگون با محبت و اخوت زندگی می کنند۔ ہند بہترین مثال فرہنگ مشترک است۔ کشور ہای ہمسایہ ہند نیپالی، چین، پاکستان و بنگلہ دیش اند۔ کویہالیہ در جانب شمال ہند واقع است۔ رود گنگ یکی از بزرگترین و مقدس ترین رودہای ہند بہ شامی رود۔

(iii) علم:

علم یک نور است۔ از روشنی علم بتوان خدا را شناخت۔ از علم جہالت و تاریکی دوری شود۔ در اسلام علم حاصل کردن فرض است۔ علم سرچشمہ ہمہ کامرانی است۔ ہر کہ علم و دانش ندارد، او کور است۔ علم راہ زندگانی را روشن می کند۔ طالب علم در راہ خدا است۔ فرستگان زیر پای اطالبان علم پر وبالہای خودشان را می گسترانند۔ علم آن دولت است کہ کسی نتواند دزدی بکند۔ ما را باید کہ در راہ علم سعی بسیار بکنیم۔

Group - E

جواب-۱

(الف) میں ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ میرا باپ موچی تھا۔ آمدنی زیادہ نہ تھی۔ ہم پانچ بہن اور بھائی تھے۔ میں گھر کا سب سے بڑا لڑکا تھا اور مجبور تھا کہ اپنے باپ کی مدد کروں۔ میرے باپ نے مجھے بڑھئی کے کام میں بھیجا کیونکہ موچی کا کام مجھے پسند نہیں تھا۔ دن کو کام کرتا اور رات کو پڑھائی کرتا تھا۔

(ب)

اپنے آپ کو بڑا سمجھنا عیب ہے
 اور تمام مخلوق سے خود کو بڑا بنانا (بھی برا ہے)
 آنکھ کی پتلی سے سیکھنا چاہیے
 کیونکہ وہ سب کو دیکھتا ہے لیکن خود کو نہیں دیکھتا

☆☆☆

MODEL Questions with answers**For Intermediate Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT) Set-I

Fullmarks: 100

سوالات**Group -A**

(Marks =25)

10x2=1/2

مندرجہ ذیل سوالات میں سے کسی دس کا جواب دیجئے۔

- ۱۔ شیخ سعدی شیرازی کی نثری تخلیق کون ہے۔
 (i) گلستاں (ii) کریمیا (iii) بوستاں (iv) پریشاں
- ۲۔ امیر خسرو کہاں پیدا ہوئے۔
 (i) دہلی (ii) پنجاب (iii) پٹیالی (iv) آگرہ
- ۳۔ شاہنامہ کس کی تصنیف ہے۔
 (i) حافظ (ii) فردوسی (iii) امیر خسرو (iv) عسجدی
- ۴۔ شیخ سعدی کا پورا نام کیا ہے۔
 (i) شمس الدین (ii) مصلح الدین (iii) شرف الدین (iv) شہاب الدین
- ۵۔ قابوس نامہ کس کی لکھی ہوئی ہے۔
 (i) امیر خسرو (ii) امام غزالی (iii) امیر عنصر المعالی (iv) جلال الدین
- ۶۔ امام غزالی کا سال وفات کیا ہے۔
 (i) ۴۰۵ھ (ii) ۵۰۵ھ (iii) ۶۰۵ھ (iv) ۶۰۶ھ
- ۷۔ مکی کس کا افسانہ ہے۔
 (i) صادق چوبک (ii) صادق ہدایت (iii) محمد مجازی (iv) جمالزادہ
- ۸۔ ارزش آرزو کس کی نظم ہے۔

(iv) بیدل عظیم آبادی	(iii) شہریار	(ii) پروہن اعتصامی	(i) اقبال لاہوری
			۹۔ مولانا رومی کا پورا نام کیا ہے۔
(iv) جمال الدین	(iii) جلال الدین	(ii) اکرام الدین	(i) شمس الدین
			۱۰۔ علامہ اقبال کا حزار کہاں ہے۔
(iv) کشمیر	(iii) مشہد	(ii) لاہور	(i) دہلی
			۱۱۔ شہریار کہاں پیدا ہوئے۔
(iv) تہران	(iii) مشہد	(ii) تبریز	(i) شیراز
			۱۲۔ عید نوروز کس ملک کا تہوار ہے۔
(iv) قزاقستان	(iii) افغانستان	(ii) ایران	(i) تاجکستان

Group -B

(Marks -20)

4x5=20

درج ذیل سے کسی چار سوالات کے جواب دیجئے۔

- ۱۔ پروہن اعتصامی کی شاعرانہ خصوصیات بیان کیجئے۔
- ۲۔ علامہ اقبال کے علمی کارناموں کو مختصر ہی لکھئے۔
- ۳۔ امام غزالی کے حالات لکھئے۔
- ۴۔ صادق چوبک افسانہ نگار کا خلاصہ مختصر میں لکھئے۔
- ۵۔ سرمد کی رباعی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

Group (C)

(Marks - 20)

4X5 =20

- ۱۔ سیاست نامہ کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔
- ۲۔ محمد افضل سرخوش کے بارے میں لکھئے۔
- ۳۔ مولانا جلال الدین رومی کے بارے میں اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔
- ۴۔ حسن دہلوی کے بارے میں اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۵۔ ڈاکٹر محمد صدیق کے حالات لکھئے۔

Group- D

(Marks -25)

- ۱۔ مندرجہ ذیل میں سے پانچ الفاظ کے ضد بتائیے۔
درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے ضد بتائیے۔
- ۲۔ روشنی زمین عدم آغاز عالم دوست قلت ازل
درج ذیل میں پانچ کے جمع بتائیے۔
- ۳۔ روح وقت حق قول کتاب دین مذہب فکر شاعر
درج ذیل مصادر میں سے کسی پانچ کے حاصل مصدر لکھیے۔
- ۴۔ آمدن گفتن کردن خوابیدن رسیدن کوفتن یافتن
درج ذیل میں سے کسی پانچ کے مضارع لکھئے۔
- ۵۔ دیدن کشیدن گرفتن دادن خوردن آموختن آفریدن
مصدر گفتن سے فعل ماضی قریب کی گردان لکھئے۔

Group-E

(Marks-10)

سوال-۱ مندرجہ ذیل اشعار کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

توئی	کشائیدہ	کہ	در	بکشای
توئی	نمائیدہ	کہ	رہ	بنمای
مدہم	دنگیری	بہ	دست	من
توئی	وپابندہ	قانی	ہمہ	کالیشان

Group (A)

- | | | |
|--------------------|----------------------------|-----------------|
| ۱۔ (i) گلستان | ۲۔ (iii) پٹیالی | ۳۔ (ii) فردوسی |
| ۲۔ (ii) مصلح الدین | ۵۔ (iii) امیر غنصر المعالی | ۶۔ (ii) ۵، ۵، ۵ |

۷۔ (i) صادق چوبک	۸۔ (i) اقبال لاہوری	۹۔ (iii) جلال الدین
۱۰۔ (ii) لاہور	۱۱۔ (ii) تبرہر	۱۲۔ (ii) ایران

Group B

۱۔ پروین اعتصامی:

پروین اعتصامی کا پورا نام خاتم پروین ہے۔ ان کی پیدائش ۱۹۰۶ء میں تبرہر میں ہوئی۔ ان کے والد یوسف تبرہری اپنے وقت کے مشہور ادیب تھے۔ ان کی شادی چچازاد بھائی سے ہوئی لیکن شادی کے کچھ دنوں کے بعد ہی پروین نے اپنے شوہر سے خلع لے لیا۔ پروین اعتصامی کا انتقال ۱۹۳۱ء میں تہران میں ہوا۔

پروین اعتصامی فارسی جدید شاعری میں مشہور شاعرہ ہیں عورتوں، غریبوں مزدوروں اور سماج کے پس ماندہ لوگ ان کی شاعری کا موضوع ہے۔ ان کی شاعری سنجیدگی، روحانیت اور نصیحت کا بھرپور خزانہ ہے۔

پروین کی شاعری کا پہلا شعری مجموعہ ”دیوان“ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا۔ پروین فارسی کی ایسی شاعرہ ہیں جنہوں نے کبھی غزل نہیں کہی۔ انہوں نے اپنی شاعری میں سبک خراسانی کی تقلید کی۔ رومانیت اور واقعیت کا فنکارانہ امتزاج پروین کی نمایاں اوصاف ہیں۔

۲۔ فارسی اور اردو کی شاعری میں اقبال کا نام نمایاں طور پر لیا جاتا ہے۔ ان کی فارسی تصانیف ہیں اسرار خودی، رموز بے خودی اور ”مثنوی پس چہ باید کرد“ شامل ہیں۔ فارسی شاعری کی تاریخ میں اقبال کا منفرد مقام ہے۔ بنیادی طور پر اقبال ایک فلسفی شاعر ہیں۔ اسی لیے ان کے یہاں وسعت نگاہ اشعار کی دل کشی، افکار کی ندرت و تازگی اور تاریخی شعور پائی جاتی ہے انہوں نے اپنی شاعری میں جو موضوع اٹھائے ہیں اسی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ زندگی کے ہر پہلو پر ان کی بہت گہر نظر ہے۔

اقبال کا دل اپنی قوم کی محبت کے جذبہ سے سرشار تھا اپنی قوم کو ایک انقلابی ذہن دینا چاہتے تھے۔ اقبال کے سامنے ایک طوفان حوادث چاروں طرف برپا تھا۔ ہر طرف آگ لگ رہی ہے جو ایک انقلاب کا پیش خیمہ تھا اقبال کا ذہن بیک وقت کئی منطقوں میں کام کر رہا تھا مقامی حالات اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کر لیں برصغیر میں رونما ہونے والے واقعات کا سلسلہ ایک طویل انقلاب کی تمہید تھا۔

مثنوی ”پس چہ باید کرد“ میں اقبال نے اپنی باتوں کا جائزہ لیا ہے اور قوم کو جہاد کی دعوت دیا ہے تاکہ ہم دوبارہ اقتدار حاصل کر لیں۔

امام غزالی کے حالات:

-۳

امام غزالی کا پورا نام ابو حامد بن محمد ہے۔ غزالی ۵۴۰ ہجری میں طوس میں پیدا ہوئے تھے۔ امام غزالی کے والد کے انتقال کے بعد ان کے بھائی احمد بن محمد نے ان کی پرورش اپنے ذمہ لی۔ ان کی ابتدائی تعلیم اپنے بھائی سے ہوئی اس کے بعد غزالی نیشاپور چلے گئے جہاں انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کیا۔ غزالی کچھ دنوں کے لیے نظام الملک طوسی کی ملازمت سے وابستہ رہے۔ وہاں انہوں نے بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں درس تدریس کا کام کیا۔ کچھ دنوں کے بعد سیاحت کے خیال سے شام، بیت المقدس اور حجاز کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد اپنے وطن طوس لوٹ آئے وہاں ایک خانقاہ میں دعوت و ارشاد کا کام شروع کیا۔ آخر وقت تک اپنی خانقاہ میں تعلیم و ارشاد کا سلسلہ جاری رکھا۔ کافی لوگ ان سے فیضیاب ہوتے رہے۔

۵۰۵ ہجری میں طوس میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی تصنیفات میں بہت سی کتابیں ہیں۔ جن میں کیمیائے سعادت مشہور ہے۔ لیکن ان کی شہرت امام غزالی سے ہوئی۔

Group-B

(Marks-20)

۴- صادق چوبک.....

صادق چوبک کا افسانہ نگہی ایک نفسیاتی افسانہ ہے اس کا مرکزی کردار ایک گیارہ سال کا بچہ ناکا لڑکا ہے۔ بچہ ایک غریب لڑکا تھا اس نے ذریعہ معاش کے لیے ایک انگریزی اخبار ”ڈیلی نیوز“ کو بازار میں بیچنے کا کام شروع کیا۔ وہ لڑکا تیزی سے دوڑ کر ڈیلی نیوز کا آواز لگاتا ہے۔ ایک گاہک اس سے اخبار خریدتا ہے اور اس کو پانچ ریال کا سکہ دیتا ہے۔ بچہ اخبارت کی قیمت لیکر باقی پیسہ اس کو واپس کر دیتا ہے۔ وہ گاہک چند سکے اس کو بخشش کے طور پر دیتا ہے۔ اسی درمیان اس اخبار کا نام وہ بھول جاتا ہے۔ کئی بار کوشش کرنے کے باوجود اس کو یہ نام یاد نہیں آتا البتہ اس کے ذہن میں ”دیزی“ یعنی ہانڈی کی شکل ابھرتی ہے پھر اس کے بعد اس کے ذہن میں ”پریوس“ کا لفظ آتا ہے وہ سمجھنے لگتا ہے کہ اخبار کا نام یہی ہے۔ یہاں صادق چوبک نے بھوک اور غریبی سے پیدا ہونے والے نفسیاتی خلفشار کی بہت خوبی کے ساتھ عکاسی کی ہے۔ یہ افسانہ گرچہ ایک بچہ کی کہانی ہے لیکن اس میں ایک غریب اور پسماندہ سماج کے مسائل اور ان کی تکالیف کا نقشہ صاف دیکھا جاسکتا ہے۔

Group -B
(Marks -20)

سرمد کی رباعی.....

-۵

فارسی شاعری کی رباعی گو شعراء میں سرمد کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ صوفیانہ رباعی گو شعراء میں سرمد شہید کا ایک الگ مقام ہے سرمد اپنی رباعی میں دل کی کیفیات کو ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دل تو دیوانہ ہوتا ہے جو ہمیشہ اپنی خواہش کی تکمیل کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ اس لیے انسان کو مادی زندگی میں تقدیر پر راضی ہونا سخت مشکل ہے۔

سرمد نے اپنی بعض رباعیوں میں زمانہ کا شکوہ بھی کیا ہے۔ زمانے والوں کا حال دکھایا ہے کہ کس طرح انسان کا ظاہر و باطن میں فرق ہوتا ہے۔

سرمد اپنی رباعی میں حکمت آمیز نصیحت کرتے ہیں شاعر وہ اپنے آپ کو نصیحت کرتا ہے کہ تم مختلف مذاہب کے ظاہری فرق کی طرف مت جاؤ بلکہ یقین کی روشنی سے کام لو۔ شیطان نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اس کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ وہ خدا کے علاوہ کسی کے سامنے سر جھکانا نہیں چاہتا تھا۔ شاعر کہتا ہے کہ صرف ایک کو اپنا قبلہ کسی دوسرے کے سامنے مت جھکو۔

Group -C

سیاست نامہ.....

-۱

سیاست نامہ سلجوتی دور کی اہم تصنیف ہے۔ اس کتاب کو نظام الملک طوسی نے ۱۰۹۱ھ میں لکھا۔ اس کتاب میں آداب معاشرت بادشاہوں کے اخلاق اور ان کے عدل و انصاف اور سیاسی سماجی تحریکوں کے متعلق باتوں کو نہایت سادہ اور دلچسپ اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب پچاس فصلوں پر مشتمل ہے۔ سیاست نامہ اپنے موضوع کے لحاظ سے اس لیے اہم ہے کہ اس میں مختلف نصیحت آموز حکایات کو پیش کیا گیا ہے۔ جس میں نیوں کے قصے اور بادشاہوں کے حکایات بھی ہیں۔

اس کتاب کو مصنف نے نہایت سادہ اور دلچسپ اسلوب میں پیش کیا ہے۔ زبان و بیان میں سادگی اور روانی ہے۔ اس کتاب سے ہمیں غریبوں کی خدمت کرنے میں اپنی ذمہ داری کو سمجھنے اور خدا سے ڈرنے کا سبق ملتا ہے۔

محمد افضل سرخوش کے حالات:

-۲

سرخوش کا پورا نام محمد افضل اور تخلص سرخوش تھا۔ ان کا شمار ہندوستان میں قیام پذیر فارسی شعراء میں ہوتا ہے۔ سرخوش کی ایک علمی یادگار کلمات الشعراء ہے جو شعراء کے تذکرہ کے موضوع پر ہے۔ جس میں جہانگیر اور اکبر کے دور میں فارسی شعرا کا تذکرہ ہے۔ سرخوش سے تذکرہ نگار خان آرزو کی ملاقات بھی ثابت ہے۔ سرخوش سے ملاقات کے تذکرہ ہی خان آرزو بیان کرتے ہیں کہ بندہ

سرخوش سے ملنے کے لیے حاضر ہوا اس وقت سرخوش اپنی بصارت سے محروم ہو چکے تھے۔
تذکرہ مجمع انفاس میں تذکرہ نگار نے سرخوش کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ نہایت ہی انصاف پسند فطرت کے واقع ہو گئے
تھے۔ جو اس دور کے بہت کم لوگوں میں یہ پائی جاتی تھی۔
سرخوش کے کئی عارفانہ کلام بھی ہیں جن کے معانی و مطالب میں تازگی ملتی ہے۔ سرخوش نے فرخ سیر بادشاہ کے چوتھے سال
جلوس میں انتقال فرمایا۔

مولانا جلال الدین رومی

مولانا رومی کی شخصیت کسی کے لیے تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ مولانا رومی کا اصل نام جلال الدین محمد تھا۔ مولانا رومی کے والد کا نام
بہاء الدین محمد تھا۔ مولانا کی پیدائش بلخ میں ۱۲۰۷ء میں ہوئی۔ مولانا کا سب سے بڑا کارنامہ مثنوی معنوی ہے۔ اس کے علاوہ ”دیوان
شمس“، ”مجالس سبوحہ اور“ فیہ مافیہ“ ان کی یادگار ہے۔
مولانا کی شہرت ان کی مثنوی سے ہوئی۔ ان کی طویل صوفیانہ مثنوی نے انہیں فارسی ادب ہی نہیں بلکہ عالمی ادب میں شہرت
دوام بخشا۔ مولانا روم نے حسام الدین کی تحریک پر اس کتاب کی تصنیف کی اس مثنوی کا آغاز مولانا نے ۱۲۵۸ء میں کیا جس کا سلسلہ ان
کی زندگی کے آخری مرحلہ تک جاری رہا۔ اس مثنوی کے چھ دفتر ہیں اور کل ۲۶ ہزار اشعار ہے۔

حسن دہلوی:

حسن دہلوی کا پورا نام نجم الدین حسن علائقی ہے۔ ان کی پیدائش بدایوں میں ہوئی۔ انہوں نے اپنے وطن میں ہی ابتدائی تعلیم
حاصل کی حسن دہلوی کا پیشہ نانبائی کا تھا وہ روٹی بناتے تھے۔
حسن دہلوی اور امیر خسرو دونوں ہم عصر شاعر تھے۔ ان لوگوں کی ملاقات حضرت نظام الدین کی خانقاہ میں ہوئی دونوں کو
حضرت نظام الدین اولیاء سے شرف نیاز حاصل تھا اور دونوں انہیں سے مرید بھی تھے۔ حسن دہلوی دہلی آ کر فوج میں ملازمت شروع
کیا۔ علاء الدین خلجی کے زمانہ میں حسن دہلوی درباری امراء میں شامل ہو گئے اور دیگر شعراء کی طرح ان کو بھی ایک ہزار تنخواہ ملنے
لگی۔ حسن دہلوی نے اپنے پیرومرشد کے ملفوظات کو جمع کیا جو ”فوائد الفوائد“ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسی زمانہ میں انہوں نے علاء
الدین خلجی کی مدح میں قصائد بھی لکھے۔ ۱۳۳۷ء میں دولت آباد میں آپ کا وفات ہوا۔
حسن دہلوی صوفیانہ طبیعت کے مالک تھے اور ان میں قناعت پسندی بھی تھی۔ ان کو کبھی دولت کی خواہش نہیں تھی۔ اگرچہ حسن دہلوی کے شعری
سرمایہ میں مثنوی تصیدے اور رباعیات بھی ہیں مگر ان کی شہرت ان کی غزلیات کی وجہ سے ہوئی۔

ڈاکٹر محمد صدیق:

۵- ڈاکٹر محمد صدیق کا اصل نام محمد صدیق اور اشرف تخلص تھا۔ ڈاکٹر صدیق کی پیدائش ۱۹۲۸ھ میں جہاں آباد ضلع کے ایک گاؤں خوب گنج میں ہوئی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم گھر پر مکمل کی جہاں آباد کے ایک اسکول سے میٹرک پاس کیا پھر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے پٹنہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا وہیں سے بی اے اور ایم اے مکمل کیا۔

ڈاکٹر صدیق نے اپنے تدریسی کا آغاز کھگلو یا کے کوسی کالج سے کیا چار سال تک وہاں شعبہ اردو میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے پھر ۱۹۵۸ھ میں پٹنہ کالج شعبہ فارسی سے منسلک ہوئے۔ اور صدر شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۹۰ء میں پٹنہ کالج کے پرنسپل کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے۔

پروفیسر محمد صدیق فارسی اردو اور انگریزی زبان پر مکمل مہارت رکھتے تھے۔ ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں ۱۹۸۸ھ میں صدر جمہوریہ ہند نے ایوارڈ سے نوازا۔ ۱۹۹۱ھ میں ایران کے ممتاز محقق پروفیسر جعفر شہید کے ہاتھوں ممتاز استاد کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ایک شاعر کی حیثیت سے محمد صدیق نے رباعی، غزل، نظم اور تضمین جیسی اصناف شاعری میں طبع آزمائی کی۔ فارسی کے مشہور شاعر سعدی شیرازی کی غزل پر ان کی تضمین سے محمد صدیق کی قادر الکلامی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صدیق کا انتقال ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۰ء میں ہوا، شاہ گنج پٹنہ کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

Group D

جواب

- ۱- ظلمت آسمان وجود انجام جاہل دشمن کثرت ابد
- ۲- ارواح اوقات حقوق اقوال کتب ادیان مذاہب افکار شعراء
- ۳- آمد گفتار کردار خواب رسید کوب یافت
- ۴- بیند کشد دہد خورد آموزد آفریند
- ۵- گفتہ است گفتہ اند گفتہ ای گفتہ اید گفتہ ایم۔

Group -E

دروازہ کھول دے کیونکہ تو ہی دروازہ کھولنے والا ہے
 راہ دکھا کیونکہ تو ہی راہ دکھانے والا ہے۔
 میں کسی بھی ہاتھ پکڑنے والوں کو ہاتھ نہیں دیتا
 اس لیے کہ سب فانی ہیں اور تو ہی باقی رہنے والا ہے

MODEL Questions with answers**For Intermediat Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT) Set-IV

Fullmarks: 100

سوالات**Group A**

(Marks - 25)

10x21/2=25

مندرجہ ذیل سوالات میں کسی دس کا جواب دیجئے۔

۱۔ فردوسی کے شاہنامہ میں کتنے اشعار ہیں۔

(iv) تیس ہزار

(iii) چالیس ہزار

(i) ساٹھ ہزار (ii) پچاس ہزار

۲۔ شیخ سعدی کی وفات کس سن میں ہوئی۔

(iv) ۱۲۹۳ھ

(iii) ۱۲۹۰ھ

(ii) ۱۲۹۲ھ

(i) ۱۲۹۱ھ

۳۔ اخلاق جلالی کس کی تصنیف ہے۔

(iv) جلال الدین رومی

(iii) امام غزالی

(i) جلال الدین دوانی (ii) نظام الملک طوسی

۴۔ امام غزالی کب پیدا ہوئے۔

(iv) ۱۰۵۵ء

(iii) ۱۰۴۵ء

(ii) ۱۰۵۸ء

(i) ۱۰۵۶ء

۵۔ غالب کس شہر میں مدفون ہیں۔

(iv) پٹنہ

(iii) کلکتہ

(ii) آگرہ

(i) دہلی

۶۔ عمر خیام کس صنف سخن میں مشہور ہیں۔

(iv) منثوی

(iii) قصیدہ

(ii) رباعی

(i) غزل

۷۔ سعدی شیرازی کس دور کے شاعر ہیں۔

(iv) صفوی

(iii) تاتاری

(ii) سلجوقی

(i) غزنوی

۸۔ شہر یار کا سال وفات کیا ہے۔

۱۹۸۸ (iv)ء	۱۹۱۲ (iii)ء	۱۹۰۹ (ii)ء	۱۹۰۷ (i)ء
			۹۔ گلستاں کتنی مدت میں لکھی گئی۔
سات ماہ (iv)	چھ ماہ (iii)	۱۲ ماہ (ii)	۱۰۔ مولانا روم کہاں پیدا ہوئے۔
			۱۱۔ مرزا غالب کا سال وفات کیا ہے۔
قونیہ (iv)	بلخ (iii)	بغداد (ii)	۱۲۔ نعت رسول امین محرم کردگار کس کی لکھی ہوئی ہے
۱۳۳۵ (iv)ھ	۱۳۳۲ (iii)ھ	۱۳۲۹ (ii)	۱۔ غالب (i)
			۲۔ حافظ (ii)
			۳۔ امیر خسرو (iii)
			۴۔ نصر (iv)

Group B

(Marks-20)

4x5=20

کسی چار سوالات کے جواب دیجئے۔

- ۱۔ شہر یار کی غزل گوئی کے بارے میں لکھیے۔
- ۲۔ محتشم کاشانی کی مرثیہ نگاری سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔
- ۳۔ مولانا جلال الدین رومی کی حالات زندگی پر روشنی ڈالیے۔
- ۴۔ سرمد شہید کی حالات زندگی پر ایک نوٹ لکھیے۔
- ۵۔ خواجہ عبداللہ انصاری کی زندگی اور ان کے کارناموں پر روشنی ڈالیے۔
- ۶۔ علامہ اقبال کے حالات سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

Group-C

(Marks-20)

4x5

درج ذیل میں کسی چار سوالوں کے جواب دیں۔

- ۱۔ قابوس نامہ پر مختصر نوٹ لکھیں۔
- ۲۔ اخلاق محسنی کس کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

- ۳۔ زریں کوب کے حالات زندگی کے بارے میں لکھئے۔
 ۴۔ فردوسی کی زندگی کے بارے میں لکھئے۔
 ۵۔ صادق چوبک کے حالات اور ان کے کارنامے کے بارے میں لکھئے۔

Group-D

(Marks-25)

5x5=25

- درج ذیل کے سوالات میں کسی پانچ کے جواب دیجئے۔
- ۱۔ درج ذیل میں کسی پانچ کے الفاظ کی جمع بتائیے۔
 جسم مسجد شعر فن قبر سلطان حق لفظ
- ۲۔ مندرجہ ذیل میں کسی پانچ کے ضد بتائیے۔
 شمال فقیر شاہ آمد ہجر شیریں عذاب دنیا
- ۳۔ درج ذیل مصادر میں کسی پانچ کے مضارع بتائیے۔
 کردن خواندن خواستن رسیدن دادن خوردن آموختن خندیدن
- ۴۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ کے حاصل مصدر بتائیے۔
 دیدن خوابیدن خواستن پرسیدن کوفتن کشیدن
- ۵۔ درج ذیل میں پانچ کے مترادف الفاظ لکھئے۔
 جنگ لہو غلام ظلم عادت رنج مخمور چرخ

Group-E

(Marks-10)

- ۱۔ مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ اردو میں لکھیے۔
- | | |
|--------------------------|----------------------------|
| غزالی باغزالی درددل گفت | ازیں پس درحرم گیرم کنای |
| بصحر اصد بنان درکین اند | بکام آہوان سچی نہ شامی |
| امان از فتنہ صیاد خواہم | دل از اندیشہ ہا آزاد خواہم |
| رفیقش گفت، اے یار خردمند | اگر خواہی حیات اندر خطرزی |

جوابات۔ سیٹ۔ ۲

Group- A

۱۔	(iii) چالیس ہزار	۲۔	(i) ۱۲۹۱ھ	۳۔	(ii) جلال الدین دوانی
۲۔	(ii) ۱۰۵۸ھ	۵۔	(i) دہلی	۶۔	(ii) رباعی
۷۔	(iii) تاتاری	۸۔	(iv) ۱۹۸۸ء	۹۔	(iii) چھ ماہ
۱۰۔	(iii) بلخ	۱۱۔	(i) ۱۳۲۵ھ	۱۲۔	(ii) امیر خسرو

Group- B

(Marks-20)

۱۔ شہر یار کی غزل گوئی:

دور جدید کے فارسی گو شعراء میں سید محمد حسین شہر یار کا نام نہایت احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ شہر یار نے شاعری کے ہر صنف سخن پر طبع آزمائی کی ہے ان کا دیوان قصیدہ غزل، مثنوی اور نظم پر مشتمل ہے۔ لیکن ان کی اصل شہرت ان کے غزل سے ہوئی۔ انہوں نے اپنی غزلوں میں ایرانی روایات کو برقرار رکھا ہے۔ دوسری طرف انہوں نے جدید مضامین سے بھی اپنے اشعار کو مزین کیا ہے گرچہ شہر یار کو جدید فارسی شاعری میں الگ مقام حاصل ہے۔ لیکن پرانی قدروں کو بھی اپنی شاعری میں شامل کیا ہے۔

۲۔ محتشم کاشانی کی مرثیہ نگاری:

فارسی شاعری میں مرثیہ کو ایک خاص مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ مرثیہ دراصل ایک رزمیہ شاعری ہے جس میں مرنے والوں کی موت پر رنج و غم کا اظہار کیا جاتا ہے۔ فارسی مرثیہ نگاری میں محتشم کاشانی کی شخصیت کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

مرثیہ امام حسینؑ محتشم کاشانی کی فنکاری کا بہت عمدہ نمونہ ہے شاعر نے اس مرثیہ میں کر بلا کے واقعات کی بہت خوبصورتی سے منظر کشی کی ہے۔ کر بلا جہاں حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا وہاں کے حالات کو قلم بند کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مظلوموں کے آہ کے اثر سے ابھی بھی موت کا اثر باقی ہے۔

یہ جگہ ایک اہل بیت کا خیمہ گاہ رہا ہے۔ آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھیں آج بھی ان خیموں کو تلاش کرتی ہیں۔ یہ سرزمین حضرت علی کے خاندان کے خون سے سرخ ہے۔ اس افسوس ناک واقعہ میں دشمنوں کی زبان سے بھی دکھ درد کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حوریں جھاڑو لگاتی ہیں۔

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ کے ولی میں آپ کے آستانہ کا فقیر ہوں میں نہایت بے بسی کی حالت میں انکساری کے ساتھ آپ کے آستانہ پر کھڑا ہوں۔ محتشم کاشانی نے اپنے مرثیہ میں ایک ارتقا اور تسلسل کی کیفیت پیدا کی ہے۔ شاعر اس مرثیہ میں اپنی خطاؤں کا اعتراف بھی کرتا ہے۔ اور سید الشہداء کا واسطہ دے کر اپنی نجات کا طالب بھی ہے۔

جلال الدین رومی کے حالات:

-۳

رومی کے والد کا نام بہاء الدین محمد تھا۔ مولانا جلال الدین کی پیدائش ۱۲۰۷ھ میں بلخ میں ہوئی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کیا۔ سیاسی حالات کے بنا پر مولانا کو اپنا وطن بلخ چھوڑنا پڑا وہاں سے وہ نیشاپور گئے جہاں ان کی ملاقات شیخ فرید الدین عطار سے ہوئی پھر اپنے والد کے ساتھ مکہ گئے اور حج ادا کیا پھر مختلف شہروں سے ہوئے تو نیہ آگئے۔
تونیہ میں اس کے وقت کے جید عالم جناب برہان الدین محقق سے تعلیم حاصل کیا۔ اور ہیں درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ تونیہ میں اپنے وقت کے مشہور صوفی بزرگ شمس تبریز سے ملاقات ہوئی اور ان سے بیعت بھی ہوئے۔ شمس تبریز سے ملاقات کے بعد ان کے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا ہوا۔ مولانا روم ان کی جدائی برداشت نہ کر سکے۔ ۱۲۷۳ھ میں مولانا روم کا تونیہ میں انتقال ہو گیا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ مولانا روم کا سب بڑا کارنامہ ان کی مثنوی ہے۔ معنوی۔ اس کے علاوہ غزلوں کا دیوان اور فیہ مافیہ ان کی یادگار ہیں۔

سرمد شہید کی حالات زندگی:

-۴

سرمد شہید صوفیانہ باغی کی وجہ کر بہت مشہور ہیں۔ سرمد شروع میں ایک عیسائی تھے، لیکن ابتدائے جوانی ہی میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ سرمد کا آبائی پیشہ تجارت تھا وہ اسی غرض سے ہندوستان آئے تھے کہا جاتا ہے کہ جب وہ سندھ سے گذرے تو وہاں ایک بچہ دکھا اور اس پر عاشق ہو گئے۔ اور اس عشق کی انتہا یہ ہوئی کہ اپنا عقل اور شعور بھی کھو بیٹھے اور لباس کی پابندی سے بھی آزاد ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد سرمد جذب کی حالت میں ایک عرصہ تک جنگل میں بھٹکتے رہے، اور عشق مجازی کے راستہ پر چلتے ہوئے عشق حقیقی تک پہنچ گئے۔ اسی برہنگی کے عالم میں جب وہ شاہ جہاں آباد پہنچے تو وہاں شہزادہ داراشکوہ ان کا معتقد ہو گیا۔ اس نے سرمد کی بہت قدر کی۔ اور بادشاہ سے ان کی بہت تعریف کی۔

اورنگ زیب کو جب سرمد کی مجذوبیت اور برہنگی کا علم ہوا تو اس نے علماء کو بلا کر مشورہ کیا، علماء کے ایک طبقہ نے سرمد کے عقائد کو کفر قرار دیا۔ اورنگ زیب نے ان سے لباس پہننے کی درخواست کی لیکن سرمد نے کوئی توجہ نہیں دیا اور کلمہ بھی پورا نہ پڑھ سکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس دور کے علماء نے سرمد کے عقائد پر ان کے قتل کا فتویٰ صادر کر دیا۔ آخر میں ۱۵۷۵ھ میں بادشاہ کے حکم سے دہلی کی جامع کے پاس ان کو قتل کر دیا گیا۔ قتل کرنے کے بعد لوگوں نے انہیں سرمد شہید کا لقب دیا۔

۵۔ خواجہ عبداللہ انصاری کی زندگی اور ان کا کارنامہ:

فارسی شاعری میں خواجہ عبداللہ انصاری کی شخصیت بہت مشہور ہے۔ رباعی گو شاعروں میں عبداللہ انصاری کا ایک الگ مقام ہے۔ خواجہ عبداللہ انصاری کے والد کا نام محمد انصاری تھا جو ہرات کے رہنے والے تھے۔ خواجہ عبداللہ انصاری کا سلسلہ نسب مشہور صحابی حضرت ایوب انصاری سے ملتا ہے اسی مناسبت سے وہ اپنے کو انصاری لکھا کرتے تھے۔ عبداللہ انصاری کی پیدائش ۱۰۰۶ھ میں ہرات میں ہوئی۔

خواجہ انصاری کو تصوف اور شعر و ادب میں بھی کافی دلچسپی تھی۔ ان کا شمار اپنے وقت کے محدثین میں ہوتا ہے۔ وہ حضرت ابوالحسن خرقانی سے بیعت ہوئے ان کے وصال کے بعد ان کے جانشین بھی مقرر ہوئے۔ عبداللہ انصاری کو فارسی کے علاوہ عربی زبان پر بھی کافی عبور حاصل تھا۔ عربی زبان میں ان کی کئی کتابیں ہیں اس کے علاوہ انہوں نے کئی رسالے بھی لکھے ہیں۔

نثر اور نظم دونوں میں ان کے کارنامے موجود ہیں ان کا نثری کارنامہ اپنی وقت کے نمائندہ نثر شمار کی جاتی ہے۔ تو دوسری طرف ان کی شعر و شاعری بھی خصوصیت کی حامل ہے۔

فارسی شاعری میں خواجہ عبداللہ انصاری اپنے ایک خاص طرز کے موجد ہیں۔ انہیں فارسی کے صوفیانہ رباعی گو شاعر کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

اپنی رباعیوں میں عشق و عرفان کی تعلیم کو عام کیا۔ عشق کے آداب بتائے ہیں کہ عشق کا اصل تقاضہ یہ ہے کہ ہر وقت محبوب کی مرضی پر قربان رہے۔

۶۔ علامہ اقبال لاہوری:

ہندوستان کے فارسی شعراء میں جن لوگوں نے مقبولیت حاصل کیا، ان میں علامہ اقبال قابل ذکر ہیں۔ اقبال کی پیدائش ۱۸۷۷ء میں سیالکوٹ میں ہوئی ان کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ اقبال کے اجداد کشمیری برہمن تھے۔ جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

اقبال کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اس کے بعد سیالکوٹ کے ایک اسکول میں داخل ہوئے۔ وہاں سے امتیازی نمبر سے کامیابی کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے فلسفہ اور عربی میں ایم۔ اے کیا۔

اقبال اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ۱۹۰۵ء میں انگلینڈ گئے۔ پھر جرمنی سے فلسفہ میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کیا۔ پھر ہندوستان واپس آکر لاہور میں وکالت شروع کیا۔ اسی درمیان لاہور کے ایک کالج میں فلسفہ کے استاد بھی رہے۔ ۱۹۲۲ء میں اقبال کی علمی خدمات کے صلے ہی انگریز سرکار کی طرف سے ”سر“ کا خطاب بھی ملا ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء میں لاہور میں اقبال کا انتقال ہو گیا۔ لاہور کی شاہی مسجد کے احاطہ میں مدفون ہوئے۔

ہندوستان کے فارسی شاعری کی تاریخ میں اقبال کو ایک اہم مقام حاصل ہے، ان کی فارسی تصانیف میں ”اسرار خودی، رموز

بے خودی“ اور مثنوی“ پس چہ باید کردای اقوام شرق“ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔
گرچہ اقبال اردو فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔ مگر اقبال کی فارسی شاعری میں اردو سے زیادہ وسعت اور
گہرائی ہے۔ اقبال کے دل میں اپنی قوم کی ہمدردی کا جذبہ تھا اس کی مثال ان کی مثنوی پس چہ باید کردای اقوام شرق میں دیکھنے کو ملتی
ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی قوم کو بیدار کرنے اور ایک انقلاب لانے کو کہا ہے۔ جس سے سامراجی اور باہری طاقتوں سے ہندوستان
کو نجات ملے۔ اور یہ قوم اپنی پاؤں پر کھڑی ہو سکے۔

Group-C

(Marks-20)

۱۔ قابوس نامہ پر ایک مختصر نوٹ:

فارسی نثر کی اخلاقی کتابوں میں قابوس نامہ کی بڑی اہمیت ہے۔ امیر عنصر المعالی کی کاؤس نے قابوس نامہ اپنے بیٹے گیلان شاہ
کی تعلیم اور اخلاقی تربیت کے لیے لکھا تھا۔ یہ کتاب ۴۷۵ھ میں لکھی گئی جو ۴۴۴ ابواب پر مشتمل ہے۔
قابوس نامہ کا موضوع اخلاقیات ہے۔ اس میں حکمرانی کے اصول اور اس کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ
انتظامات کے قوانین گھریلو زندگی کے معاملات اور ان کے آداب کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔
قابوس نامہ ایک ایسی کتاب ہے جو اخلاق و نصیحت کے موضوع پر لکھی ہوئی ایک بادشاہ کے قلم کی یادگار ہے جس نے ایک
باپ کی حیثیت سے اپنے بیٹے گیلان شاہ کی تربیت کے لیے لکھا ہے۔ قابوس نامہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا مصنف ایک
کامیاب اور لائق حکمران ہی نہ تھا بلکہ ایک عظیم دانشور اور ادیب بھی تھا۔ اس کتاب میں بہت سے واقعات اور حکایات کو بھی پیش کیا گیا
ہے۔ اس کا مصنف خود بھی ایک عالم تھا اور موسیقی شعر و شاعری اور علم نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس لیے اس کی خواہش تھی کہ میرا بیٹا بھی
اس علوم کا اچھی طرح وارث بن جائے۔
قابوس نامہ زبان و بیان کے اعتبار سے بہت ہی رواں، سلیس، سادہ اور اسلوب نگارش کے اعتبار سے انشا پر دازی کا
ایک بہترین نمونہ ہے۔

۲۔ اخلاق محسنی:

اخلاق محسنی ملا حسین واعظ کاشفی کی ایک شاہکار تصنیف ہے اخلاق محسنی اصول اخلاق پر ایک جامع اور نہایت مفید کتاب ہے، یہ
چالیس ابواب پر مشتمل ہے۔ ملا حسین واعظ کاشفی اپنے زمانہ کے مشہور خطیب بھی تھے، خاندان تیوریہ کا آخری بادشاہ سلطان حسین ان
کا بڑا قدر داں تھا۔ ان کی نظر میں کاشفی کی بہت عزت تھی۔

اخلاق کے موضوع پر اس سے قبل دو کتابیں اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی لکھی جا چکی تھیں جن کی زبان مشکل اور انشا بھی آسان نہیں تھا۔ لیکن کاشفی نے انہیں اخلاقی مسائل کو نہایت سادہ اور دلکش انداز میں اخلاق محسنی میں تحریر کیا ہے۔ یہ کتاب اپنی سادگی کی وجہ کرعوام میں بہت مقبول ہوئی۔ اپنے مضمون میں کاشفی نے جابجا دلچسپ حکایات بیان کیے ہیں۔ اس کے علاوہ اشعار اور حدیث کے استعمال سے بھی اس کتاب کی زینت میں اضافہ کیا ہے۔

۳۔ زرین کوب کے حالات زندگی:

زرین کوب کا پورا نام عبدالحمید تھا۔ وہ ۱۳۰۱ھ میں ایران میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے تہران کے یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور فارسی ادب میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی اور درس تدریس کی خدمت میں مشغول ہوئے۔ زرین کوب نے تدریس کے درمیان بہت سارے علمی اور تخلیقی مقالات لکھے۔ مختلف موضوعات پر انہوں نے کتابیں بھی لکھیں۔ ان کی کتاب ”با کاروان حلہ“ مختلف شعراء کے احوال و آثار پر مقالات کا مجموعہ ہے۔ ان کے علاوہ کئی اہم تصانیف بھی لکھے جن کی فارسی ادب میں بڑی اہمیت ہے۔ زرین کوب ۱۳۷۸ھ میں انتقال فرما گئے۔

۴۔ ابوالقاسم محمد فردوسی:

ابوالقاسم محمد فردوسی طوس میں پیدا ہوئے۔ فردوسی نے دیگر علوم کے ساتھ عربی اور فارسی کی تعلیم بھی حاصل کی۔ فردوسی کو بچپن سے ہی ایران کی تاریخ اور قدیم داستانوں سے دلچسپی تھی۔ اسی دلچسپی نے فردوسی کو شاہنامہ لکھنے پر مجبور کیا۔ فردوسی ایران کی قدیم تاریخ کو جو کہ سینہ بہ سینہ چلی آرہی تھی اس کو شاہنامہ کی شکل زندہ جاوید کر دیا تیس سال تک مسلسل سخت محنت کے بعد انہوں نے شاہنامہ کو مکمل کیا۔ اور سلطان محمود کی خدمت میں پیش کیا۔ لیکن محمود غزنوی نے اس عظیم شاعر کی قدر نہیں کی۔ اسی مایوسی کی حالت میں طوس میں ۴۱۲ھ میں فردوسی کا انتقال ہو گیا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد محمود غزنوی کو فردوسی کی یاد آئی اور اس نے انعام و اکرام لیکر اپنے آدمی کو طوس بھیجا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اسی وقت فردوسی کا جنازہ نکل رہا تھا۔ محمود غزنوی اس عظیم شاعر کی قدر نہ کرنے پر ہمیشہ شرمندہ رہا۔

۵۔ صادق چوبک:

فارسی افسانے کی تاریخ میں صادق چوبک کا نام نمایاں ہے۔ صادق چوبک ایران کے شہر، بوشہر میں ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے ان کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے تہران گئے۔

جدید ایرانی فکشن نگاروں میں صادق چوبک ایک ناول نگار ایک اور افسانہ نگار کی حیثیت سے منظر عام پر آئے۔ صادق چوبک کا پہلا افسانوی مجموعہ ”خیمہ شب بازی“ ہے جو ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا اسی مجموعہ میں افسانہ تکئی بھی شامل ہے۔

صادق چوبک کی کہانیاں ان کی ذہن کی آئینہ دار ہیں۔ بعض کہانیاں ایسی ہیں جن میں زندگی کے ہر گوشہ اور واقعہ کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں پس ماندہ اور مظلوم طبقہ کی صحیح عکاسی کی ہے۔

صادق چوبک فطرت نگاری سے قریب دکھائی دیتے ہیں اور ترقی پسندی سے متاثر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے زمانے کے غریب، ناخواندہ، اور گناہوں میں ملوث معاشرہ کی اپنی مخصوص انداز میں عکاسی کی ہے۔

Group-D

(Marks-20)

- ۱۔ اجسام مساجد اشعار فنون قبور سلاطین حقوق الفاظ
- ۲۔ کسی پانچ کے ضد بتائیں۔
- جنوب امیر گدا رفت وصال تلخ ثواب آخرت
- ۳۔ درج ذیل مصادر میں پانچ کے مضارع بتائیے۔
- کند خواند خیزد رسد دہد خورد آموزد خندد
- ۴۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ کے حاصل مصدر بتائیے۔
- پینائی خواب خواہش پرشس کوب کشش
- ۵۔ کسی پانچ کے مترادف الفاظ بتائیے۔
- جدل لعب بندہ ستم خصلت غم مدہوش آسمان

Group-E

(Marks-10)

ترجمہ کریں:

ایک ہرن نے دوسرے ہرن سے اپنی دل کی بات کہی۔ اس کے بعد میں چہار دیواری میں چروں گا۔ جنگل میں شکاری میری گھات میں لگے رہتے ہیں۔ ہرن کے لیے صبح ہے نہ شام ہے۔ میں شکاری کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں۔ اپنے دل کو اس خوف سے آزاد رکھنا چاہتا ہوں، اس کے ساتھی نے کہا اے میرے نظمند دوست اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو خطرہ میں اپنی زندگی گزارو۔

☆☆☆

MODEL Questions with answers**For Intermediat Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT)Set-V

Fullmarks: 100

سوالات**Group-A**

(Marks-25)

10x 2 1/2

مندرجہ ذیل میں سے دس سوالوں کا جواب دیجئے۔

- ۱۔ شیخ سعدی شیرازی کا سن پیدائش کیا ہے؟
 (i) ۵۸۰ھ (ii) ۷۲۶ھ (iii) ۷۳۰ھ (iv) ۷۲۵ھ
- ۲۔ شیخ سعدی شیرازی نے بیعت کس سے کی؟
 (i) شیخ شہاب الدین سہروردی (ii) شیخ شرف الدین تکی منیری (iii) شیخ فرید الدین عطار (iv) نظام الدین اولیاء
- ۳۔ حافظ کی جائے پیدائش کہاں ہے؟
 (i) شیراز (ii) مشہد (iii) تہران (iv) قم
- ۴۔ امیر خسرو کس صنف شاعری میں مشہور تھے؟
 (i) مثنوی (ii) غزل (iii) قصیدہ (iv) رباعی
- ۵۔ سیاست نامہ کے مصنف کا نام کیا ہے؟
 (i) ناصر خسرو (ii) عوفی (iii) نظام الملک طوسی (iv) عمر خیام
- ۶۔ ایران کا دارالسلطنت کہاں ہے؟
 (i) اصفہان (ii) شیراز (iii) تہران (iv) تبریز
- ۷۔ مرزا غالب کی مثنوی کا نام کیا ہے؟
 (i) لیلیٰ مجنوں (ii) چراغ دیر (iii) یوسف زلیخا (iv) شیرین و فرہان
- ۸۔ پروین اعتصامی کی نظم کون سی ہے؟

(iv) ارزش آرزو	(iii) چراغ دیر	(ii) اوج درد	(i) بہای نیکی	۹۔ گلستاں کے کتنے ابواب ہیں؟
(iv) دس	(iii) آٹھ	(ii) نو	(i) پانچ	۱۰۔ عمر خیام کی جائے پیدائش کہاں ہے؟
(iv) مشہد	(iii) طوس	(ii) شیراز	(i) نیشاپور	۱۱۔ مکتوبات صدی کے مصنف کا نام کیا ہے؟
(iv) خنزیر	(iii) خوشگو	(ii) ملکہم خان	(i) شیخ شرف الدین احمد سخی منیری	۱۲۔ میر محمد حجازی کے افسانہ کا نام کیا ہے؟
(iv) روزی نو	(iii) اذان مغرب	(ii) خانہ پداری	(i) سرنوشت گل ہا	

Group B

(Marks-20)

4x5=20

درج ذیل میں چار سوالوں کا جواب دیجئے۔

- ۱۔ نظم ”لالہ وژالہ“ کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھئے۔
- ۲۔ امیر خسرو کے حالات زندگی لکھئے۔
- ۳۔ عمر خیام کی شاعری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔
- ۴۔ اقبال کی نظم ”ارزش آرزو“ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں لکھئے۔
- ۵۔ نعت رسول امین امین محرم کردگار کا ترجمہ اپنی زبان میں کیجئے۔

Group-C

(Marks-20)

4x5=20

درج ذیل میں سے کسی چار سوالوں کا جواب دیجئے۔

- ۱۔ نظام الملک طوسی کی کتاب سیاحت نامہ کے بارے میں لکھئے۔
- ۲۔ گلستان سعدی پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔
- ۳۔ فارسی افسانوں میں صادق چوبک کا مقام متعین کیجئے۔
- ۶۔ سراج الدین خاں آرزو کے حالات زندگی سے واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۵۔ اخلاقی جلالی پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔

Group-D

(Marks-25)

درج ذیل سوالوں میں سے کسی پانچ کا جواب دیجئے۔

5x5=25

- ۱۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ کے جمع بتائیے۔
وفد حرف نادر امت مقصد مرض فلک نور
- ۲۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ کے ضد بتائیے۔
عرب گل زیر پیر حرام مرد تدبیر پسر
- ۳۔ درج ذیل مصادر میں سے کسی پانچ کے مضارع لکھئے۔
دادن لرزیدن گرفتن فروختن گفتن خواندن دزدیدن آرامیدن
- ۴۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ کا حاصل مصدر بتائیے۔
کوفتن شنیدن زدن لغزیدن آفریدن آموزدن گریختن
- ۵۔ مصدر خواندن سے فعل ماضی قریب کی گردان لکھئے۔
- ۶۔ مصدر آمدن سے فعل ماضی بعید کی گردان لکھئے۔

Group-E

(Marks-10)

۱۔ مندرجہ ذیل اشعار کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

جوانی چست مرغی بر سر شاخ
ہمیشہ مست آرام و گستاخ
ازین شاخ در یدگیر شاخ پرداز
آمیش عاشقی و قوتش آواز
نہ گل تھا بر او خندان شب و روز
ز گل خندان تر اورا بخت فیروز
جہاں در چشم او باغی کہ آن باغ
گلشن بی خار باشد، لاله بی داغ

جوابات۔ سیٹ۔ ۵

Group-A

(Marks-25)

۱۔	(i) ۵۸۰ھ	۲۔	(ii) شیخ شہاب الدین سہروردی
۳۔	(i) شیراز	۴۔	(ii) غزل
۵۔	(iii) نظام الملک طوسی	۶۔	(iii) تہران
۷۔	(ii) چراغ دیر	۸۔	(i) بہای نیکی
۹۔	(iv) آٹھ	۱۰۔	(I)
۱۱۔	(i)	۱۲۔	سرنوشت گل ہا

Group- B

درج ذیل سے کسی چار سوالوں کا جواب دیجئے۔

۱۔ نظم لالہ وژالہ:

لالہ وژالہ آزاد اصفہانی کی لکھی ہوئی ایک نظم ہے۔ اس نظم میں انہوں نے پھول اور شبنم کو ایک تمثیلی انداز میں پیش کیا ہے صبح کے وقت شبنم کے قطرے جب لالہ پھول پر گرے تو لالہ کو بہت غصہ آیا، اس نے شبنم سے پوچھا کہ تو کون ہے اور میرے گھر پر تونے کیوں قبضہ کر لیا ہے۔ شبنم نے یہ سن کر پھول سے کہا کہ تم خاموش رہو میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں ابر کا پروردہ ہوں اور میرا وطن آسمان کی بلندی سے نیچے آیا ہوں مجھ سے باغ کے پھولوں کی زینت ہے۔ ان کی آنکھوں کا نور ہوں۔ میں اوپر سے آیا ہوں اس لیے پھولوں پر رہنے کا میرا حق ہے۔

جب لالہ نے یہ بات سنی تو کہا تم خود غرض ہو تمہاری حیثیت ایک قطرہ سے زیادہ نہیں۔ جس میں نہ رنگ ہے اور نہ خوشبو۔ آسمان سے نیچے آنا کوئی فخر کی بات نہیں ہے بلکہ ذلت و رسوائی ہے۔ میں پستی سے بلندی کی طرف آیا ہوں اس لیے میرے لیے غرور کرنا زینت دیتا ہے۔ میں چمن کی زینت ہوں۔ اسی درمیان آسمان سے سورج کی کرنیں زمین پر آنے لگیں اور ژالہ یعنی شبنم کا قطرہ آسمان کی طرف اڑ گیا۔ اس نظم کو لکھ کر شاعر نے یہ پیغام دیا ہے کہ جو غرور میں پڑا وہ برباد ہو گیا۔ شاعر نے نصیحت کیا ہے کہ تم غرور مت کرو۔ ورنہ شبنم کی طرح تمہیں بھی شرمندہ ہونا پڑے گا۔

۲۔ امیر خسرو:

امیر خسرو ۱۲۵۲ھ میں پٹیالی ضلع لہٹہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام سیف الدین تھا۔ ان کی شروع کی تعلیم پٹیالی میں ہوئی جب آٹھ برس کے ہوئے تو ان کے والد ان کو دہلی لے آئے یہ اپنے والد کے ساتھ دہلی میں رہنے لگے۔ امیر خسرو کو فارسی شعراء میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اہل ایران بھی ان کی عظمت کے قائل ہے۔ امیر خسرو کا تعلق بادشاہوں اور امراء سے خلجی دربار سے بھی وابستہ رہے۔ ان کو حضرت نظام الدین اولیا سے بے پناہ عقیدت تھی وہ نظام الدین اولیا سے مرید بھی ہوئے۔

خسرو کا تعلق بادشاہوں سے ضرور تھا لیکن ان کی طبیعت ہمیشہ فقر و تصوف کی طرف مائل رہی۔ اس لیے ان کی غزلوں میں تصوف کا رنگ نمایاں ہے حضرت امیر خسرو اپنی شاعری میں مشہور شعراء خاصکر خاقان اور سعدی کو اپنے پیش نظر رکھا خصوصاً غزل میں سعدی کی پیروی کی ہے اس کے باوجود بھی خسرو کا اپنا الگ رنگ ہے۔ خسرو قصائد، مثنوی اور غزل تینوں اصناف سخن میں کمال کا درجہ رکھتے تھے۔ خسرو کی غزلوں میں تصوف کی رنگ آمیزی میں بہت حد تک ان کے پیرومرشد نظام الدین اولیا کی صحبت کا اثر ہے۔ خسرو کی غزلوں کے پانچ دیوان ہیں۔ تحفۃ الصغر۔ وسط الحیوۃ۔ غرۃ الکمال۔ بقیۃ نقیہ۔ نہایت الکمال۔ اس کے علاوہ انہوں نے مثنویاں بھی لکھی ہیں۔ جب خسرو محمد تعلق کے ساتھ بنگال گئے ہوئے تھے اس وقت ان کے پیر کے انتقال کی خبر ملی وہ فوراً واپس دہلی آئے۔ ۱۳۲۵ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اپنے پیر کے احاطہ میں مدفون ہوئے۔

۳۔ عمر خیام کی شاعری

عمر خیام کا پورا نام حکیم ابوالفتح عمر بن ابراہیم خیام ہے۔ ان کی پیدائش ۴۰۵ھ میں نیشاپور میں ہوئی۔ خیام اگرچہ جاگیر دار تھے مگر علم و فضل کی وجہ سے بہت ممتاز ہے۔ سلاطین وقت ان کی عزت کرتے تھے۔ خیام فلسفہ، حکمت، فقہ، حدیث اور نجوم میں اپنے وقت کے امام سمجھے جاتے تھے۔ خیام کے علمی کارنامے فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں ہیں۔ رسالہ میزان الحکم، شرح اقلیدس اور رسالہ نوروز ان کی مشہور تصنیفات ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ایک بہت اچھے شاعر بھی تھے صنف شاعری میں ان کی رباعی گوئی کی طرف لوگ متوجہ ہوئے۔ انہوں نے اپنی رباعی میں دنیا کی بے ثباتی، توبہ استغفار اور خمریات کے مضامین نہایت سلیقے سے نظم کیے ہیں۔ خیام کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے فلسفیانہ افکار کو اپنی رباعیوں میں نہایت ہی سادگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ عمر خیام کی ایک خصوصیت ریاضی داں اور علم نجوم کے ماہر کی بھی ہے۔ دنیا میں ان کی شہرت ان کی رباعی کی وجہ سے ہے۔ ان کی رباعیات کا ترجمہ دنیا کی کئی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ خیام نے ایک طویل عمر پائی ۵۳۰ھ میں نیشاپور میں وفات پائی۔

اقبال کی نظم ارزش آرزو:

-۴

علامہ اقبال کی نظم ”ارزش آرزو“ ایک فلسفیانہ نظم ہے۔ اس نظم میں اقبال نے آرزو کی قدر قیمت کو بیان کیا ہے وہ اس نظم میں کہتے ہیں کہ آرزو ہی زندگی کی بقا ہے اور اس کا ارتقا بھی ہے۔ آرزو زندگی کے قافلے کو حرکت میں آنے اور اس کو آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ آرزو اور تمنائوں کے ذریعہ ہی انسان کے سینے میں دل مچلتا ہے یہ آرزو ہی ہے جو انسان کو بلندی کی طرف لے جاتا ہے اور انسان کے عقل اور فہم کو راستہ دکھانے کا کام کرتا ہے۔ آرزو ہی ذریعہ زندگی کے مقصد کو پالیتا ہے۔ اگر ایک آدمی زندہ ہے اور اس کے پاس کوئی آرزو نہ ہو تو اس کا وجود بیکار ہے۔

آرزو سے کسی انسان کا دامن خالی ہونا اسے مایوس بنا دیتی ہے۔ ایسا انسان زندہ رہ کر بھی مردہ ہو جاتا ہے۔ انسانی زندگی کی بقا کے لیے آرزو کا ہونا بہت ضروری ہے۔

اس نظم میں شاعر نے یہ نصیحت دیا ہے کہ آرزو کو اپنے دل میں زندہ رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ انسان وہیں کامیاب ہوتا ہے جس کے دل میں کوئی آرزو ہو۔

نعت رسول.....

-۵

وہ اللہ کے رسول ہیں۔ امانت دار ہیں اور اللہ کے راز دار ہیں ان کی وجہ کر دونوں جہاں کی بنیاد مضبوط ہوئی۔ ان کا وجود دنیا والوں کے لیے مشکل کہتا ہے، اور دنیا انہیں کی خاطر بنائی گئی ہے۔ ساری دنیا انہیں کے زیر دست ہے، دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ انہیں کے لیے ہے۔ ان کی شخصیت ایسی ہے کہ ان کی شہرت آسمان کے نوبطے سے بھی آگے ہے۔ پوری دنیا انہیں کے نور سے روشن ہے۔ ان کا فرمان ہی شریعت ہے۔ وہ تمام پیغمبروں کے سردار ہیں۔ اور آسمان کے تارے انہیں کے نور سے روشن ہیں۔

Group-C

سیاست نامہ:

جواب-۱

سیاست نامہ کے مصنف نظام الملک طوسی ہیں۔ یہ کتاب ”سیر المملوک“ سے بھی مشہور ہے۔ سیاست نامہ میں آداب معاشرت، اخلاق اور سلاطین کی سیاسی اور سماجی تحریکوں سے متعلق باتوں کو نہایت سادہ اور دلچسپ اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ پچاس فصلوں پر مشتمل یہ کتاب پند و نصیحت، حکمت و اخلاق، تفسیر قرآن، احادیث رسول نبوی کے قصے بادشاہوں کی حکایتوں پر مشتمل ہے جو عوام کے لیے بہت کارآمد ہے اور مفید ہے۔ سیاست نامہ کے مضامین اس لحاظ سے زیادہ اہم ہیں کہ اس کتاب میں صرف حکایت ہی نہیں ہے بلکہ عرب سماج کی تصویر بھی پیش کی گئی ہے۔ اس کتاب میں عمر فاروق کے عید کا ایک تاریخی نثری واقعہ کو بھی بیان کیا گیا ہے جس میں حضرت عمر فاروق کی خداترسی اور عوام کی خدمت کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ سیاست نامہ کا شمار نظام الملک طوسی کے

اہم علمی کارناموں میں ہوتا ہے۔ اس کتاب میں موضوعات کو نہایت سادگی اور خاص اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ عام طور پر مصنف نے نامانوس الفاظ سے گریز کیا ہے۔

گلستاں سعدی:

جواب-۲

شیخ سعدی کی گلستاں اخلاقیات کے موضوع پر نہایت اہم کتاب ہے، شیخ سعدی شیرازی اپنے وقت کے جید عالم، شاعر معلم اخلاق گذرے ہیں ان کی کتاب ایک مقبول عام اخلاقی کتاب ہے۔ گلستاں دراصل ایک نثری تخلیق ہے لیکن نثر کے ساتھ نظم کی بھی آمیزش کی گئی ہے۔ کیونکہ سعدی ایک اچھے نثر نگار کے ساتھ ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ گلستاں میں نصیحت آموز حکایات کے ساتھ اس کی مناسبت کے اشعار بھی لکھے گئے ہیں۔

اس کتاب میں حکایتیں بھی ہیں نصیحتیں بھی ہیں اور اخلاق کے درس بھی ہیں۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی حکایت ہے، ایک نصیحت کا پہلو بھی نکالا گیا ہے سبق آموز باتیں بھی۔ اس کتاب کے آٹھ ابواب ہیں اور اس کو ۶۵۶ھ میں لکھی گئی ہے۔ گلستاں ہر زمانہ میں اہل علم کا مرکز رہی ہے۔ اس کو مدرسوں کے نصاب میں شامل رکھا گیا۔ گرچہ دوسرے لوگوں نے بھی اس کی پیروی ہی کتابیں لکھیں۔ لیکن گلستاں کے معیار کو نہ پہنچ سکیں۔ گلستاں فارسی ادب کی ایک لازوال تصنیف ہے یہ کتاب بول چال کی زبان سہل متنوع کی شان رکھتی ہے۔

فارسی افسانہ میں صادق چوبک کا مقام:

جواب-۳

فارسی افسانہ نگاروں میں صادق چوبک کا شمار ایران کے اہم ترین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ صادق کی کہانیاں ان کے فکر و فن کی آئینہ دار ہیں۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں سماج کے دبے کچلے اور پس ماندہ لوگوں کی نمائندگی بہت اچھے طریقہ سے کی ہے۔ صادق چوبک کا شمار فارسی کے نمائندہ افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے ان کی کہانیوں میں جو کردار ہے وہ عموماً نچلے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ صادق چوبک کا پہلا افسانوی خیمہ شب بازی ہے۔ اس مجموعہ میں آخر شب اور بعد از ظہر کے علاوہ ایک نفسیاتی افسانہ بھی شامل ہے۔

صادق چوبک کا دوسرا مجموعہ ”انشرکہ لوٹیش مردہ بود“ ہے پہلے مجموعہ کے بعد آیا اس کے بعد ان کے کئی افسانوی مجموعے شائع ہوئے۔ صادق چوبک کی بعض کہانیاں ایسی ہیں جن میں زندگی کے ایک گوشہ اور واقعہ کی تصویر پرکشی کی گئی ہے۔ نظریاتی اعتبار سے صادق چوبک ترقی پسندی اور اشتراکیت سے متاثر ہیں۔ انہوں نے اپنے معاشرہ کے افسانوں میں صحیح عکاسی کی ہے۔ فارسی افسانہ نگاری کو نئی جہت دینے میں کامیاب رہے۔ اور افسانہ نویسی میں اپنا الگ مقام بنا لیا ہے۔

جواب-۳ سراج الدین خان آرزو:

سراج الدین خان آرزو کی پیدائش گوالیار میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام شیخ حسام الدین تھا۔ جو فوج میں ملازمت کرتے تھے۔ سراج الدین خان آرزو اپنے وقت کے ایک شاعر اور تذکرہ نویس بھی ہیں۔ آرزو نے اپنی تعلیم اپنے عمر کے چودھویں سال میں مکمل کیا۔ عربی اور فارسی میں اچھی صلاحیت رکھتے تھے۔ طالب علمی کے زمانے سے ہی شاعری سے دلچسپی ہوئی اور فارسی میں شعر کہنے لگے۔ فرخ سیر کے ابتدائی عہد میں خان آرزو ملازمت کے لیے دہلی گئے لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہی فرخ سیر کا قتل ہو گیا تو آرزو اپنی ملازمت کو چھوڑ کر اکبر آباد چلے گئے۔ پھر گوالیار گئے اور معزول کر دیے گئے، پھر دہلی لوٹ کر شاہی دربار سے وابستہ ہو گئے۔ کچھ دنوں کے بعد آرزو شاہی دربار میں منصب داروں میں شامل ہو گئے۔ ۱۷۵۵ء میں ان کا انتقال ہوا اور دہلی میں دفن کیے گئے۔ فارسی تذکرہ نگاروں میں ایک معتبر نام سراج الدین خان آرزو کا بھی ہے۔ ان کی تذکرہ کی کتاب مجمع النفائس کا شمار فارسی کی بہترین تذکروں میں ہوتا ہے۔ ان کی اس کتاب میں ایران اور ہندوستان کے فارسی شاعروں کا تذکرہ ہے۔ اس تذکرہ کی اپنی ادبی اور تاریخی حیثیت ہے۔ اس کتاب میں سترہ سو سے زیادہ فارسی شعراء کے حالات درج ہیں۔ جس سے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

جواب-۵ اخلاقی جلالی :

اخلاق جلالی محقق دوانی کی ایک شاہکار تصنیف ہے جس کا موضوع اخلاق ہے۔ اس کتاب کا نام ”لوامع الاشراف فی مکارم الاخلاق“ ہے لیکن مولف کی نسبت کی وجہ سے اس کو اخلاق جلالی کہا جاتا ہے اخلاق جلالی اخلاق ناصر ہی سلسلے کی چیز ہے اس میں وہی سارے مباحث آئے ہیں جو اخلاق ناصر میں ملتے ہیں۔ اس ابواب اور مختلف فصلوں کے عنوان سے اس کتاب کی اہمیت و افادیت کا پتہ چلتا ہے۔ انہیں ابواب کی وجہ سے یہ کتاب اپنے زمانہ سے لیکر آج تک فارسی زبان و ادب کے لیے توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اخلاق جلالی میں کہیں مقنع نگاری بھی پائی جاتی ہے اس کے علاوہ پیچیدہ اور طویل فقروں کے ساتھ رواں اور پر محل جملے بھی نظر آتے ہیں۔ اس کتاب میں بعض مسائل کو ذہن نشین کرنے کے لیے عطار، سنائی اور حافظ جیسے معروف فارسی شعراء کا سہارا لیا گیا ہے۔ اخلاق جلالی ایک اہم موضوع پر ایسی کتاب ہے جس کے ذریعہ اس دور کی تہذیب اور ثقافت اور اس سے وقت کے ماحول سے واقفیت ہوتی ہے۔ اسلوب بیان کے لحاظ سے یہ کتاب فارسی ادب میں نمائندہ حیثیت رکھتی ہے۔

Group-D

- ۱- وفود حروف نوادر امم مقاصد امراض افلاک انوار
- ۲- عجم خار زیر جوان حلال زن تقدیر باپ
- ۳- درج ذیل مصادر میں سے پانچ کے مضارع لکھئے۔
دہد لرزد گیرد فروشد گوید خورد خواند دزد آراشد
- ۴- کوب شنیدن زدن لغزیدن آفریدن آموزش گرین
- ۵- خواندہ است خواندہ اند خواندہ ای خواندہ اید خواندہ ام خواندہ ایم
- ۶- آمدہ بود آمدہ بودند آمدہ بودی آمدہ بودید آمدہ بودم آمدہ بودیم

Group-E

- جواب ۱- جوانی کیا ہے ایک پرندہ شاخ پر مست بے قرار و گستاخ ایک شاخ سے دوسری شاخ اڑتا رہتا ہے نہ صرف پھول اس پر دن رات ہنس رہا ہے بلکہ پھولوں سے زیادہ اس کی خوش قسمتی مسکرا رہی ہے دنیا اس کی نگاہ میں ایسا باغ ہے جو بغیر کانٹے والا گلاب ہے اور جس کا لالہ بے داغ ہے۔



MODEL Questions with answers**For Intermediate Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT) Set-VI

Fullmarks: 100

سوالات**Group-A**

(Marks:25)

10x2 1/2=25

ہدایت: تمام گروپوں کے سوالوں کا جواب دیجئے۔

مندرجہ ذیل سوالات میں سے کسی دس کا جواب دیجئے۔

- سوال: ۱۔ ایران کا دارالسلطنت کہاں ہے؟
- (i) شیراز (ii) اصفہان
- سوال: ۲۔ فردوسی کے شاہنامہ میں کتنے اشعار ہیں؟
- (i) چالیس ہزار (ii) پچاس ہزار
- سوال: ۳۔ عید نوروز کس ملک کا قومی تہوار ہے؟
- (i) ایران (ii) افغانستان
- سوال: ۴۔ سعدی شیرازی کی نثری تخلیق کون سی ہے۔؟
- (i) کریمیا (ii) بوستان
- سوال: ۵۔ عمر خیام کس صنف میں مشہور ہیں؟
- (i) رباعی (ii) غزل
- سوال: ۶۔ شیخ سعدی کہاں پیدا ہوئے؟
- (i) تہران (ii) شیراز
- سوال: ۷۔ نظام الملک طوسی کی مشہور کتاب کون سی ہے؟
- (i) پندنامہ (ii) قابوس نامہ
- (iii) تہران (iv) قم
- (iii) ساٹھ ہزار (iv) شہر ہزار،
- (iii) افغانستان (iv) ہندوستان
- (iii) گلستان (iv) دیوان
- (iii) قصیدہ (iv) مثنوی
- (iii) اصفہان (iv) تبریز
- (iii) سیاست نامہ (iv) گلستان

			سوال: ۸۔ غالب کس شہر میں مدفون ہیں؟
(iv) بنارس	(iii) آگرہ	(ii) لکھنؤ	(i) دہلی
			سوال: ۹۔ شیخ سعدی شیرازی کس دور کے شاعر ہیں۔
(iv) سامانی	(iii) سلجوقی	(ii) تاتاری	(i) غزنوی
			سوال: ۱۰۔ حافظ شیرازی کہاں پیدا ہوئے؟
(iv) اصفہان	(iii) نیشاپور	(ii) مشہد	(i) شیراز
			سوال: ۱۱۔ شاہنامہ کے مصنف کون ہیں؟
(iv) عمر خیام	(iii) سعدی شیرازی	(ii) حافظ شیرازی	(i) فردوسی
			سوال: ۱۲۔ امیر خسرو کس صنف شاعر میں مشہور ہیں۔
(iv) ان میں سے کوئی نہیں	(iii) مرثیہ	(iii) غزل	(i) رباعی

Group-B

(Marks-20)

4x5=20

درج ذیل سوالات میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔

سوال-۱ مطلع غزل کا مفہوم اور اس کی ادبی خوبیاں بیان کیجئے۔

سوال-۲ نظم اور درد کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

سوال-۳ متحکم کا شانی کا مختصر تعارف کیجئے۔

سوال-۴ پروین اعتصامی کی شاعرانہ خصوصیات بیان کیجئے۔

سوال-۵ شہر یار کی شاعرانہ عظمت پر روشنی ڈالیے۔

سوال-۶ علامہ اقبال کی شاعرانہ عظمت مختصراً بیان کیجئے۔

سوال-۷ سجائی استرآبادی کی رباعی گوئی کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

Group-C

(Marks:20)

4x5=20

درج ذیل سوالات میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔

سوال-۱ فارسی کی اخلاقی کتابوں میں کسی ایک کا علمی مقام متعین کیجئے۔

سوال-۲ کتاب قابوس نامہ سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

سوال-۳ سعدی شیرازی کی سوانح پر روشنی ڈالیے۔

سوال-۴ سیاست نامہ کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

سوال-۵ امام غزالی کی شخصیت سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

سوال-۶ محمد مجازی کے حالات زندگی پر روشنی ڈالیے۔

Group-D

(Marks-25)

5x5=25

درج ذیل میں سے کسی پانچ سوالوں کا جواب دیجئے۔

سوال-۱ درج ذیل میں سے کسی پانچ کے جمع بنائیں۔

مسجد تصنیف فن حق امت شعر صحیفہ حاکم جسم

سوال-۲ درج ذیل میں سے کسی پانچ کی ضد بتائیے۔

باطل انجام سیاہ فنا ابتدا غلط عام زمین حرارت

سوال-۳ درج ذیل مصادر میں سے کسی پانچ کے مضارع لکھیے۔

آمدن رفتن دادن کردن گفتن سوختن خوردن نوشیدن

سوال-۴ درج ذیل مصادر سے کسی پانچ کے حاصل مصدر لکھیے۔

رسیدن دانستن نوشتن آمدن زدن دادن گرفتن گشتن

سوال-۵ مصدر آوردن سے فعل ماضی بعید کی گردان لکھئے۔

سوال:۶۔ کردن مصدر سے فعل ماضی قریب کی گردان لکھئے۔

سوال:۷۔ درج ذیل میں سے کسی ایک پر مختصر مضمون لکھئے۔

(i) محرم

(ii) علم

(iii) قحط سالی

Group-B

(Marks-10)

10

سوال:۱۔ اپنے درسی کتاب کے کسی نظم کے پانچ اشعار لکھئے۔

یا

درج ذیل اشعار کا ترجمہ اردو میں کیجئے۔

(i)

بندۂ مازما کردی جدا	وحی آمد سوی موسیٰ از خدا
یا برای فصل کردن آمدی	تو برای وصل کردن آمدی
ہر کسی را اصطلاحی دادہ ام	ہر کسی را سیرتی بہ نہادہ ام
سر بہ سر فکر و عبادت را بسوز	آتش از عشق در جان بر فروش

جوابات۔ سیٹ۔ ۶

جواب: (۱) (iii) تہران	(۲) (iii) ساٹھ ہزار	(۳) (i) ایران	(۴) (iii) گلستان
(۵) (i) رباعی	(۶) (ii) شیراز	(۷) (iii) سیاست نامہ	(۸) (i) دہلی
(۹) (ii) تاتاری	(۱۰) (i) شیراز	(۱۱) (i) فردوسی	(۱۲) (ii) غزل

Group-B

جواب ۱۔ فارسی شاعری کی محبوب ترین صنف غزل ہے۔ غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔ مطلع غزل کا اہم ترین جزو ہے۔ مطلع کا دوسرا نام سرغزل بھی ہے۔ اگر غزل میں مطلع کے بعد کا شعر بھی ہم قافیہ ہو تو اسے حسن مطلع یا زیب مطلع کہتے ہیں۔ غزل اگر مطلع سے خالی ہو تو اسے سر بریدہ غزل کہتے ہیں مطلع میں اور بھی کئی خوبیاں ہوتی ہیں جسے مطلع سے نش نہیں بنایا جاسکتا یعنی شاعر نے لفظوں اور مصرعوں کی بناوٹ کے علم سے کام نہیں لیا ہے بلکہ جملہ کی بناوٹ کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا ہے۔ یہ ایسی خوبی ہے جو غزل کے تمام اشعار میں دیکھی جاسکتی ہے۔ غزل کے مطلع کا مفہوم یہ ہے کہ یہ بہار محبوب سے ملاقات کی بہار ہے۔

جواب ۲۔ نظم اوج درد کے شاعر فریدون تولی ہیں۔ یہ ایک پرورد غزل ہے جس میں شاعر نے اپنے حساس طبیعت کا مظاہرہ کیا ہے۔ زمانے کا گہرا مشاہدہ اور تجربہ شاعر کو دل کی بات کہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اسی لیے شاعر نے اس نظم میں عصری محبت کو اپنی گفتگو بنایا ہے۔ نظم کا مرکزی خیال، عالمی اخوت و محبت اور اتحاد و بھائی چارگی ہے اس میں ایسے اشعار بھی ہیں جو شکوہ دوراں کے ذیل میں آتے ہیں اور ایسے اشعار بھی ہیں جو جلوہ محبوب کی اہمیت اور محبت میں سرشاری کا عکس دکھایا گیا ہے۔ شاعر بڑھاپے کے دور سے گذر رہا ہے، اور وہ دنیا سے نفرتوں کو مٹا دینا چاہتا ہے۔۔۔ اوج درد اگر نفرتوں کی کثرتوں کا اشارہ ہے تو اوج درد نفرتوں سے اوپر اٹھ کر با مقصد کام کرنے اور محبت پھیلانے کا اشارہ ہے مجموعی طور پر نظم اوج درد ایک کامیاب نظم ہے۔

جواب ۳۔ فارسی مرثیہ نگاری میں محتشم کاشانی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ ان کا شمار ایران میں صفوی دور کے اہم ترین شعراء میں ہوتا ہے تذکرہ نگاروں نے ان کا اصل نام علی اور بعض نے کمال الدین لکھا ہے۔ محتشم کے والد کا نام خواجہ میر احمد ہے۔ ایران کا مشہور شہر کاشان کا وطن ہے اسی مناسبت سے وہ محتشم کاشانی کے نام سے مشہور ہیں۔ ملا اور ”شمس الشعراء“ ان کا لقب ہے۔ یہ شاہ طماشپ کے درباری شاعر ہیں، تذکروں میں ان کا سال پیدائش مذکور نہیں ہے۔ البتہ وحشی کرمانی اور عرفی شیرازی ان کے معاصر شمار رہے ہیں۔ ملا محتشم کاشانی کی وفات 1587ء میں ہوئی۔

جواب-۴ پروین اعتصامی کا پہلا شعری مجموعہ دیوان 1926 میں شائع ہوا جو قصاید، مثنویات اور قطعات پر مشتمل ہے۔ فارسی کی ایسی شاعرہ ہیں جنہوں نے کبھی غزل نہیں کہی۔ انہوں نے اپنی شاعری میں ”سبک خراسانی“ کی تقلید کی ہے۔ مثنوی، سماجی تنقید پرند و موعظت، غریبوں اور محتاجوں کے مسائل ان کی شاعری کے اہم موضوعات ہیں۔ تمثیلی انداز بیان میں انہیں کلی مہارت حاصل ہے۔ سنجیدگی، متانت، سادگی، وعام پسندی، ندرت، تازہ کاری اور روانیت و واقعیت کا فنکارانہ امتزاج پروین کی شاعری کے نمایاں اوصاف ہیں۔

جواب-۵ شہر یار فطری طور پر ایک شاعر تھے۔ قرآن پاک دیوان حافظ کا مطالعہ ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ان کا دیوان غزل قصیدہ، مثنوی، نظم اور ترجیع بند پر مشتمل ہے۔ لیکن ان کی اصل مسرت ان کی غزلوں سے ہوتی ہے۔ انہوں نے غزل کی کلاسیکی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی غزلوں کو عصری حیثیت کو اور نئے مضامین سے اس درجہ متصف کہا کہ حافظ ثانی کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔

شہر یا کی شامل نصاب غزل بہت ساری ایسی باتیں یاد دلائی ہیں جنہیں ان کی عنایتی یا غزلیہ شاعری کے اوصاف و خصائص میں شمار کیا جاتا ہے۔ اگرچہ شہر یار جدید فارسی شاعری کے فنکاروں میں شامل ہیں لیکن سچی بات یہ ہے ان کی غزلوں پر قدماء کا اثر چھایا ہوا ہے۔ انہوں نے غزل کی دنیا میں سعدی اور حافظ کو اپنے لیے نمونہ بنایا ہے۔ شہر یار کے غزلیہ کلام میں مخصوص نفسیاتی کیفیت اور جذبہ و احساس کی ایسی شدت پائی جاتی ہے تاکہ پڑھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

جواب-۶ علامہ اقبال فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ فارسی شاعری کی طرف 1908ء میں سفر پورپ کے بعد متوجہ ہوئے۔ ان کی فارسی تصانیف میں اسرار خودی اور رموزے خودی سے مثنوی پس چہ باید کرد تک کئی فارسی آثار ان کی یادگار ہیں، اسرار خودی اور رموزے خودی یہ دونوں مثنوی مولانا روم کے طرز پر ہیں اور جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں فلسفہ خودی کا بیان ہے۔ پیام مشرق، جرمن شاعر گوئے کے دیوان سلام مغرب کا جواب ہے۔ ۱۹۳۲ء کی یادگار ہے۔ ”زبور عجم“ غزلوں کا مجموعہ ہے ”گلشن راز جدید“ پرندہ فلسفیانہ سوالات و جوابات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ جاوید نامہ مثنوی پس چہ باید کرد ای اقوام مشرق مع مسافر بھی اقبال کی فارسی تصانیف میں شامل ہے۔ اس طرح اقبال کی فارسی شاعری اردو سے زیادہ وسعت رکھتی ہے اور یہی اقبال کو شاعرۂ عظمت سے سرفراز کرتی ہے۔

Group-C

جواب-۱ فارسی کی اخلاقی کتابیں:

اخلاقیات دراصل حکمت و فلسفہ کی ہی ایک شاخ ہے جس میں موجودات کے احوال کو بشری قوت کی حدت جاننے اور سمجھنے کا نام حکمت ہے حکمت کی دو قسمیں ہیں، حکمت عملی اور حکمت نظری، حکمت عملی میں تہذیب اخلاق سیاست مدن اور تدبیر منزل کا بیان ہوتا ہے یعنی خاص فلسفیانہ اور تعلیمی نقطہ نظر سے درستگی اخلاق، انسانیت، شہری، انسانیت، شہری انتظام کو قوانین و آداب اور گھریلو زندگی کے معاملات اور ایسے

چلانے اور آباد رکھنے کے لیے طور طریقے بیان کیے جاتے ہیں۔ اس طرح جو کتابیں مذکورہ بحث سے تعلق رکھتی ہیں انہیں علمی و اصطلاحی زبان میں اخلاقی کتابوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ فارسی ادبیات کی یہ منفرد خصوصیت رہی ہے۔ کہ وہ نظم و نثر میں طرح طرح کی اخلاقی کتابوں سے مالا مال ہے۔

جواب-۲ قابوس نامہ:

فارسی نثر کی تاریخ میں اہم ترین نثری کتاب قابوس نامہ ہے جس کے مصنف امیر عنصر المعالی کیکاؤس ہیں۔ اس کتاب کا موضوع بنیادی طور پر اخلاقیات ہے۔ لیکن ضمنی طور پر اصول حکمرانی کی باتیں بھی اس کتاب میں بیشتر مقامات پر آگئی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں اخلاقی باتوں کو خالص فلسفیانہ اور تعلیمی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ انسانیت، شہری انتظامات کے قوانین و آداب و گھریلو زندگی کے معاملات اور اسے چلانے اور آباد رکھنے کے طریقہ بتائے گئے ہیں۔ داخل نصاب مضمون قابوس نامہ میں اس کے مصنف تارا میر عنصر المعالی کیکاؤس کا تعارف بھی شامل ہے۔ اس مضمون سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ قابوس نامہ اخلاق و نصیحت کے موضوع پر لکھی ہوئی ایک اخلاقی کتاب ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو ایک ادیب بادشاہ کے قلم کی یادگار ہے۔

جواب-۳ سعدی شیرازی:

فارسی نثر و نظم کی تاریخ میں سعدی شیرازی کے نام اور ان سے کارناموں سے پوری دنیا واقف ہے۔ سعدی شیرازی کا علمی سفر 1256ء سے شروع ہوتا ہے۔ غزل کے صنف کی بنیاد کسی سانحہ پر ہوتا ہے۔ اس میں موضوع کی کوئی قید نہیں ہوتی ہے۔ غزل کے مقطع میں تخلص کی شمولیت سعدی شیرازی کی دین ہے۔ سعدی شیرازی ایک بلند پایہ شاعر اور فارسی غزل کے امام تسلیم کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے ہر صنف میں شاعری کی ہے اور اسے امتیازات بخشے ہیں۔ قصیدے کو فقط مداحی اور بے جا خوشامد پسندی سے نجات دلائی سعدی شیرازی غزل کے کامل استاد ہیں۔ ان کی غزلوں کی اہم خصوصیات یہ ہیں کہ سعدی کی اکثر غزلیں عاشقانہ ہیں غزلیہ شاعری میں اسلوب کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ غزل میں دلی واردات اور جذبات بیان کیے۔ ان کی اصل شہرت گلستاں اور بوستاں کی وجہ سے ہے۔ گلستاں 1258ء اور بوستاں 1257ء میں لکھی گئی۔ غزل کی لطیف زبان تغزل کہلاتی ہے اور سعدی کی غزلیات تغزل کا شاہکار ہیں۔

جواب-۴ سیاست نامہ:

فارسی نثر کی روایتوں میں سیاست نامہ ایک اہم ترین کتاب ہے جس کے مصنف نظام الملک طوسی ہیں۔ ان کے علمی کارناموں میں سیاست نامہ ایک اہم تصنیف ہے۔ اس کتاب کا دوسرا نام سیر الملوک بھی ہے۔ اس میں آداب معاشرت، اخلاق سلاطین و عمائدین حکومت، قاضیوں اور خطیبوں کی سیاست اور سیاسی و سماجی تحریکوں سے متعلق بنیادی اطلاعات جیسے موضوعات کو نہایت سادہ اور دلچسپ اسلوب میں بیان

کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تاریخی اہمیت مسلم ہے اور شامل حکایتیں موضوع اور بیان کے لحاظ سے کافی اہم ہیں۔
پچاس فصلوں پر مشتمل اس کتاب میں ہندو نصیحت، حکمت و اخلاق، امثال و حکم، تفسیر قرآن احادیث رسول قصص انبیاء، انصاف پسند بادشاہوں کی
حکایتیں اور اہم معاصرین کے حالات اس طور پر بیان کیے گئے ہیں جو عوام الناس کے لیے بہت مفید اور نافع ہیں۔

امام غزالی کی شخصیت.....

جواب-۵ امام غزالی کی شخصیت فلسفہ اسلامی کے ماہر ہونے کی حیثیت سے ایک بے نظیر اور لافانی شخصیت ہے۔ انہوں نے اپنے علمی
افکار و خیالات کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ اسلامی فلسفہ کو متاثر کیا بلکہ اسلامی فلسفہ کو اپنے تعبیر و تشریح کے ذریعہ دنیا کے سامنے جدید شکل میں پیش کیا
اور اسلامی فلسفہ کو نہایت مضبوطی کے ساتھ دنیا کے دیگر مذاہب کے مقابلے میں متعارف کرایا۔ امام غزالی گیارہویں صدی عیسوی کے نہ صرف یہ
کہ اعلیٰ ترین دانشور تھے بلکہ عربی، فارسی و انگریزی زبانوں کے علاوہ کئی یورپی زبانوں کے ماہر تھے دینی مسائل، علم کلام اور فلسفیانہ افکار پر
مشتمل ان کی متعدد تالیفات یادگار ہیں۔ ان کی تصانیف میں ایک عربی کتاب ”احیاء العلوم“ ہے جس کا موضوع اسلامی تصور، فقہ اور فلاح دارین
ہے اس کتاب کا طرز فکر اور طرز تحریر صوفیانہ ہے عالم عرب میں اس کتاب کی بڑی پذیرائی ہوئی۔ پھر امام غزالی نے ”احیاء العلوم“ کو فارسی دنیا
سے متعارف کرانے کے لیے اس کا فارسی خلاصہ کیا سعادت کے نام سے کیا۔ ان کی دوسری فارسی تصنیف نصیحہ الملوک ہے جس کا موضوع
اخلاق اور تصور ان کی تیسری فارسی تصنیف ان کے خطوط کا مجموعہ ہے جو ”فضائل الانام من رسائل حجتہ الاسلام“ کے نام سے مشہور ہوئی اس
طرح علمی دنیا میں امام غزالی ایک جامع شخصیت کے مالک تھے۔

جواب-۶ محمد حجازی:

میر محمد حجازی 1899ء میں تہران میں پیدا ہوئے ان کا پورا نام مطیع الدولہ میر محمد حجازی تھا۔ والد کا نام سید نصر اللہ تھا۔ ان کی والدہ ہما خانم
ایک معزم گھرانے کی بیٹی تھیں حجازی کی تعلیم ابتدا سے ثانوی درجات تک تہران میں ہوئی وہ 1920ء میں محکمہ ڈاک تار سے وابستہ ہو گئے۔
ملازمت سے ترقی کرتے کرتے 1950ء میں حکومت ایران میں نائب وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ان کی فطرت کا میلان شروع
سے ہی ادب کی طرف تھا اسی لیے فارسی نثر میں کئی موضوعات پر کتابیں بھی لکھیں جو ان کی شہرت کا باعث بنیں۔ 1974ء میں میر حجازی کا
انتقال ہو گیا۔

Group-D

الفاظ	جمع	الفاظ	جمع
مسجد	مساجد	تصنیف	تصانیف
فن	فنون	حق	حقوق

امت	ام	شعر	اشعار
صحیفہ	صحائف	حاکم	حکام
جسم	اجسام		

جواب-۲

الفاظ	اضداد	الفاظ	اضداد
باطل	حق	انجام	آغاز
سیاہ	سفید	فتا	بقا
ابتدا	انتہا	غلط	صحیح
عام	خاص	زمین	آسمان
حرارت	برودت		

جواب-۳

مصدر	مضارع	مصدر	مضارع
آمدن	آید	رفتن	رود
دادن	دہد	کردن	کند
گفتن	گوید	سوختن	سوزد
خوردن	خورد	نوشیدن	نوشد

جواب-۴

مصادر	حاصل مصدر	مصادر	حاصل مصدر
رسیدن	رسید	داشتن	داشت
نوشتن	نوشت	آوردن	آور
زدن	زد	دادن	دہش
گرفتن	گرفتار	گشتن	گشت

جواب-۵ آوردن مصدر سے فعل ماضی بعید کا گردان

آوردہ بود وہ لایاتھا

آوردہ بودند وہ سب لاتے تھے

آوردہ بودی	تو لایا تھا
آوردہ بودید	تم سب لائے تھے
آوردہ بودم	میں لایا تھا
آوردہ بودیم	ہم سب لاتے تھے

جواب-۶	کردن مصدر سے فعل ماضی قریب کا گردان
کرده است	وہ کیا ہے
کرده اند	وہ سب کیے ہیں
کرده ای	تو کیا ہے
کرده اید	تم سب کیے ہو
کرده ام	میں کیا ہوں
کرده ایم	ہم سب کیے ہیں

مضامین

جواب-۷

(i) محرم:

محرم نختین ماہ ہجری اسلامی است معنی محرم حرمت دادہ شدہ است۔ از روزے اسلام محرم قدر و اہمیت بے شمار دارد۔ این ماہ را مسلمان محترم دارد۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم این ماہ را حرمت داد و در تاریخ نهم و دہم محرم روزہ می داشت۔ محرم اہمیت دیگر نیز دارد۔ شہادت حضرت امام حسینؑ و اسرار رسول صلعم بروز دہم محرم در میدان کربلا واقع شد۔ ازین جہت این ماہ غم و اندوہ است۔ بعضی مردمان از مسلمانان درین موقع تعزیہ و علم تہیہ می کنند و بہ شکل جلوس می افزازند۔ اہل تشیع از یکم تا دہم محرم مجلس بہ یاد امام حسین برپا می کنند۔

(ii) علم:

در لغت عربی معنی علم دانستن است۔ علم قدر بے شمار دارد چنانکہ شیخ سعدی شیرازی می گوید۔
علم اگر اندک بود خوارش مدار
زانکہ دارد علم قدر بے شمار

ضد علم جہل است۔ ہر کہ علم دارد عالم است۔ و ہر کہ علم ندارد اور اجاہل می گویند۔ چنانکہ علم نور است و جہالت تاریکی است۔ از نور علم عقل حاصل می شود ہر کہ عالم است خدا شناس است۔ و در جہان بر ہمہ مردوزن علم حاصل کردن لازم است۔ آنچه پیغمبر ما واجب نمود۔ در حدیث آمدہ است کہ طلب علم بکنید گر چہ در ملک چین می باشد۔ صاحب علم خدا شناس و راست گوی باشد و تمیز نیک و بدی دارد۔ از اہمیت علم آشکار است کہ علم در کودکی کودکان را باعث نشو و نما و رہنما است۔ اگر فلک کج رفتار در کار ما گرہ افگند علم بہر مشکل کشا است۔ دنیا از برای علم تخلیق کردہ است۔ پس ما را باید کہ از دولت علم بہرہ مند شویم۔

قسط سالی:

(iii)

در آن سالی کہ از آسمان باران نمی بارد و کشتراہا و ایران و بے رنگ نظر آید ہر کس و ناکس در فاقہ مفلسی و تنگ دستی و قلاشی دوچار شدہ منظر خوف ناک پیش نماید۔ نہ در دامن کویہ سبزہ و نہ در باغ چیز می یافتہ شود۔ بلخ اوراق بوستان خورد و مردمان ہر بلخ بسی کنند۔ بزمانہ قحط سالی مردمان باعتبار مذہبی برای بارش نماز استنقا ادا می کنند تا رحمت ایزدی بخوش آید و باران بارد۔ در قحط سالی چنان شود کہ دوستی را فراموش کنند و یتیم و مسکین را پیغم کہ آنہا بگرگی و تنگی بے تاب و بے قرار شدہ دل سنگہا شگافند۔ قحط سالی عذاب خدا است۔ مردمان را باید کہ ہر دم توبہ و استغفار کنند۔

Group-E

اردو ترجمہ:

حضرت موسی علیہ السلام کو خدا کی طرف سے وحی آئی کہ تو نے ہمارے بندے کو ہم سے جدا کر دیا۔ تو دنیا میں ملانے کے لیے آیا یا جدا کرنے کے لیے آیا۔ میں نے ہر شخص کے اندر ایک اچھی عادت ڈال رکھی ہے۔ اور ہر کسی کو اظہار کے لیے ایک خاص اصطلاح دیا ہے۔ ہم نے بندوں میں پاکی اور ناپاکی دونوں دیا ہے اور سختی اور ہوشیاری میں سے بھی کچھ دیا ہے۔ تم اپنی جان میں عشق کے آگ کو بیچ ڈالو۔ اور اپنے آپ کو فکر و عبادت کے لیے جلا ڈالو۔

یا

یابوی و صالی دوستاں است	ایں باد بہاری بوستاں است
باز آ، کہ وقت آشیان است	ای مرغ بدام دل گرفتار
گویم کہ درای کارواں است	در بانگ موذنی بر آید
باز آئی کہ دوستی همان است۔	با این ہمہ دشمنی کہ کردی
ہر راہ و نظر بر آستاں است	گو شم ہمہ اور از انتظارت

☆☆☆

MODEL Questions with answers**For Intermediate Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT) Set-VII

Fullmarks: 100

سوالات**Group-A**

(Marks;25)

10x2 1/2=25

- ہدایت: تمام گروپوں کے سوالوں کا جواب دیجئے۔
درج ذیل سوالات میں سے کسی دس کا جواب دیجئے:
- سوال: ۱: گلستاں کتنے ابواب پر مشتمل ہے؟
- (i) آٹھ (ii) نو
سوال: ۲۔ حسن دہلوی کا لقب کیا ہے؟
- (i) سعدی ہند (ii) حافظ شیراز
سوال: ۳۔ ایران کے سکھ کا نام کیا ہے؟
- (i) ڈالر (ii) درہم
سوال: ۴۔ ایران کی سرکاری زبان کیا ہے؟
- (i) عربی (ii) فارسی
سوال: ۵۔ امام غزالی کا نام کیا ہے؟
- (i) ابو بکر صدیق (ii) ابو حامد محمد
سوال: ۶۔ گلستان کے مصنف کا نام کیا ہے؟
- (i) حافظ شیرازی (ii) ابلی شیرازی
سوال: ۷۔ سرمد کا حزر کہاں واقع ہے؟
- (i) آگرہ (ii) دہلی
(iii) لکھنؤ (iv) عظیم آباد
(iii) دس (iv) گیارہ
(iii) طوطی ہند (iv) بلبل ہند
(iii) ریال (iv) روپیہ
(iii) پشتو (iv) اردو
(iii) ابوعلی (iv) ابو ساجد
(iii) سعدی شیرازی (iv) عربی شیرازی

- سوال: ۸۔ کیا نئے سعادت کے مصنف کا نام کیا ہے؟
- (i) امام غزالی (ii) سعدی شیرازی (iii) حافظ (iv) امیر خسرو
- سوال: ۹۔ لالہ وژالہ کن کی نظم ہے؟
- (i) نور بخش (ii) علامہ اقبال (iii) خدا بخش (iv) امام بخش
- سوال: ۱۰۔ قابوس نامہ کس کی تصنیف ہے؟
- (i) امیر عنصر المعالی (ii) امیر خسرو (iii) امیر حسن (iv) امیر کبیر
- سوال: ۱۱۔ اخلاق محسنی کس کی تالیف ہے؟
- (i) ملا رجب (ii) ملا صدر (iii) ملا علی (iv) ملا وادعظ کاشفی
- سوال: ۱۲۔ قابوس نامہ کتنے ابواب پر مشتمل ہے؟
- (i) دس (ii) بیس (iii) تیس (iv) چالیس

Group-B

(Marks-20)

4x5=20

- درج ذیل میں سے کسی چار سوالوں کا جواب دیجئے۔
- سوال: ۱۔ نظم ارزش آرزو کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔
- سوال: ۲۔ ڈاکٹر محمد صدیق کی تضمین کے ایک بند کی تشریح کیجئے۔
- سوال: ۳۔ سعدی کی غزل گوئی کا مختصر جائزہ لیجئے۔
- سوال: ۴۔ حسن دہلوی کی غزل گوئی پر ایک نوٹ لکھیے۔
- سوال: ۵۔ مولانا روم کے حالات زندگی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔
- سوال: ۶۔ سرمد کے کسی ایک رباعی کی تشریح کیجئے۔

Group-C

(Marks-20)

4x5=20

- درج ذیل سوالات میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔
- سوال: ۱۔ فارسی تنقید نگاری پر ایک نوٹ لکھیے۔
- سوال: ۲۔ فردوسی پر ایک نوٹ لکھیے۔
- سوال: ۳۔ امام غزالی کی شخصیت پر پانچ جملے لکھیے۔

- سوال:۴۔ دیباچہ نگاری سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔
 سوال:۵۔ گلستان سعدی پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔
 سوال:۶۔ افسانہ ”سکھی“ کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

Group-D

(Marks-25)

5x5=25

- درج ذیل سوالات میں سے کسی پانچ کا جواب دیجئے۔
 سوال:۱۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کے جمع بتائیے۔
 حرف شاعر پرندہ گیاه اسپ ستاره فاضل دانش مند ماکیان مردم
 سوال:۲۔ درج ذیل مصادر میں سے کسی پانچ کا مضارع لکھیے۔
 دویدن گفتن شنیدن خواستن داشتن آرامیدن کردن دیدن نوشتن
 سوال:۳۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد بتائیے۔
 سبز شمال عروج فرہ زن پسر کوتاہ ارزاں دوست بالا جزا
 سوال:۴۔ آمدن مصدر سے فعل ماضی بعید کی گردان لکھیے۔
 سوال:۵۔ خوردن مصدر سے فعل مستقبل کی گردان لکھیے۔
 سوال:۶۔ ضمیر کی تعریف کیجئے اور اس کے اقسام کو بیان کیجئے۔
 سوال:۷۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر فارسی میں ایک پیرا گراف لکھیے۔
 (i) فصل زمستان (ii) تاج محل (iii) عدل

Group-E

(Marks-10)

10

- سوال:- درج ذیل اشعار کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔
 گرد درپتی شور و ہوا خواہی است از من خبرت کہ بی نوا خواہی رفت
 بگر کہ ای واز کجا آمدی می دان کہ چمی کنی، کجا خواہی رفت
 راضی دل دیوانہ بہ تقدیر نشد فارغ ز خیال فکر و تدبیر نشد
 ایام شباب رفت باقی است ہوس مایر شدیم و آرزو پیر شدیم

جوابات۔ سیٹ۔ ۷

Group-A

- (۱) (i) آٹھ (۲) (i) سعدی ہند (۳) (ii) ریال (۴) (ii) فارسی
 (۵) (ii) ابو حامد محمد (۶) (iii) سعدی شیرازی (۷) (ii) دہلی (۸) (i) امام غزالی
 (۹) (i) نور بخش (۱۰) (i) امیر عنصر المعالی (۱۱) (iv) ملا حسین واعظ کاشفی (۱۲) (iv) چالیس

Group-B

جواب ۱۔ خلاصہ ارزش آرزو:

شامل نصاب نظم ارزش آرزو کے شاعر علامہ اقبال ہیں اپنے موضوع کے لحاظ سے فلسفیانہ نظم ہے اس نظم میں شاعر نے آرزو کی قدر و قیمت بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ آرزو سے زندگی کی بقا ہے اور اس کا ارتقاء بھی ہے آرزو ہی انسانی زندگی کو متحرک رکھتا ہے اور زندگی کے ٹھہرے ہوئے قافلے کو حرکت میں آنے اور آگے بڑھنے کی طرف متوجہ کرتی ہے اور جینے کا حوصلہ دیتی ہے آرزو کا روانہ حیات کے لیے بانگ درا ہے اگر زندگی کی بنیاد جستجو میں پوشیدہ ہے تو جستجو کی بنیاد آرزو میں پوشیدہ ہے۔ آرزو اور تمناؤں کے ذریعہ ہی انسان کے سینوں میں دل چلتا ہے اور تمناؤں کی چمک سے ہی دل کے آئینے روشن رہتے ہیں۔ یہ آرزو ہی ہے جو انسان کو بلندی کی طرف جانے اور بلندی پر پہنچنے کا حوصلہ دیتی ہے اور اس کی عقل و سمجھ کو راستہ دکھاتی ہے جب دل آرزو کی گرمی سے زندگی پالیتا ہے تو حق کے سوا جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ خود بخود مر جاتا ہے آرزو مقاصد کو اپنی گرفت میں لینے کے لیے کمند کا کام دیتی ہے اور آرزو ہی کی بدولت اعمال بکھراؤ اور بے ترتیبی سے محفوظ رہتے ہیں۔ آرزو سے کسی انسان کا دامن خالی ہونا اسے مایوس اور غمگین بنا دیتی ہے۔ وہ زندگی بھر مرجھایا ہوا رہتا ہے۔ اور آخر کار زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ بن جاتا ہے۔ اقبال کے خیال میں انسانی زندگی بقاء کے لیے آرزو بہت ضروری ہے آرزو کے سہارے ہی انسان زندگی کے سفر کو آسانی سے طے کر لیتا ہے۔

ڈاکٹر محمد صدیقی.....

جواب ۲۔ ڈاکٹر محمد صدیق کی داخل نصاب تفسیر کا ایک بند چھ مصرعوں پر مشتمل ہے یعنی ایک بند میں تین اشعار میں ابتدائی دو اشعار تفسیر نگار کے ہیں اور تیسرا شعر سعدی شیرازی کا ہے جو اصطلاحاً تفسیر بند شعر ہے اس طرح ہر بند میں نہ صرف یہ کہ تفسیر بند شعر کے تعلق سے ہنرمندی کی وہ باتیں دکھائی گئی ہیں جو مضمون مواد اور اسلوب بیان سے رشتہ رکھتی ہیں بلکہ یہاں تفسیر بند شعر کی رعایت سے ایک خاص شعری سانچہ بھی سامنے آتا ہے اور قافیوں کے ترتیب بنانا ہے۔ اس قسم کی شاعری میں قافیہ کی ترتیب اور اس کے نظام کو ظاہر کرنے کے لیے ایک خاص طریقہ اپنا یا گیا ہے۔ فارسی کے مشہور شاعر شیخ سعدی شیرازی کی غزل پر اس تفسیر سے پروفیسر محمد صدیق اشرف کی تفسیر کے اندر قادر الکلامی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

جواب-۳ سعدی کی غزل گوئی:

سعدی شیرازی ایک بلند پایہ شاعر اور فارسی غزل کے امام تسلیم کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے ہر صنف میں شاعری کی ہے اور اسے امتیازات بخشے ہیں۔ قصیدے کو فقط مداحی اور بے جا خوشامد پسندی سے نجات دلائی۔ غزل میں قلبی واردات و جذبات بیان کیے ہیں۔ شیخ سعدی نے غزل کی شاعری میں عام طور پر عشق و محبت ہی کے مضامین پیش کیے ہیں اور اپنے ہی عاشقانہ جذبات کو قاری کے سامنے لاتے ہیں۔ غزل کے مقطع میں تخلص کی شمولیت سعدی شیرازی کی ہی دین ہے۔ ان کی غزلوں کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ سعدی کی اکثر غزلیں عاشقانہ ہیں۔ غزلیہ شاعری میں اسلوب کی نثری اہمیت ہوتی ہے۔ غزل کی لطیف زبان تغزل کہلاتی ہے اور سعدی کی غزلیات تغزل کا شاہکار ہے۔ سادگی و سلاست بلکہ سہل منتع کی شان غزلیات سعدی کا نمایاں وصف ہے وہ نہایت ہی آسان اور سادہ زبان میں غزلیں کہتے ہیں۔ نصاب میں شامل غزلیات سعدی اس کا روشن نمونہ ہیں۔

جواب-۴ حسن دہلوی کی غزل گوئی:

حسن دہلوی ایک غزل گو کی حیثیت سے فارسی شاعری میں معروف ہیں، طوطی ہند امیر خسرو و دہلوی حسن دہلوی کے معاصر تھے اور دوست تھے۔ حسن دہلوی کی شامل نصاب غزل اس صنف میں فنی خصوصیت کا آئینہ دار ہیں حسن دہلوی کو سعدی ہند کے نام سے جانا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی غزلوں میں سعدی شیرازی کی زیادہ سے زیادہ تقلید کی ہے۔ ان کی زبان شیریں بھی ہے اور سلیس بھی۔ اگرچہ وہ ایک صوفی شاعر ہیں لیکن ان کی غزلوں میں عاشقانہ رنگ پر جگہ نمایاں ہے۔ مضامین، عشق کی گرمی اور بلا کی جگر سوزی ان کی غزلوں کی اہم ترین خصوصیت ہیں حسن دہلوی کے طرز کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ وہ تنگ قافیے اور غیر معمولی ردیف کا استعمال کرتے ہیں۔ اسلوب کے لحاظ سے ان کی غزلوں کی سادگی و سلاست روشن ہے ان کی غزلوں میں جا بجا بعض مصرعے فوق نقاط کی مثالیں بھی پیش کرتے ہیں۔ شامل نصاب پوری غزل میں محاورے اگرچہ کم ہیں لیکن حسن تراکیب کی مثالیں اکثر اشعار میں موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ حسن دہلوی ایک کامیاب غزل گو شاعر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔

جواب-۵ مولانا روم:

مولانا روم کی فارسی شاعری کی تاریخ میں ایک صوفی شاعر کی حیثیت ہے۔ مولانا روم کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ کا پورا نام جلال الدین تھا۔ ایک طویل مدت تک روم کے علاقہ میں رہنے وکی وجہ سے فارسی شاعری میں رومی کے تخلص سے مشہور ہوئے۔ مولانا روم کے والد کا نام شیخ بہاء الدین تھا مولانا روم کی پیدائش بلخ میں 1207ء میں ہوئی۔ اپنے والد سے ابتدائی تعلیم حاصل کی علاء الدین خوارزم شاہ مولانا روم کے نانا تھے مولانا روم ابھی کسں ہی تھے کہ بعض حالات کی وجہ سے اپنے وطن بلخ کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور اپنے والد بہاء الدین کے ساتھ نیشا پور چلے گئے جہاں شیخ فرید الدین عطار سے ملاقات ہوئی ان سے بہت ساری دعائیں لینے کے بعد مکہ چلے گئے اور فریضہ حج ادا کیا۔ پھر مختلف

شہروں سے ہوتے ہوئے تونہ پینچے۔ وہیں مولانا روم کے والد شیخ بہاء الدین کا انتقال 1230 میں ہو گیا۔
 تونہ میں مولانا روم نے برہان الدین محقق ترمذی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کیا۔ پھر شام کے سفر سے واپس آ کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ قیام تونہ میں مشہور صوفی بزرگ شمس تبریز نے خانقاہ ہی بنا دیا۔ شمس تبریز جب تونہ چھوڑ کر چلے گئے تو ان کی جدائی مولانا روم کو بہت شاق گذری اور 1273ء میں تونہ میں ہی وفات پا گئے اور اپنے والد بہاء الدین کے پہلو میں مدفون ہو گئے۔

جواب ۶- سرمد کے رباعی کی تشریح:

سرمد کی شامل نصاب دوسری رباعی حکیمانہ رباعی ہے جس میں شاعر نے دل کی کیفیت کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ سرمد فرماتے ہیں کہ دل تو دیوانہ ہوتا ہے جو ہمیشہ اپنی خواہشات کی تکمیل میں مصروف رہتا ہے۔ لہذا انسان کے لیے اس مادی زندگی میں تقدیر پر راضی اور قانع ہونا بہت مشکل ہے۔ رفتہ رفتہ انسان کے عمر کی گاڑی ڈھلتی چلی جاتی ہے اور بڑھا پا آ جاتا ہے۔ لیکن انسان کی نفسانی خواہشات مرتے دم تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑی ہے اس رباعی میں تدبیر و تقدیر سے تضاد کی کیفیت نمایاں ہے یعنی سرمد نے اس رباعی میں جو کچھ کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمہیں اپنے نفس اور خواہشات پر قابو رکھنا چاہیے اور اس حقیقت کو سمجھ لینا چاہیے کہ خواہشات و تمنائوں کی کوئی حد نہیں ہے۔

Group-C

فارسی تنقید نگاری.....

جواب ۱- فارسی شعر و ادب کے اصطلاح میں کھڑے اور کھولے کو پرکھنا ادبی تنقید یا نقد ادب کہلاتا ہے۔ اس عمل کے لیے ادب شناسی لازمی عنصر ہے۔ ادبی اصطلاح میں لفظ تنقید کو دو معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک تو کسی پارے کی خوبی یا خرابی کو پڑھنا۔ دوسرا وسیع مفہوم یہ ہے کہ تنقید کے اصول و ضوابط متعین کرنا۔ فارسی ادب کے تنقیدی سرمائے کو نقد عجم کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایرانی ادبیات کے نمایاں طور پر دو ادوار ہیں یعنی اسلام سے قبل کا دور، دوسرا اسلام کے بعد کا دور۔ بالفاظ دیگر اسے ہم قدیم ایرانی دور اور جدید اسلامی دور کے نام سے بھی جانتے ہیں۔ قدیم ایرانی دور کے حوالے سے تنقید کی واضح شکل سامنے نہیں آتی ہے۔ بلکہ جزوی طور پر جا بجا کہیں کہیں تنقیدی آثار نظر آتے ہیں۔ ایران میں اسلام کی آمد کے بعد ادبی تنقید کے جس کتاب کو سب سے قدیم نمونہ کہا جاتا ہے۔ وہ شاہنامہ ابو منصور کی کا مقدمہ ہے۔

جواب ۲- فردوسی:

ابوالقاسم فردوسی چوتھی صدی ہجری کے وسط میں طوس میں پیدا ہوئے۔ فردوسی کے والد طوس کے زمین داروں میں تھے۔ اس لیے فردوسی کا بچپن اور جوانی بھی خوشحالی میں گذرا۔ اپنے وطن میں ہی فردوسی نے ابتدائی عربی و فارسی کا بچپن اور جوانی بھی خوشحالی میں گذرا۔ اپنے وطن میں ہی فردوسی نے ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ اسے بچپن سے ہی ایران کی قدیم تاریخ اور قدیم داستانوں سے خاصی دلچسپی تھی۔ اسی

دلچسپی نے اسے شاہنامہ لکھنے پر مجبور کر دیا۔ تیس سالوں تک سخت محنت کر کے شاہنامہ کو مکمل کیا۔ لیکن اسی زمانے میں طوس میں سخت قحط پڑا اور فردوسی قلاش ہو گیا۔ اس نے غزنی جا کر محمود غزنوی سے ملاقات کی۔ محمود نے اسے قبول کر لیا اور اشرفی دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن جب نوازش کا وقت آیا تو دسازشوں کے نتیجے میں اشرفی درہم میں بدل گیا۔ فردوسی مایوس ہو کر طوس واپس چلا گیا۔ محمود غزنوی فردوسی کی اہمیت نہیں سمجھ سکا۔ فردوسی اسی مایوسی کے عالم میں طوس میں وفات پا گیا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد محمود غزنوی کو فردوسی کی یاد آئی اور وہ بہت شرمندہ ہوا انعام و اکرام لے کر طوس بھیجا لیکن اس وقت فردوسی کا جنازہ نکل رہا تھا۔

جواب-۳ امام غزالی کی شخصیت:

امام غزالی کی شخصیت فلسفہ اسلامی کے ماہر ہونے کی حیثیت سے بے نظیر اور لاثانی ہے۔ انہوں نے اپنے اعلیٰ افکار و خیالات کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ اسلامی فلسفہ کو متاثر کیا بلکہ اسلامی فلسفہ کو اپنے تعبیر و تشریح کے ذریعہ دنیا کو جدید شکل میں پیش کیا اور اسلامی فلسفہ کو نہایت مضبوطی کے ساتھ رکھا ہے۔ بلکہ مذاہب کے مقابلے میں متعارف کرایا اس ضمن میں عربی و فارسی دونوں زبانوں میں کئی کتابیں تصنیف کیں جو اسلامی فلسفہ کے تعلق سے حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسلامی دانشور ہونے کی وجہ سے عربی فارسی و انگریزی زبانوں کے علاوہ کئی یورپی زبانوں کے ماہر تھے۔ دینی مسائل علم کلام اور فلسفیانہ افکار پر مشتمل ان کی کئی تصانیف یادگار ہیں جن میں ایک عربی کتاب ”احیاء العلوم“ ہے جس کا موضوع اسلامی فقہ تصوف اور فلاح دارین ہے اس کتاب کا طرز فکر اور طرز تحریر صوفیانہ ہے۔ عالم عرب میں اس کتاب کی بڑی پذیرائی ہوئی۔ پھر امام غزالی نے احیاء العلوم کا خلاصہ فارسی زبان میں لکھا اس کا نام کیمیائے سعادت رکھا۔

جواب-۴ دیباچہ نگاری:

دیباچہ کا لغوی معنی کتاب کی تمہید، مقدمہ، کتاب، چہرہ اور افسانہ ہوتا ہے۔ یہی وہ باتیں ہیں جو مجموعی اعتبار سے دیباچہ کو کتاب کے خطبہ سے قریب لاتی ہیں اس کے باوجود اگر غور کریں تو اندازہ ہوگا کہ مذکورہ باتوں سے الگ بھی کچھ باتیں ایسی ہیں اور بہت ساری خوبیاں ہیں جو دیباچہ کی حیثیت سے زیر نصاب تحریر کو اہم بناتی ہیں۔ یہاں جو باتیں نہیں وہ اس لیے نہیں ہے کہ نئے زمانہ میں دیباچہ نویسی کے طرز تحریر میں مختلف وجوہات سے کئی تبدیلیاں آچکی ہیں۔ علمی و فنی کتابوں کے دیباچہ کا قدیم گہرا مذہبی رنگ ہلکا ہو چکا ہے اور جدید دور میں ادب کے مخاطب چونکہ درباری خواص اور شاہان وقت نہیں اس لیے بہت ساری باتوں کی ضرورت خود بخود ختم ہو گئی ہے۔ دیباچہ کو جدید دور میں پیش لفظ اور آغاز سخن بھی کہتے ہیں۔

جواب-۵ گلستان سعدی.....

گلستان“ شیخ سعدی شیرازی کی ایک لازوال تصنیف ہے جو اخلاقیات کے موضوع پر ایک ایسی کتاب ہے جس کو عالمی ادبیات میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ گلستان کے مصنف شیخ سعدی شیرازی اپنے زمانے کے بہت بڑے معلم اخلاق گذرے ہیں اور گلستان ایک بہت ہی اہم اور مقبول عام اخلاقی کتاب ہے۔ گلستان اسی معاملے میں اپنی انفرادیت رکھتی ہے کہ یہ اپنے نوعیت کی پہلی کتاب ہے جو نظم آمیزش میں ہے عام طور سے کتابیں یا تو نثر میں ہوتی ہیں یا نظم میں ہوتی ہیں۔ شیخ سعدی شیرازی ایک صاحب طرز نثر نگار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عالمی شہرت یافتہ شاعر بھی تھے۔ ان کی کتاب گلستان ایک ایسی نثری کتاب ہے جس میں چھوٹی چھوٹی سبق آموز حکایات کے ساتھ ساتھ جا بجا اشعار بھی ملتے ہیں۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حکایتیں بھی ہیں۔ نصیحتیں بھی ہیں اور اخلاقیات کے درس بھی ہیں۔ اس کتاب میں جو اشعار آئے ہیں وہ خود سعدی شیرازی کے ہیں۔ گلستان کے مقدمہ میں مصنف نے اس تصنیف کی وجہ بھی بتائی ہے اور وضاحت کیا ہے کہ سعدی نے اس کتاب کو چھ ماہ میں مکمل کیا۔

گلستان ہمیشہ اور ہر زمانے میں اہل علم کی توجہ کا مرکز رہی ہے اور اسے ایک عمدہ درسی کتاب سمجھا جاتا ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں گلستان کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

جواب-۶ صادق چوبک:

صادق چوبک کے شامل نصاب ”تنگی“ کا مرکزی کردار بھی بیچی ہے۔ اس کا عمر گیارہ سال تھی اور پوری کہانی اسی کردار کے ارد گرد گھومتی ہے۔ اس کردار کے تراش خراش اور پیش کش میں افسانہ نگار صادق چوبک نے اپنی فنی چابک دستی کا مظاہرہ کیا ہے۔ تنگی اگر چہ بھوک، افلاس اور غربت میں گھرا ہوا ہے لیکن اس کے اندر غیر مندی کے جذبات موجود ہیں۔ اس کہانی میں اخبار کے ایسے خریدار سے بھی ہماری ملاقات ہوتی ہے جو بیچی کو کچھ ریز گاری بخشش میں دیتا ہے۔ یہ دراصل کردار کے حوالے سے اس بات کا اشارہ ہے کہ یہ دنیا نرم دل اور غریب پرور انسانوں سے خالی نہیں ہے۔ کہانی تنگی میں جس طرح بخشش کے چند ہا کر ایک گیارہ سالہ ہا کر اخبار کا نام بھول جاتا ہے اور جس طرح سڑک پر فوجی مشن کا منظر دیکھ کر اس کے ذہن میں دیزی کا وہ منظر ابھرتا ہے جس کا رشتہ مٹی کی چھوٹی ہانڈی سے ہے۔ اخبار کا نام بھول جانا تنگی نام کے گیارہ سالہ ہا کر کے لیے صرف یادداشت کی کمزوری کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تنگی اگر چاہتا تو کسی راہ گیر سے اپنے اخبار کا نام پوچھ سکتا تھا لیکن ہا کر کے لیے خود اپنے اپنے ہی اخبار کا نام پوچھنا شرمندگی کی بات تھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ افسانے کا مرکزی کردار تنگی ناخواندہ اور مفلس سہی مگر وہ حساس اور غیرت مند ضرور ہے۔

Group-D

جواب- قواعد

واحد	جمع	واحد	جمع
حرف	حروف	شاعر	شعراء
پرنده	پرندگان	گياه	گياهان
اسب	اسبان	ستاره	ستارگان
فاضل	فضلاء	دانش مند	دانش مندان
ماکيان	ماکيانها	مردم	مردمان

جواب-۲

مصادر	مضارع	مصادر	مضارع
دويدن	دود	آراميدن	آرامد
گفتن	گويد	کردن	کند
شنيدن	شنود	ديدن	بيند
خواستن	خواهد	نوشتن	نويسد
داشتن	دارد		

جواب-۳

الفاظ	اضداد	الفاظ	اضداد
سفيد	سياه	شمال	جنوب
عروج	زوال	فربه	لاغر
زن	شوهر	پسر	دختر
کوتاه	طويل	ارزان	گران
دوست	دشمن	بالا	زيرين
جزا	سزا		

جواب-۴ آمدن مصدر سے فعل ماضی بعید کی گردان

آمدہ بود	وہ آیا تھا
آمدہ و بودند	وہ سب آئے تھے۔
آمدہ بودی	تو آیا تھا
آمدہ بودید	تم لوگ آئے تھے
آمدہ بودم	میں آیا تھا
آمدہ بودیم	ہم سب آئے تھے

جواب-۵ خوردن مصدر سے فعل مستقبل کی گردان

خواہد خورد	وہ کھائیگا
خواہند خورد	وہ سب کھائیں گے
خواہی خورد	تو کھائیگا
خواہید خورد	تم سب کھاؤ گے
خواہم خورد	میں کھاؤں گا
خواہیم خورد	ہم سب کھائیں گے۔

جواب-۶ ضمیر اسم معرفہ کی ایک قسم ہے جو لفظ اسم کے بدلے میں آئے اسے ضمیر کہتے ہیں جیسے او (و) من (میں) وغیرہ

ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ضمیر متصل (۲) ضمیر منفصل

(۱) جو ضمیر اپنے اسم کے ساتھ آئے اسے ضمیر متصل کہتے ہیں جیسے کتابش (اس کی کتاب)

(۲) جو ضمیر اپنے اسم سے الگ ہو اس کو ضمیر منفصل کہتے ہیں۔ جیسے کتاب او (اس کی کتاب)

مضامین

جواب-۷ (i) فصل زمستان:

فصل زمستان را، ہم موسم سرما می گویند۔ زمستان ضد تابستان است۔ این موسم یکی از موسم های ہند است۔ این موسم از ماہ نومبر تا فوریمی باشد در موسم زمستان آفتاب از ما دور می شود۔ دوران این موسم باد سرد می وزد۔ در وادی کوہستان ریزہ های برف می بارد۔ باد برفانی ما را سرد می کند۔

مالباس صوف و پشمینی در برمی کنیم۔ این موسم برای غرباء باعث غم و رنج است و برای ثروت مندان آرام ده و مسرت نیز است۔ امراء در این موسم لباس پشمینی پوشند و غذای خوب میں خوردند مثل حلوه با و بیضه یا دمر به جات حریر و میوه خشک می خورد و طاقت جسمانی را توانائی می دهند۔

(ii) تاج محل:

تاج کی عجائب جهان است۔ تاج محل عمارت تاریخی است و در آگرہ بر کنار رود جمنا واقع است۔ تاج محل در اصل مقبرہ ممتاز محل است۔ نام اصل ممتاز محل ارجمند بانو بیگم بود و دختر آصف خان بود۔ بعد از اس ملکہ شہنشاہ شاہ جہاں گشت۔ شاہ جہاں اورا بہ خطاب ”ممتاز محل“ نوازش کرد۔ بادشاہ شاہ جہاں از ممتاز محل غایت محبت می کرد۔ تاج محل کی انہفت عجائبات عالم است و زیبا ترین ساختمانی ہے جہاں است۔ بادشاہ شاہ جہاں کی از شاہان خاندان مغلیہ بود۔ آں بادشاہ تاج محل را بیا دملکہ ممتاز محل تعمیر کرد۔ تاج محل از سنگ مرمر تعمیر شدہ است۔ تاج محل بر کنار رود جمنا نظارہ حسین در شب چہارہ پیش می کند۔ سیاحان از اطراف عالم بدیدن تاج محل می آیند و مردمان از ہمہ کشور ہای عالم بقصد زیارت می آیند۔ این عمارت وراثت تاریخی ہندوستان است۔

(iii) عدل:

معنی عدل انصاف است۔ عدل لفظ عربی است و یکی از صفات خداوندی است و نیز این صفت آفاقی است و این در حیات انسانی کی از صفات عالیہ است و ہر کسی عدل می کند اورا عادل میں گویند۔ در تاریخ ایران شاہ۔ نوشیروان عادل مشہور شدہ بود۔ ہمیں طور در تاریخ اسلام عدل فاروقی مشہور است۔ در ہندوستان در میان شاہان مغلیہ عدل جہانگیری مشہور است۔ ہر کہ در دنیا از صفت عدالت بہرہ مند باشد، آں بہ نزد خدای تعالیٰ خوش نصیب است۔ بادشاہی کہ در ملک رای بہ انصاف ایست آن در آفاق بہرہ ور باشد۔ در روز قیامت شاہ عادل در سایہ عرش می باشد۔ راہ عدل اختیار کردن بر ہمہ مردمان لازم است۔ عادل بدنیاد آخرت ہر دو جہاں سرخ روی ماند۔

Group-E

جواب-۱ فارسی اشعار کا اردو میں ترجمہ:

اگر تم لالچ اور خواہشات نفسانی کے پیچھے جاؤ گے۔ میری طرف سے تیرے لیے خیر ہے کہ تم مایوس ہی لوٹو گے۔ غور کرو کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے تم جان لو کہ تم کیا کرتے ہو اور کہاں جاؤ گے؟
دل کا دیوانہ تقدیر پر راضی نہیں ہو اور فکر و تدبیر کے خیال سے فارغ نہیں ہو۔ جوانی کے دن تو چلے گئے اب صرف ہوس ہی باقی ہے۔ ہم تو بوڑھے ہو گئے لیکن ہمارے خواہشات بوڑھے نہیں ہوئے۔



MODEL Questions with answers**For Intermediat Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT) Set-VIII

Fullmarks: 100

سوالات**Group-A**

(Marks25)

10x2-1/2=25

- ہدایت: تمام گروپوں کے سوالوں کا جواب دیجئے۔
درج ذیل سوالات میں سے کسی دس کا جواب دیجئے۔
- سوال ۱- غزل کے آخری شعر کو کیا کہتے ہیں؟
(i) مطلع (ii) مقطع
- سوال ۲- ”خلیل“ کس مشہور پیغمبر کا لقب ہے؟
(i) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ii) حضرت اسمعیل علیہ السلام (iii) حضرت موسیٰ علیہ السلام (iv) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- سوال ۳- نظم ”لالہ وژالہ“ کے شاعر کون ہیں؟
(i) شہر یار (ii) پروین تولی
- سوال ۴- نظم ”لالہ وژالہ“ کا موضوع کیا ہے؟
(i) تصوف (ii) اخلاقیات
- سوال ۵- ”دبستان کس لفظ کا مخفف ہے؟
(i) ادبستان (ii) داستان
- سوال ۷- قابوس نامہ کس کی تالیف ہے؟
(i) حسین واعظ کاشفی (ii) عنصر المعالی کی کاؤس (iii) نظام الملک طوسی (iv) سعدی شیرازی
- سوال ۸- مولانا جامی کی ایک کتاب کا نام بتائیے۔
(i) گلستان (ii) بہارستان (iii) کتابستان (iv) تاجکستان
- سوال ۹- آپ کے نصاب میں شامل افسانہ ”سکھی“ کا مصنف کون ہے۔

(د) ان میں سے کوئی نہیں۔	(ج) صادق چوبک	(ب) خان آرزو	(الف) نائل خانلری	سوال-۱۰
			شہریار کا اصل نام کیا ہے؟	
(iv) سید حسین	(iii) سید حسین	(ii) سید محمد حسین	(i) سید حسن	
			شہریار کہاں پیدا ہوئے؟	سوال-۱۱
(iv) نیشاپور	(iii) شیراز	(ii) اصفہان	(i) تہریز	
			حجازی کب پیدا ہوئے؟	سوال-۱۲
(د) 1894ء	(ج) 1900ء	(ب) 1899ء	(الف) 1898ء	

Group-B

(Marks-20)

4x5=20

درج ذیل سوالات میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔

- سوال-۱ عمر خیام کی شخصیت سے اپنی واقفیت ظاہر کیجئے۔
- سوال-۲ گلستان کے حوالے سے سعدی کی نثر نگاری کا جائزہ لیجئے۔
- سوال-۳ نظم لالہ وژالہ کا مرکزی خیال پیش کیجئے۔
- سوال-۴ حجازی کی افسانوی خصوصیات بیان کیجئے۔
- سوال-۵ صوفیاء کے مکتوبات کا مختصر جائزہ لیجئے۔
- سوال-۶ مخدوم جہاں نے اپنے مکتوبات میں اپنی باتیں کس انداز میں کہیں ہیں۔
- سوال-۷ قابوس نامہ کے مضامین اور ادبی خوبیوں سے اپنی واقفیت ظاہر کیجئے۔

Group-C

(Marks-20)

4x5=20

درج ذیل سوالات میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔

- سوال-۱ آزاد اصفہانی کے حالات زندگی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔
- سوال-۲ سرور کی رباعی گوئی پر روشنی ڈالیے۔
- سوال-۳ خواجہ عبداللہ انصاری کی شامل نصاب رباعی میں سے ایک رباعی کو لکھئے۔
- سوال-۴ شاہنامہ فردوسی کی خوبیوں پر روشنی ڈالیے۔

- سوال: ۵۔ زرتین کوب کے حالات زندگی اور کارناموں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔
سوال: ۶۔ شہر یار کی غزل گوئی کی خوبیاں بیان کیجئے۔

Group-D

(Marks-25)

5x5=25

- درج ذیل سوالات میں سے کسی پانچ کے جواب دیجئے۔
سوال: ۱۔ درج ذیل مصادر میں سے کسی پانچ کا مضارع لکھئے۔
ساختن شناختن پیبودن نوشتن یافتن خاستن گفتن دانستن
سوال: ۲۔ دادن مصدر سے فعل ماضی نا تمام کی گردان لکھیے۔
سوال: ۳۔ دیدن مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان کیجئے۔
سوال: ۴۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کا جمع بنائیے۔
پسر زن شعر جاہل حافظ علم روح جسم
سوال: ۵۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ کی ضد بنائیے۔
ازل مہد کفر لاغر فراز دانا خلف قدیم
سوال: ۶۔ کلمہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی قسموں کو بیان کیجئے۔
سوال: ۷۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مختصر مضمون لکھیے۔
(i) کتب خانہ (ii) عید الفطر (iii) سعدی شیرازی

Group-E

(Marks-10)

- سوال: ۱۔ درج ذیل اشعار میں سے کسی ایک کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔
(الف)
خدا را جلوه با باشد نہانی
بلنظ اندر نگجد این معانی
جہان زندان آزاده است لیکن
مکافاتش بہشت جاودانی
(ب)
یار بامابی وفائی می کند
بی گنہ از ماجدائی می کند
کشتی عمرم شکستہ است از غمش
از من مسکین جدائی می کند

جوابات۔ سیٹ۔ ۸

Group-A

- (۱) (ii) مقطع (۲) (i) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۳) (iii) آزاد اصفہانی
 (۲) (ii) اخلاقیات (۵) (i) ادبستان (۶) (ii) شاہ جہاں
 (۷) (ii) عنصر المعالی کیاؤس (۸) (ii) بہارستان (۹) (ii) صادق چوبک
 (۱۰) (ii) سید محمد حسین (ii) (i) تمبیز (۱۲) (ب) 1899ء

Group-B

جواب۔ ۱۔ عمر خیام:

جب ہم فارسی شعر و ادب میں رباعی کی بات کرتے ہیں تو لازمی طور پر سب سے پہلے عمر خیام کا نام ذہن کے پردے پر آتا ہے۔ عمر خیام کا پورا نام حکیم ابوالفتح عمر بن ابراہیم نیشاپوری تھا۔ خیام تخلص کرتے تھے فارسی شعر ادب میں عمر خیام کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کی پیدائش 1048ء میں نیشاپور میں ہوئی۔ انہوں نے پانچویں صدیق ہجری کے اواخر اور چھٹی صدی ہجری کے اوائل کا زمانہ پایا۔ کہا جاتا ہے کہ سلجوقی حکمرانوں کے وزیر اعظم نظام الملک طوسی، باطنیہ فرقہ کا بانی حسن بن صباح اور عمر خیام نیشاپوری بچپن میں تینوں ہم سبق تھے۔ تینوں کے آپس میں طے کیا تھا کہ ہم میں سے جو کوئی اعلیٰ عہدے پر پہنچے گا تو وہ اپنے ساتھیوں کو بلند مرتبہ عطا کرے گا خوش قسمتی سے نظام الملک طوسی وزارت عظمیٰ کے عہدے پر پہنچا اور حسب وعدہ دونوں ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور عمر خیام کو نیشاپور کی بڑی جاگیر عطا کی۔ خیام اگرچہ معمولی جاگیر دار تھا مگر علم و فضل کی وجہ سے محترم اور ممتاز تھا۔ سلاطین وقت اسے اپنی صحبت میں بٹھانے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ فقہ اور حدیث میں اسے اپنے وقت کا امام سمجھا جاتا تھا۔

جواب۔ ۲۔ سعدی شیرازی کی فارسی نثر اپنے معاصرین میں امتیازی خصوصیات کی حامل ہے ان کی شہرہ آفاق تصنیف گلستاں، ان کے نثر کی عمدہ شاہکار ہے۔ گلستاں کی زبان رواں اور شیریں ہے۔ گلستاں ایرانی ادبیات کا بہترین نمونہ ہے اس شاہکار و تصنیف میں سعدی صنفِ سخن کی خوب داد دی ہے۔ انہوں نے الفاظ کے حسین انتخاب حسین وزن اور تناسب کو فارسی میں مہارت کے ساتھ وار کیا ہے۔ اس طرح انہوں نے اپنے ماقبل ادباء و شعراء مثلاً عطار جیسے لوگوں کو مات دے دیا ہے۔ گلستاں دراصل پند و نصیحت اور تہذیب و اخلاق پر لکھی گئی ایک عمدہ تصنیف ہے اس کی تمام حکایتوں کا مقصد ادب، ترتیب اور تہذیب نفس ہے۔ کمال یہ ہے کہ طول طویل استدلال کی جگہ تمثیل کے ذریعہ بڑی سادہ اور رواں زبان میں زندگی کے حقائق کو بیان کر دیا ہے۔

جواب-۳ شامل نصاب افسانہ لالہ وژالہ، ایک تمثیلی نظم ہے اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ یہ پھول اور شبنم کی کہانی ہے۔ جب صبح کو باغ میں ایک پھول پر شبنم کا قطرہ پڑا تو پھول کو یہ دیکھ کر غصہ آیا اس نے شبنم سے سوال کیا کہ تو کون ہے اور ہمارے گھر پر قبضہ کیوں کر لیا ہے۔ پھول کے ڈانٹ کو سن کر شبنم نے بھی چیختے ہوئے کہا کہ خاموش رہو میں تمہاری طرح زمین کا دل جلا نہیں ہوں میں آسمان کا موتی ہوں مجھ سے ہی گل و سنبل کی زینت ہے، میں آسمان کی بلندی سے آیا ہوں۔ اس لیے پھولوں کا سرتاج بننا مجھے زیب ہے۔ اس پر پھول نے بھی سخت جواب دیا میں پستی سے بلندی کی طرف آیا ہوں تو مجھے اترا نازیب دیتا ہے۔ چمن کی زینت اور دامن کی صفائی مجھ سے ہے۔ پھول کے اس جواب سے شبنم شرمندہ ہو گیا اسی دوران آسمان سے سورج کی کرنیں زمین پر اترنے لگیں اور شبنم کا یہ قطرہ آسمان کی طرف اڑ گیا۔ چنانچہ نظم کے آخری شعر میں شاعر نے نصیحت کی ہے کہ غرور مت کرو، ورنہ تمہیں بھی شبنم کی طرح شرمندہ ہونا پڑے گا۔

جواب-۴ حجاز کی افسانوی خصوصیات:

ایران کے جدید فارسی افسانہ نگاروں میں حجازی کی شخصیت نمایاں ہے ان کے افسانوں کا ایک خاص وصف یہ ہے وہ متوسط طبقہ کے کرداروں کو بڑی مہارت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مغربی ادبیات کے رجحانات سے متاثر ہونے کے باوجود حجازی نے افسانے کے قدیم روایتوں کو یکسر نظر انداز کرنا بھی گوارا نہیں کیا یعنی حجازی اپنے افسانوں میں جدید اصولوں پر عمل کرتے ہوئے افسانہ کے قدیم اصولوں سے انحراف بھی نہیں کیا۔ حجازی بنیادی طور پر نفسیاتی افسانہ نگار ہیں ان کا بنیادی مقصد ماحول، معاشرہ اور انسانیت کی اصلاح کرنا ان کی کہانیوں کا بنیادی مقصد ہے ان کے افسانوں کی زبان سادہ، سہل، رواں اور روزمرہ کے حسن سے آراستہ ہے۔

جواب-۵ صوفیاء کے مکتوبات.....

فارسی کے نثری ادب میں مکاتب کا بڑا سرمایہ ایسا بھی ہے جو صوفیائے کرام کے قلم کا عطیہ ہے صوفیائے کرام نے یہ مکاتب اپنے مریدین کے اصلاح نفس اور تزکیہ باطن کے لیے لکھتے تھے۔ ایک طرف حضرت امیر خسرو کی کتاب، اعجاز خسروی، یوں اہمیت رکھتی ہے کہ فارسی مکتوب نگاری میں ان کے طرز یعنی طویل القاب و آداب کی پیروی ہوتی رہی تو دوسری طرف حضرت مخدوم جہاں کے خطوط اپنی علمی و ادبی اہمیت ہے۔ ان کے علاوہ فارسی میں حضرت بوعلی شاہ قلند، حضرت اشرف جہانگیر سمنانی اور حضرت شیخ سرہندی کے مکتوبات بھی صوفیانہ ادب کے بے مثل لعل و جواہر ہیں۔ حالانکہ صوفیاء نے یہ خطوط مذہبی تبلیغ کے لیے لکھا تھا اس سے فارسی نثر کا ارتقاء ان کی کوئی ارادی کوشش نہیں تھی بلکہ صوفیاء کے اس تبلیغی کوشش کے طفیل میں غیر ارادی طور پر فارسی کے نثری ادب میں ایک بڑا سرمایہ ہو گیا ہے۔ یہ بھی ان بزرگان دین کی ایک کرامت ہی تھی۔

جواب-۶ قابوس نامہ کے مضامین:

فارسی ادب کی نثری تاریخ میں کئی کتابیں ایسی ہیں جو فارسی نثر میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان میں سے ایک امیر عنصر المعالی کی

تصنیف قابوس نامہ بھی ہے۔ قابوس نامہ اخلاقیات اور اصول حکمرانی کے موضوع پر ایک جامع کتاب ہے۔ یہ ایک ایسے بادشاہ کے قلم کی یادگار ہے جو ایک اسلامی دانش ور صاحب طرز ادیب ایک لائق حکمران کے علاوہ ایک مشفق باپ بھی ہیں۔ اس کی شدید خواہش تھی کہ اس کا بیٹا گیلان شاہ بھی اسی کی طرح اس کے علوم کا وارث بن جائے۔ کتاب قابوس نامہ بھی اس نے اپنے بیٹے گیلان شاہ کے لیے لکھا تھا جو اس کا اکلوتا بیٹا تھا اور حکمرانی و تجارت کے آداب و طریقہ سے اچھی طرح واقف ہو جائے۔ یہ کتاب چوالیس ابواب پر مشتمل ہے اور 475ھ میں لکھی گئی ہے۔ جہاں تک قابوس نامہ کی ادبی خوبیوں کی بات ہے تو زبان و بیان کے اعتبار سے قابوس نامہ بہت ہی رواں، سلیس اور سادہ ہے اور اسلوب نگارش کے لحاظ سے بھی یہ کتاب انشاء پر دازی کا بہترین نمونہ ہے۔

Group-C

جواب ۱- آزاد اصفہانی کا پورا نام سید نور علی بخش تھا اور آزاد تخلص کرتے تھے۔ آپ کی پیدائش اصفہان میں 1247ھ شمسی میں ہوئی۔ اسی نسبت سے فارسی شاعری کی دنیا میں آزاد اصفہانی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آزاد کا تعلق سادات خاندان سے تھا۔ آپ کے والد کا نام محمد لقی تھا۔ آزاد اصفہانی نے علوم متداولہ حاصل کرنے کے بعد فرانسیسی زبان بھی سیکھی اور اپنے وطن اصفہان کی ادبی انجمن کے معزز ارکان میں شامل ہو گئے۔ زبانوں کے علوم حاصل کرنے میں آزاد کو بڑی دلچسپی تھی ساتھ ہی ادبی و شعری سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے تھے آزاد کی ان ادبی سرگرمیوں نے انہیں بہت جلد بلند درجہ پر پہنچا دیا۔ تقریباً ۵۵ سال کی عمر ۱۲۳۵ھ شمسی میں آزاد اصفہانی اصفہان سے تہران چلے آئے اور بہت جلد وہاں کے ادبی منظر نامے پر چھا گئے۔ تہران میں ان کی صلاحیتوں کے جوہر کھلتے چلے گئے۔

جواب ۲- فارسی شاعری کے رباعی گوشعراء میں سرمد کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے بلکہ صوفیانہ رباعی گوشعراء میں سرمد شہید خاص شہرت اور مرتبہ کے حامل ہیں۔ سرمد کی رباعی ناصحانہ رباعیاں بالترتیب ”ت“، ”ذاورنون“ کی ردیف میں ہے۔ جس میں ان کی پہلی وہ نہیں جو صرف حسن اور دلربائی رکھتا ہو۔ بلکہ دوستی کے لائق حقیقت میں وہ ہے جو وقت پر تمہارے کام آئے لہذا تم ایسا دوست بناؤں جو وقت پر تمہاری مدد کرے اور جب تم اس سے کچھ مانگو تو وہ تمہیں دے سکے۔ مطلب یہی ہے کہ صرف خوبصورتی اور ظاہری ادا کو محبت کا معیار نہیں بنانا چاہیے بلکہ باطنی حسن اور کردار کو بھی دیکھنا چاہیے۔ مختصر یہ کہ سرمد شہید کی رباعیاں ایک منفرد خصوصیات کی حامل ہیں۔

جواب ۳- در عشق تو گہ پست و گہی مست شوم
و زیاد تو گہ نیست گہی ہست شوم
در پستی و مستی ارگیری دستم
یکبارگی ای نگار از دست شوم

جواب-۴ شاہنامہ فردوسی فارسی شاعری کی لازوال تصنیف ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فارسی شاعر میں تین پیغمبر ہوئے ہیں۔ فردوسی، انوری اور سعدی شیرازی ہیں۔ فارسی مثنوی میں فردوسی کی حیثیت بھی پیغمبر کی ہے جس کا مظاہرہ اس کے شاہنامہ میں کیا ہے۔ یہ سامانی اور غزنوی دور کی یادگار ہیں شاہنامہ ایک ایسی منظور اور ضخیم کتاب ہے جو دراصل بہت ہی عظیم اور بہت ہی بیش قیمت شعری سرمایہ ہے۔ شاہنامہ کی حیثیت فارسی زبان کی عظمت و ارزش کے لیے ایک اہم سند اور دستاویز کی ہے اور قدیم ایرانی تہذیب و تمدن کی رونق اور اس کے دبدبے کا ایک روشن گواہ بھی ہے۔ شاہنامہ لغت کا ایک خزانہ بھی ہے اور فارسی زبان کی فصاحت کا گنجینہ بھی ہے۔ اس کتاب میں ایرانیوں کے تاریخ کارنامے اور ان کی ملی داستانیں بہترین انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ پاکیزہ اخلاقی تعلیمات اور گہرے وطنی احساسات اس میں ہر جگہ نمایاں ہیں۔ اس کتاب کا اسلوب سادہ بھی ہے اور رواں و روشن بھی ہے۔

جواب-۵ زرین کوب کا اصل نام عبدالحسین تھا وہ 1301ھ میں ایران کے بروجرد میں پیدا ہوئے۔ مقامی درسگاہوں میں ابتدائی تعلیم حاصل کیا پھر اعلیٰ کے حصول کے لیے دانشگاه تہران میں داخلہ لیا۔ اور اس یونیورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد وہیں سے فارسی ادبیات میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی پھر درس و تدریس کی خدمات میں مشغول ہو گئے۔

زرین کوب نے تدریس کے دوران بے شمار علمی، تحقیقی اور تنقیدی مقالات سپرد قلم کیے۔ علاوہ ازیں کئی اہم موضوعات پر انہوں نے کئی بیش بہا تصانیف بھی پیش کیے۔ ”یا کاروان حله“ فارسی کے مختلف قد آور شعراء کے احوال و آثار پر زرین کوب کے تنقیدی مقالات کا مجموعہ ہے اس کا اردو ترجمہ از گلستان عجم کے نام سے پاکستان سے شائع ہوا ہے۔ زرین کوب، دانش و محقق اور ناقد کے علاوہ ایک مستند شاعر بھی تھے ان کے کلام ماعصر رسائل و جرائد میں بکھرے ہوئے ہیں۔ زرین کوب 1378ھ شمسی میں انتقال فرما گئے۔

جواب-۶ شہر یار فطری طور پر ایک شاعر تھے قرآن پاک اور دیوان حافظ کا مطالعہ ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ان کا دیوان غزل، قصیدہ، مثنوی، نظم اور ترجیع بند پر مشتمل ہے۔ لیکن ان کی اصل شہرت ان کی غزلوں سے ہوئی۔ انہوں نے غزل کی کلاسیکی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی غزلوں کو عصری حسیت اور نئے مضامین سے اس درجہ متصف کیا کہ حافظ ثانی کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ شہر یار کی شامل نصاب غزل بہت ساری ایسی باتیں یاد دلاتی ہیں۔ جنہیں ان کی غنائی یا غزلیہ شاعری کے اوصاف و خصائص میں شمار کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ شہر یار جدید فارسی شاعری کے فنکاروں میں شامل ہیں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کی غزلوں پر قدامت کا اثر چھایا ہوا ہے انہوں نے غزل کی دنیا میں سعدی اور حافظ کو اپنا نمونہ بنایا ہے۔ شہر یار کی شاعری خصوصاً ان کی غزلوں میں اگرچہ پرانے کلمات و تراکیب اور علامات و ارشادات سے ہی کام لیا گیا ہے لیکن یہ بات قابل لحاظ ہے کہ وہ اپنا مخصوص شعری نظریہ رکھتے ہیں اور ان کے یہاں رنگ قدامت کے باوجود جدید شعری لطافت ملتی ہے۔ ان کی غزلوں کا سوز انہیں مقبول بنانے میں بے حد معاون رہا ہے۔

Group-D

جواب-۱

مضارع	مصادر	مضارع	مصادر
شناسد	شناختن	سوزد	ساختن
نویسد	نوشتن	پیاید	پیودن
خیزد	خاستن	یابد	یافتن
دارد	داشتن	گوید	گفتن

جواب-۲ دادن مصدر سے فعل ماضی نا تمام کی گردان

وہ سب دیتے تھے	می دادند	وہ دیتا تھا	می داد
تم سب دیتے تھے	می دادید	تو دیتا تھا	می دادی
ہم سب دیتے تھے	می دادیم	میں دیتا تھا	می دادم

جواب-۳ دیدن مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان

وہ سب دیکھے	دیدند	وہ دیکھا	دید
تم سب دیکھے	دیدید	تو نے دیکھا	دیدی
ہم سب دیکھے	دیدیم	میں نے دیکھا	دیدم

جواب-۴

جمع	واحد	جمع	واحد
زنان	زن	پسران	پسر
جہلاء	جائل	اشعار	شعر
علوم	علم	حفاظ	حافظ
اجسام	جسم	ارواح	روح

جواب-۵ اضداد الفاظ

اضداد	الفاظ	اضداد	الفاظ
لحد	مہد	ابد	ازل

کفر	ایمان	لاغر	فربه
فراز	نشیب	دانا	نادان
خلف	سلف	قدیم	جدید

جواب-۶ کلمہ: لفظ موضوع یا با معنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(i) اسم:- کسی بھی آدمی، جگہ یا چیزوں کے نام کو اسم کہتے ہیں جیسے قلم، پٹنہ وغیرہ

(ii) فعل:- جس لفظ سے کسی کام کا کرنا ہونا کسی زمانے میں معلوم ہوا سے فعل کہتے ہیں جیسے وہ آم کھاتا ہے میں کھاتا ہوں فعل ہے۔

(iii) حرف:- وہ کلمہ ہے جس کا اپنا معنی تو ہو لیکن کسی اسم یا فعل کے بغیر اپنا مفہوم ظاہر نہ کر سکے جیسے از، تا، در وغیرہ

مضامین

جواب-۷ (i) کتب خانہ:

خانہ ای کہ کتابہائی گونا گوں ذخیرہ کردہ شدہ است آن را کتب خانہ می گوئیم در کتب خانہ ہر عام و خاص اجازت مطالعات دارند۔ کتب خانہ یکی از اہم ترین ذخیرہ وسیلہ حصول علم است۔ در کتب خانہ از علم و دانش بہرہ رومی شویم۔ مرد با سواد از کتب خانہ مستفید می شود و دریں مقام عزلت و تنہائی محسوس نمی کند۔ این روز ہا کتب خانہ خیلی اہمیت دارد۔ در ہمدہ دیرستان ہا، دانش کدہ یا ودانش گاہ کتب خانہ می باشد۔ دانش جویان و پڑوہشنگران بہ کتب خانہ می روند و کتابہارا مطالعہ کردہ تفکلی علم را دور می کنند۔ کتب خانہ مشرقی پتنا، کتابخانہ خدا بخش شہرت عالمی دارد۔ کتب خانہ خدا بخش وافر ذخیرہ مخطوطات عربی۔ فارسی وارد و دارد۔

(ii) عید الفطر:

یک شوال روز عید الفطر است۔ ای روز جشن مسرت است۔ معنی عید مکرر آمدن است چوں عید ہر سال بازمی آید۔ بہ ہمیں جہت آن را عید الفطر می گویند۔ اللہ تعالیٰ ما مسلمانان را در سال دو موقع جشن عنایت کردہ است۔ از ان یک عید الفطر است و دوم عید الاضحیٰ است۔ این جشن جشن مذہبی است و بسیار روز خوش بختی، نشاط و شادمانی است چرکہ ماہ رمضان تمام می شود ہر کس با اندازہ دخل برای این روز تہیہ می کنند۔ بہ روز عید ہر مردوزن مسلمان غسل می کند۔ لباسہای پاکیزہ و نو در بر می کنند۔ غذای شیرین می خوردند۔ محتاجان و فقراء را صدقہ فطر تقسیم می کنند۔ بسوی عید گاہ یا مسجد جامع بہ جمیعت می روند و دو رکعت واجب نماز عید را ادا می کنند۔ و با یک دیگر معانقت می کنند و با ہم دیگر مبارکبادی می دہند۔

(iii) سعدی شیرازی:

ہفت صد سال پیش دانش آموزی بہ نام شرف الدین در شیراز زندگی می کرد۔ شرف الدین بہ زودی پدر خود را از دست داد و بی سرپرست ماند۔ اما دست از تحصیل علم باز نہ داشت۔ او پس از فراغت درس و مطالعہ برای سیر و تفریح در گردش گاہ ہای اطراف شیراز میں پرداخت۔ شرف الدین طبیعت رادوست می داشت و زیبایی ہارامی پرستید۔ نسیم بامدادی، آواز بلبل و بودی از گل اور ا جان تازہ می بخشید و ہر وقتی کہ فرصت می یافت در وصف زیبایی ہا شعری سرود۔ سعدی پنجاہ سالہ بود کہ کتاب گلستان را نوشت۔ گلستان کتابی راست بہ نثر آئینختہ بہ نظم۔ بیشتر نوشتہ ہای سعدی۔ در گلستان سادہ و روان است۔ کتابی دیگر سعدی ”بوستان“ است کہ آن سراسر بہ نظم است۔ سعدی جز گلستان و بوستان آثار دیگر نیز دارد مجموعہ آثار سعدی را کلیات سعدی نیز می گویند۔

Group-E

جواب-۱ (الف) اردو ترجمہ:

خدا کے بہت سارے جلوے چھپے ہوئے ہیں اور اس معنی (مفہوم) کو الفاظ میں نہیں سما یا جاسکتا ہے۔ دنیا ایک آزاد قسم کا قید خانہ ہے لیکن اس کا بدلہ ہمیشہ رہنے والی جنت ہی ہے۔
 (ب) محبوب ہمارے ساتھ بے وفائی کرتا ہے اور بغیر کسی قصور کے ہم سے جدائی اختیار کرتا ہے میرے زندگی کی کشتی اس کے غم سے ٹوٹ گئی ہے مجھ جیسے مسکین سے محبوب جدائی اختیار کرتا ہے۔



MODEL Questions with answers**For Intermediat Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT) Set-IX

Fullmarks: 100

سوالات**Group-A**

(Marks-25)

10x2- 1/2

ہدایت: تمام گروپوں کے سوالوں کا جواب دیجئے۔

درج ذیل سوالات میں سے کسی دس کا جواب دیجئے۔

سوال: ۱۔ کیمائے سعادت کس کتاب کا ترجمہ ہے۔

(i) مرآة العلوم (ii) احیاء العلوم (iii) سراج العلوم (iv) ضیاء العلوم

سوال: ۲۔ سفینہ خوش گو کے مصنف کون ہیں۔

(i) خوش گو (ii) پرگو (iii) بدگو (iv) خوش خط

سوال: ۳۔ خوش گو کا پورا نام کیا تھا؟

(i) برندانین (ii) بندراین (iii) برج نارائن (iv) برندانگھ

سوال: ۴۔ غزل کے پہلے شعر کو کیا کہتے ہیں؟

(i) مطلع (ii) مقطع (iii) حسن مطلع (iv) حسن طلب

سوال: ۵۔ امیر خسرو کا وطن کہا تھا؟

(i) ایران (ii) ہند (iii) افغانستان (iv) سعودی عرب

سوال: ۶۔ تذکرہ مجمع الفہاس کے مصنف کون ہیں؟

(i) امیر خسرو (ii) حسن دہلوی (iii) آرزو (iv) ابوالفضل

سوال: ۷۔ مولانا روم کا پورا نام کیا تھا؟

(i) شہاب الدین (ii) جلال الدین (iii) کمال الدین (iv) ضیاء الدین

سوال: ۸۔ مولانا روم کہاں پیدا ہوئے؟

- سوال: ۹۔ (i) نیشاپور (ii) روم (iii) بلخ (iv) اصفہان
تضمین برغزل سعدی کے مصنف کون ہیں؟
- سوال: ۱۰۔ (i) سید حسن (ii) محمد صدیق (iii) امیر خسرو (iv) حسن دہلوی
نظم ”ارزش آرزو“ کے شاعر کون ہیں؟
- سوال: ۱۱۔ (i) غالب (ii) اقبال لاہوری (iii) خان آرزو (iv) فیضی فیاضی
امام غزالی کب پیدا ہوئے؟
- (i) ۱۰۵۸ھ (ii) ۱۰۵۷ھ (iii) ۱۰۵۹ھ (iv) ۱۰۶۰ھ
- سوال: ۱۲۔ آزاد اصفہانی کی کون سی نظم آپ کے نصاب میں شامل ہے۔؟
(i) گل دلالہ (ii) لالہ وژالہ (iii) ارزش آرزو (iv) اوج درد

Group-B

(Marks-20)

4x5=20

- درج ذیل سوالات میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔
- سوال-۱۔ امیر خسرو کی غزل گوئی کا جائزہ لیجئے۔
- سوال-۲۔ علامہ اقبال کی فارسی تصانیف پر روشنی ڈالیے۔
- سوال-۳۔ ڈاکٹر محمد صدیق کی تصانیف کا مختصر جائزہ لیجئے۔
- سوال-۴۔ قابوس نامہ کے مضامین اور ادبی خوبیوں پر روشنی ڈالیے۔
- سوال-۶۔ محمد حسین شہریار کی غزل گوئی کے اوصاف کو بیان کیجئے۔

Group-C

(Marks-20)

4x5=20

درج ذیل میں سے کسی چار کا جواب دیجئے۔

سوال-۱ امیر خسرو کی زندگی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

سوال-۲ حضرت مخدوم جہاں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

سوال-۳ حافظ کی شاعرانہ خصوصیات بیان کیجئے۔

سوال-۴ حضرت سرمد شہید کی سوانح پر مختصر نوٹ لکھئے۔

سوال-۵ مطلع غزل کا مفہوم اور اس کی ادبی خوبیاں بیان کیجئے۔

سوال-۶ حسن دہلوی کی غزل گوئی پر ایک جامع نوٹ لکھئے۔

Group-D

Marks:25

5x5=25

درج ذیل سوالات میں سے کسی پانچ کا جواب دیجئے۔

سوال-۱ درج ذیل میں سے کسی پانچ مصادر کا مضارع لکھئے۔

آمدن رفتن نوشتن داشتن دانستن رسیدن دادن زدن

سوال-۲ درج ذیل میں سے کسی پانچ کا حاصل مصدر لکھیے۔

آرامیدن آراستن جنیدن کشیدن سوختن دادن دانستن

سوال-۳ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد بتائیں۔

بقا زوال سفید برودت پس آغاز ارض باطل باطن

سوال-۴ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع بتائیں۔

روح وقت وصف علم شاعر عالم موت مرض رسم

سوال-۵ خوردن مصدر سے فعل ماضی ناتمام کی گردان لکھیے۔

- سوال-۶ داشتن مصدر سے فعل ماضی کی گردان لکھیے۔
سوال-۷ درج ذیل مضامین میں سے کسی ایک پر مختصر مضمون لکھیے۔

(i) عید قربان

(ii) فردوسی

(iii) فصل تابستان

Group-E

Marks-10

10

سوال-۱ درج ذیل اقتباس کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

سعدی از معروف ترین شاعران ایران جهان است۔ مشہور ترین آثار وی گلستان نسبت کہ آمیختہ بہ نظم و نثر و مشتمل برداستانہا، نصح و درس ہای کہ در ہشت بخش و یک بہ فلسفہ فراہم آورده است۔ در مقدمہ چنانکہ خواهد دید سعدی علت نوشتن گلستان را شرح می دهد و مدت نوشتن آن را شش ماہ ذکر می کند۔ تاریخ تالیف این کتاب سال ۶۵۶ھ است۔

یا

نصاب میں شامل نظم ”ارزش آرزو“ میں سے تین اشعار لکھیے اور سلیس اردو میں ترجمہ کیجئے۔

☆☆☆

جوابات۔ سیٹ۔ ۹

Group-A

(۱) (i) احیاء العلوم	(۲) (i) خوش گو	(۳) (ii) بندر ابن
(۳) (i) مطلع	(۵) (ii) ہند	(۶) (iii) خان آرزو
(۷) (ii) جلال الدین	(۸) (iii) بلخ	(۹) (ii) محمد صدیق
(۱۰) (ii) اقبال لاہوری	(۱۱) (i) ۱۰۵۸ھ	(۱۲) (ii) لالہ وژالہ

Group-B

جواب۔ ۱۔ امیر خسرو کی غزل گوئی:

خسرو کی غزل گوئی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے معاصر شعراء میں سب سے بہتر شاعر تھے اور وہ صنف غزل کے لیے بہترین راہیں کھول گئے جن راہوں کی تقلید بعد کے بڑے بڑے شعراء نے کیا۔ ان کی غزل میں سوز و گداز اس قدر ہے کہ بقول شبلی نعمانی آگ سے دھواں اٹھ رہا ہے۔

شامل نصاب غزل کے پس منظر میں اگر خسرو کی غزل گوئی کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خسرو کی یہ غزل صنعت سوال و جواب یعنی مکملہ کی صورت میں ہے اور یہ اس غزل کا خاص حسن ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سوال و جواب کے الفاظ ”گفتم اور گفتا“ کی وجہ سے ہر شعر میں تینیس زائد کی کیفیت پیدا ہوگی ہے اس طرح خسرو کی غزلوں میں احوال شخصی کا بیان پر گوئی اور واقعہ گوئی اور اس طرح کی دوسری فنی خوبیوں خسرو کے یہاں ملتی ہیں۔

جواب۔ ۲۔ اقبال کی فارسی تصانیف:

علامہ اقبال اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔ فارسی شاعری کی طرف وہ ۱۹۰۸ء میں متوجہ ہوئے۔ ان کی فارسی تصانیف میں ”اسرار خودی“ اور ”رموز بے خودی“ سے مثنوی میں چہ باید کرد“ تک کئی فارسی آثار ان کی یادگار میں شامل ہیں۔ اسرار خودی اور رموز بے خودی بالترتیب ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۷ء کی یادگار ہیں یہ دونوں کتابیں مثنوی معنوی کے طرز پر ہیں اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ ان میں فلسفہ خودی کا بیان ہے۔ پیام مشرق جرمن شاعر گوپٹے کے دیوان ”سلام مغرب“ کا جواب ہے۔ یہ ۱۹۲۳ء کی یادگار ہے۔ ”زبور عجم“ غزلوں کا مجموعہ ہے گلشن راز جدید پندرہ فلسفیانہ سوالات و جوابات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ جاوید نامہ پس چہ باید کردای اقوام مشرق ”مع مسافر“ بھی اقبال کی فارسی تصانیف میں شامل ہیں۔ اس طرح اقبال کی فارسی شاعری میں اردو سے زیادہ وسعت ہے۔

جواب-۳ محمد صدیق کی تصانیف:

پروفیسر محمد صدیق پٹنہ یونیورسٹی کے صدر شعبہ فارسی اور پٹنہ کالج کے پرنسپل تھے۔ انکا شمار فارسی کے بڑے دانشوروں میں شمار ہوتا۔ ان کی کئی فارسی تصانیف فارسی شعر و ادب میں قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد صدیق کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

تقیدی و تحقیقی مطالعہ، ہندوستان کا صنعتی ارتقا، تناظر از نفس جزئی بانفس کلی وغیرہ ہیں ایک شاعر کی حیثیت سے محمد صدیق نے غزل نظم تضمین اور رباعی جیسی اصناف شاعری میں کامیابی سے طبع آزمائی کی ہے۔ ان کی فارسی شاعری کا نمونہ تضمین کی شکل میں ہمارے نصابی کتاب میں شامل ہے۔ فارسی کے مشہور شاعر سعدی شیرازی کی غزل پر اس تضمین سے محمد صدیق اشرف کی قادر الکلامی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

جواب-۴ قابوس نامہ کے مضامین:

اخلاقیات کے موضوع پر قابوس نامہ فارسی نثر کی ایک مشہور تصنیف ہے جس کے مصنف امیر عنصر المعالی کیاؤس ہیں۔ قابوس نامہ کے مضامین دو طرح کے ہیں ایک تو عمومی مضامین ہیں جس کا موضوع اخلاقیات ہے اور قابوس نامہ کا دوسرا اہم موضوع اصول حکمرانی کا فلسفہ ہے۔ جہاں تک قابوس نامہ کے ادبی خوبیوں کی بات ہے تو زبان و بیان کے اعتبار سے قابوس نامہ بہت ہی رواں، سلیس اور سادہ ہے اور اسلوب نگارش کے لحاظ سے یہ کتاب انشاء پر دازی کا بہترین نمونہ ہے۔ عنصر المعالی کیاؤس فارسی کے بہت بڑے ادیب اور دانشور تھے اس کے علاوہ وہ اپنے وقت کے بادشاہ بھی تھے۔ ان کا تعلق زیاری خاندان کے مشہور حکمران سے تھا۔ عنصر المعالی کو ایک ہی لڑکا تھا جس کا نام گیلان شاہ تھا۔ اسی شہزادے کی تعلیم اور اخلاقی تربیت کے لیے عنصر المعالی نے یہ کتاب قابوس نامہ لکھی۔

جواب-۵۔ شبینم (ژالہ)

شامل نصاب نظم لالہ و ژالہ کے شاعر آزاد اصفہانی ہیں۔ جو حکایتی نظم کے زمرے میں آتی ہے۔ یہ ایک مکالماتی نظم ہے جس میں پھول اور شبینم کے درمیان ایک فرضی گفتگو ہے۔ پھول نے شبینم سے پوچھا کہ تو کون ہے اور ایک آوارہ گرد کی طرح پرانے گھر میں گونے کیوں قبضہ جمایا ہے لالہ کی تلخ بات سن کر ژالہ نے بھی چیخ کر جواب دیا اور اپنی تعریف میں قصیدے پڑھنے لگا اور لالہ سے کہا کہ تم خاموش رہو۔ میں تمہاری طرح زمین کا دل جلا نہیں ہوں بلکہ میں بادلوں میں رہنے والا ہوں اور اسی کا پروردہ ہوں آسمان میرا وطن ہے اور میں بلندی پر رہنے والا ہوں میں آسمان کا موتی ہوں۔ گل و سنبل اور سینکڑوں پھولوں کی زیب و زینت مجھ ہی سے ہے۔ میں پھولوں کی آنکھوں کا نور ہوں میں آسمان کی بلندی سے آیا ہوں اور اسی لیے مجھے سر کا تاج بننا زیب دیتا ہے۔ مختصر یہ کہ شبینم نے اپنی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے اور لالہ کو خاموش کرنے کے لیے اپنی جتنی تعریف کر سکتا تھا سب کچھ کیا۔

جواب-۶ محمد حسین شہریار کی غزل گوئی:

شہریار فطری طور پر ایک شاعر تھے قرآن پاک اور دیوان حافظ کا مطالعہ ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ یوں تو ان کا دیوان غزل، قصیدہ، مثنوی، نظم اور ترجیع بند پر مشتمل ہے لیکن ان کی اصل شہرت ان کی غزلوں سے ہے۔ انہوں نے غزل کی کلاسیکی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی غزلوں کو عصری حیثیت اور نئے مضامین سے اس درجہ متصف کیا کہ حافظ ”ثانی“ کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ شہریار جدید فارسی شاعری کے فنکاروں میں شامل ہیں لیکن ان کی غزلوں پر قدماء کا اثر چھایا ہوا ہے۔ انہوں نے غزل کی دنیا میں سعدی اور حافظ کو اپنے لیے نمونہ بنایا ہے۔ شہریار کے غزلیہ کلام میں مخصوص نفسیاتی کیفیت اور جذبہ و احساس کی ایسی شدت پائی جاتی ہے کہ پڑھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ ان کی غزلوں کا سوز انہیں مقبول بنانے میں بے حد معاون رہا ہے۔ ان کے رسمی استعارے بھی غزل میں ایک نیا تاثر پیدا کرتے ہیں۔ رچاؤ اور کیف و ترنم کا وصف ان کی غزلوں میں ہر جگہ نمایاں ہیں۔

Group-C

جواب-۱ امیر خسرو کا پورا نام امیر ابو الحسن بھین الدین خسرو تھا۔ والد کا نام امیر سیف الدین محمود تھا جو چنگیزی فتنہ کے زمانہ میں ہندوستان آئے تھے اور یوپی کے ضلع ایٹھ کے قصبہ پٹیالی میں سکونت اختیار کی۔ وہیں ۱۲۵۳ء میں امیر خسرو کی پیدائش ہوئی۔ والد امیر سیف الدین کا انتقال امیر خسرو کے بچپن میں ہی ہو گیا جب امیر خسرو نے بچپن سے ذرا ہوش سنبھالا تو ان کو درسیات کے لیے بیٹھا دیا گیا۔ طبیعت نے بچپن سے ہی موزوں تھی اس لیے جلد ہی شاعری کی طرف مائل ہو گئے۔ کچھ نہ کچھ خود ہی نظم کرنے لگے اور رفتہ رفتہ فارسی شاعری میں استاد کے درجہ تک پہنچ گئے۔ یہاں تک کہ امیر خسرو کو فارسی شاعری کے اہم ستونوں میں شمار کیا جانے لگا۔ ایرانیوں نے جن ہندوستانی شعراء کی عظمت کا اعتراف کیا ان میں امیر خسرو سرفہرست ہیں۔ امیر خسرو کا تعلق گرچہ بادشاہوں اور امراء سے رہا مگر ان کی طبیعت ہمیشہ فقراء اور تصوف کی طرف مائل رہی۔ انہیں حضرت نظام الدین اولیاء سے بے پناہ عقیدت رہی اور ان سے بیعت بھی ہوئے اور خواجہ نظام الدین بھی امیر خسرو سے بے انتہا شفقت و محبت رکھتے تھے۔ امیر خسرو سے خواجہ نظام الدین کی شفقت و محبت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے ایک بار بر ملا کہا تھا کہ قیامت کے دن اگر اللہ پوچھے گا کہ نظام الدین دنیا سے کیا لائے ہو تو میں اپنے نیک اعمال کی جگہ اس ترک (امیر خسرو) کو پیش کروں گا۔

MODEL Questions with answers**For Intermediat Examination- 2017****Subject : Persian**

Time: 3 hours 15 Minutes

Persian (OPT) Set-X

Fullmarks: 100

سوالات**Group-A**

(Marks:25)

تمام گروپوں کے سوالوں کے جواب اس گروپ کی ہدایت کے مطابق دیجئے۔

10x21/2=25

درج ذیل سوالات میں سے کسی دس کے جواب دیجئے۔

- سوال-۱ امام غزالی کہاں پیدا ہوئے؟
 (i) طوس (ii) تبریز
 (iii) رودکی (iv) شیراز
- سوال-۲ ”شاہنامہ“ کے مصنف کا کیا نام ہے؟
 (i) سعدی (ii) فردوسی
 (iii) رودکی (iv) جامی
- سوال-۳ ”اخلاق محسنی“ کے مصنف کون ہیں؟
 (i) مولانا روم (ii) عمر خیام
 (iii) داعظ کاشفی (iv) نظامی عروضی
- سوال-۴ افسانہ ”سجی“ کے افسانہ نگار کون ہیں؟
 (i) صادق چوبک (ii) صادق ہدایت
 (iii) جمالزادہ (iv) نظامی عروضی
- سوال-۵ گلستان کتنے ابواب پر مشتمل ہے؟
 (i) دو (ii) چار
 (iii) چھ (iv) آٹھ
- سوال-۶ نظم ”ارزش آرزو“ کے شاعر کا کیا نام ہے؟
 (i) آزاد صفہانی (ii) علامہ اقبال
 (iii) شہریار (iv) بہار
- سوال-۷ شہریار کا نام کیا ہے؟
 (i) محمد حسین (ii) احمد حسین
 (iii) ساجد حسین (iv) زاہد حسین

- سوال-۸ ڈاکٹر محمد صدیق کس یونیورسٹی سے وابستہ تھے؟
- (i) پٹنہ یونیورسٹی (ii) بہار یونیورسٹی (iii) گلدھ یونیورسٹی (iv) بنارس ہندو یونیورسٹی
- سوال-۹ خواجہ عبداللہ انصاری کا لقب کیا ہے؟
- (i) پیر مجیب (ii) پیر ہرات (iii) محبوب الہی (iv)
- سوال-۱۰ ایران کی سرکاری زبان کیا ہے؟
- (i) اردو (ii) عربی (iii) فارسی (iv) پشتو

Group-B

(Marks:20)

4x5=20

- درج ذیل سوالات میں سے کسی چار کے جواب دیجئے۔
- سوال-۱ مولانا روم کے حالات زندگی کو قلمبند کیجئے۔
- سوال-۲ نظم ”لالہ وژالہ“ کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔
- سوال-۳ محمد حسین شہریار کے حالات زندگی پر روشنی ڈالیے۔
- سوال-۴ امیر خسرو کے حالات زندگی کو مختصر لکھیے۔
- سوال-۵ عبداللہ انصاری کی رباعی گوئی کی خصوصیات کو لکھیے۔
- سوال-۶ سعدی کی شاعرانہ عظمت پر روشنی ڈالیے۔
- سوال-۷ سرمد کی ایک رباعی لکھئے۔
- سوال-۸ علامہ اقبال کے حالات زندگی پر روشنی ڈالیے۔

Group-C

(Marks:20)

4x5=20

درج ذیل سوالات میں سے کسی چار کے جواب دیجئے۔

سوال-۱- گلستاں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

سوال-۲- قابوس نامہ پر ایک نوٹ لکھیے۔

سوال-۳- شاہنامہ فردوسی کے حالات زندگی کو مختصراً لکھیے۔

سوال-۴- صادق چوبک کے علمی کارناموں کو مختصراً لکھیے۔

سوال-۵- پرویز نائل خانلری کے کارناموں پر روشنی ڈالیے۔

سوال-۶- آقای طاہری کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

سوال-۷- افسانہ بینی کا خلاصہ لکھیے۔

Group-D

(Marks:25)

5x5=25

درج ذیل سوالات میں سے کسی پانچ کے جواب دیجئے۔

سوال-۱- درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد لکھیے۔

مشرق بد سپید کند آسمان لاغر ارزاں تابستاں گرم شمال

سوال-۲- درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع لکھیے۔

ستارہ دانشجو بچہ غریب دھقان حرف عالم درخت امیر مردم

سوال-۳ درج ذیل مصادر میں سے کسی پانچ کے مضارع لکھیے۔
آمدن آراستن رفتن گفتن شنیدن نوشتن بخشیدن خندیدن پوشیدن کردن

سوال-۴ اسم کی تعریف کیجئے اور اس کے اقسام کو لکھیے۔

سوال-۵ مصدر ”آمدن“ سے فعل ماضی قریب کی گردان لکھیے۔

سوال-۶ مصدر ”شنیدن“ سے فعل مستقبل کی گردان لکھیے۔

سوال-۷ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر فارسی میں پیرا گراف لکھیے۔

(i) علم (ii) کشور ہند

(iii) فردوسی (iv) زبان فارسی

Group-E

(Marks:10)

10

سوال-۱ درج ذیل اقتباسات میں کسی ایک کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

(الف) ابوالقاسم فردوسی در طبران طوس دیدہ بہ جهان گشود۔ پدرش از دھقانان طوس بود و قرآن ولایت پارہ ای مکتب داشت۔ شاعر نیز در جوانی از بہرہ ملک و مکتب کہ داشت از اقران بی نیاز بود و روزگاری آسودہ می گذشت۔ از آغاز کار بہ کسب دانش پرداخت۔ ادب تازی و پارسی آموخت۔ ہم از او ایل حال بہ خواندن داستانہای کہن رغبت خاص داشت و مخصوصاً بہ تاریخ گذشتہ ایران علاقہ می ورزید۔
(ب)

در عشق گو کہ پست و گہی مست شوم
وز یاد تو کہ نیست و گہی ہست شوم
در پستی مستی از گہی دستم
یکبارگی ای نگار ازد دست شوم

جوابات۔ سیٹ۔ ۱۰

Group-A

- ۱۔ (i) طوس ۲۔ (ii) فردوسی ۳۔ (iii) واعظ کاشفی
 ۴۔ (i) صادق چوبک ۵۔ (iv) آٹھ ۶۔ (ii) علامہ اقبال
 ۷۔ (i) محمد حسین ۸۔ (i) پٹنہ یونیورسٹی ۹۔ (ii) پیر ہرات
 ۱۰۔ (iii) فارسی

Group-B

جواب ۱۔ مولانا روم کا شمار فارسی کے ممتاز شاعروں میں ہوتا ہے۔ مولانا روم ۱۲۰۷ء میں بلخ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد بہاء الدین تھے۔ مولانا روم نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ جب ان کے والد بلخ چھوڑ کر جا رہے تھے تو نیشاپور میں فرید الدین عطار سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مولانا کی عمر کم تھی۔ عطار نے انہیں دعادی اور پیش گوئی کہ یہ بچہ فارسی کا بہت بڑا شاعر ہوگا۔ مولانا اپنے والد کے ساتھ تونیہ میں رہنے لگے۔ تونیہ میں مولانا نے سید برہان الدین محقق ترمذی سے کسب فیض کیا۔ اس کے بعد شام گئے اور واپس آ کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ مولانا کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب شمس تبریز سے ملاقات کے بعد آیا۔ شمس تبریز کی ارادت نے ان کو عالم و واعظ، صوفی اور خانقاہی بنا دیا۔ فارسی شاعری میں ان کی یادگار تصنیف مثنوی معنوی اور کلیات شمس ہے۔ مولانا روم کا ۱۲۷۳ء میں تونیہ میں انتقال ہوا۔

جواب ۲۔ نظم ”لالہ و ژالہ“ جدید فارسی کے شاعر سید علی نور بخش آزاد صنفی کی ہے۔ اس نظم کی کہانی پھول اور شبنم کی ہے۔ اس نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ لالہ کی پکھڑی کے اوپر اس کا قطرہ صبح میں ڈھکنے لگا۔ لالہ کو غصہ آیا اور پوچھا کہ تو کون ہے؟ لالہ کی آواز سن کر شبنم کے قطرہ نے جواب دیا کہ تم خاموش رہو میں امیر کا پروردہ ہوں اور آسمان میں میرا وطن ہے۔ میں بلندی پر رہنے والا ہوں۔ میں آسمان کا موتی ہوں۔ لالہ نے شبنم کے اس قطرہ کو جواب دیا کہ تم لالچی اور خود غرض ہو۔ تمہاری حیثیت تو بس ایک قطرہ کی ہے جس میں نہ رنگ ہے نہ خوشبو۔ بلندی سے زمین پر آنا فخر کی بات نہیں بلکہ ذلت اور شرم کی بات ہے۔ تمہارا وجود چند لمحے کے لیے ہے۔ سورج کی کرن پڑتے ہی تیرا وجود ختم ہو جائے گا۔ یہ باتیں سن کر شبنم کے قطرہ کو اپنی حقیقت کا پتہ چلا تو شرمندہ ہو گیا۔ شاعر نے اس نظم کے ذریعہ یہ درس دیا ہے کہ غرور و تکبر بربادی کی علامت ہے۔

جواب ۳۔ شہر یار جدید فارسی شاعری کے مشہور شاعروں میں ہیں۔ ان کا نام سید محمد حسین ہے۔ ان کے والد اسلمعلیل موسوی تھے جو حاج میر آقا خٹکنابی کے نام سے مشہور تھے۔ ان کے والد کا شمار تبریز کے مشہور وکیلوں میں ہوتا تھا۔ ان کی والدہ کا نام خانم تھا۔ شہر یار کی پیدائش ۱۹۰۷ء میں تبریز میں ہوئی۔ شہر یار نے ابتدائی تعلیم تبریز میں حاصل کرنے کے بعد تہران چلے گئے۔ جہاں انہوں نے مدرسہ دارالفنون میں میڈیکل میں

داخلہ لیا۔ لیکن وہ اپنی تعلیم مکمل نہیں کر سکے۔ واپس اپنے وطن تبریز چلے گئے۔ انہوں نے اپنی چچا زاد بہن عزیزہ عبدالخالقی سے شادی کی۔ جن سے دو لڑکی اور ایک لڑکے کی ولادت ہوئی۔ شعر و شاعری کا ذوق شروع سے تھا۔ انہوں نے فارسی اور ترکی دونوں زبانوں میں شاعری کی ہے۔ ان کا انتقال ۱۹۸۸ء میں تبریز میں ہوا۔

جواب-۴ امیر خسرو فارسی ادب کے نامور شاعر ہیں۔ وہ ۶۵۱ ہجری میں پٹیالی میں پیدا ہوئے۔ خسرو کا تعلق ترکی کے لاجپین قبیلہ سے تھا۔ ان کے والد امیر سیف الدین اس قبیلہ کے سردار تھے۔ وہ سلطان التمش کے زمانے میں ہندوستان آئے اور دلی میں سکونت اختیار کر لی۔ امیر سیف الدین کی رسائی شاہی دربار میں ہوئی اور قصبہ پٹیالی ان کو جاگیر میں ملی۔ امیر خسرو کا تولد اسی قصبہ میں ہوا۔ ان کی عمر سات سال کی تھی تو ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ امیر خسرو نے اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور بیس سال کی عمر میں درسی علوم فنون سے فراغت حاصل کر لی۔ شروع جوانی سے ہی فارسی میں شعر کہنا شروع کر دیا۔ فارسی ادب میں انہوں نے بیش بہا آثار چھوڑے ہیں۔ امیر خسرو نے شیخ نظام الدین اولیاء کے ہاتھ بیعت کی اور تاعمران کی ارادت میں رہے۔ ان کا انتقال ۷۲۵ ہجری میں دہلی میں ہوا۔

جواب-۵ خواجہ عبداللہ انصاری عہد سلاجقہ کے مشہور صوفی شاعر ہیں۔ انہوں نے فارسی رباعی گوئی کو ایک مخصوص اسلوب اور منفرد لہجہ دیا ہے۔ انہوں نے اپنی رباعی میں صوفیانہ کلام کو پیش کیا ہے۔ ان کی رباعیات میں صوفیانہ مضامین کے علاوہ فلسفہ و اخلاق کے مضامین پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کی رباعیات بہت آسان زبان میں ہیں لیکن ان میں سادگی کے ساتھ حد درجہ پرکاری بھی ہے۔ معنوی و لفظی اعتبار سے ان کی رباعیوں کو فارسی ادب میں خاص مقام حاصل ہے۔

جواب-۶ سعدی شیرازی فارسی ادب کے ان ممتاز شخصیتوں میں ہیں جنہوں نے فارسی نظم و نثر کی تاریخ میں عالمی کارنامے انجام دیے ہیں۔ ان کے کارنامے سے پوری دنیا واقف ہے۔ فن شاعری میں انہوں نے ہر صنف سخن پر طبع آزمائی کی ہے۔ غزل گوئی میں ان کو امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی غزل میں دلی واردات و جذبات کو بیان کیا ہے۔ ان کی اکثر غزلیں عاشقانہ ہیں۔ ان کی غزلیں تغزل کی شاہکار ہیں۔ سادگی و سلاست ایسی ہے کہ ان کی غزلیں سہل ممتنع کو پہنچتی ہے۔ جوان کے کلام کی نمایاں وصف ہے۔ قصیدہ کو انہوں نے بے جامداجی اور خوشامد پسندی سے نجات دلائی۔ اخلاقی مثنوی میں ان کی کتاب بوستاں فارسی ادب کی شاہکار تصنیف ہے۔ سعدی نے اپنے کلام میں تمام خوبیاں بھردی ہے جس سے ان کا کلام پورے عالم میں شہرت رکھتا ہے اور یہ ان کی شاعرانہ عظمت کی شناخت ہے۔

جواب-۷ نی قروقدی کہ رو نماید یار است
نی یم بری کہ دل رباید یار است
آن پار گزین کہ ہر چہ خواہی بدہد
یاری کہ بکار تو بیاید یار است

جواب-۸ علامہ اقبال ۱۸۷۷ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ اقبال نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ بی۔ اے مشن کالج سیالکوٹ سے پاس کیا۔ اس کے بعد انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ جہاں سے انہوں نے فلسفہ اور عربی میں ایم۔ اے کی سند حاصل کی۔ اقبال ۱۹۰۵ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان گئے۔ جہاں سے انہوں نے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی۔ پھر جرمنی سے انہوں نے فلاسفی میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ ۱۹۰۸ء میں وہ وطن واپس آگئے اور وکالت شروع کر دی۔ علامہ اقبال وکالت کے علاوہ گورنمنٹ کالج اور اسلامیہ کالج میں فلسفہ کے استاد بھی رہے۔ انہوں نے سیاست میں بھی حصہ لیا۔ گول میز کانفرنس میں انہوں نے مسلمانوں کی نمائندگی کی۔ علامہ اقبال کو ۱۹۲۲ء میں حکومت ہند کی طرف سے ”سر“ کا خطاب دیا گیا۔ فارسی اور اردو میں دونوں زبانوں میں انہوں نے شاعری کی ہے۔ اقبال ۱۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو لاہور میں انتقال کیا اور وہیں سپرد خاک ہوئے۔

Group-C

جواب-۱ گلستان فارسی ادب کی ایک شاہکار تخلیق ہے۔ اس کتاب کے مصنف شیخ سعدی شیرازی ہیں۔ گلستان نظم آمینتہ نثری تالیف ہے۔ سعدی نے یہ کتاب ۶۵۶ ہجری میں لکھی۔ اس کتاب میں حکایتیں، نصیحتیں اور درس اخلاقیات ہیں۔ گلستان آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں جو اشعار آئے ہیں وہ خود سعدی شیرازی کے ہیں۔ سعدی نے گلستان میں جو مقدمہ لکھا ہے اس میں انہوں نے وجہ تالیف بیان کی ہے۔ اس کتاب کو انہوں نے چھ مہینے میں لکھ کر مکمل کیا۔ گلستان ہمیشہ اہل علم کی توجہ کا مرکز رہی ہے اور اسے ایک عمدہ درسی کتاب شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا ترجمہ دنیا کے مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔

جواب-۲ قابوس نامہ کے مصنف امیر عنصر المعالی کیکاؤس ہیں۔ کیکاؤس نے قابوس نامہ اپنے بیٹے گیلان شاہ کے لیے لکھی تھی۔ اس کتاب کا موضوع اخلاق و نصیحت ہے۔ کیکاؤس نے ۴۷۵ ہجری میں اس کتاب کو لکھا۔ یہ کتاب ۴۲۲ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں مملکت داری اور تجارت کے رسوم و آداب کے ساتھ مختلف فنون کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں حکایتیں بھی ہیں اور ایک بادشاہ کی طرز فکر کی جھلکیاں بھی۔ قابوس نامہ کی زبان سادہ ہے اور اسلوب بیان انوکھا ہے۔ مصنف نے یہ کتاب اس لیے لکھی کہ اس کا لڑکا گیلان شاہ مختلف علوم فنون سے روشناس ہو جائے۔

جواب-۳ فردوسی فارسی ادب کے ان درخشان ستاروں میں ہیں جنہوں نے شاہنامہ لکھ کر فارسی ادب کو ایک نئی جہت عطا کی ہے۔ ان کا نام ابو القاسم فردوسی ہے۔ ان کی ولادت طوس کے باڑگاؤں میں ہوئی۔ اس کے والد ایک خوشحال زمیندار تھے۔ فردوسی کے جوانی کے ایام بھی خوش حالی اور شان و شوکت میں گزرے۔ اس نے دیگر علوم کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی ادب کی تعلیم حاصل کی۔ فردوسی کو ایران کی قدیم داستانوں کے مطالعہ میں زبردست دلچسپی تھی اور اسی دلچسپی نے ان کو شاہنامہ لکھنے کی طرف متوجہ کیا۔ لہذا اس نے تیس سال کی مدت میں شاہنامہ کو نظم کیا۔ فردوسی آخری عمر میں غربت کا شکار ہو گیا۔ صلہ حاصل کرنے کے لیے اس نے شاہنامہ کو محمود غزنوی کی خدمت میں پیش کیا۔ لیکن ان کی ویسی پذیرائی نہیں ہوئی جس کا وہ حقدار تھا۔ لہذا اس نے محمود غزنوی کی جھوٹ لکھی اور طوس واپس آ گیا اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا۔

جواب-۴ صادق چوبک فارسی ادب کے مشہور افسانہ نگار ہیں۔ ان کی پیدائش ۱۹۱۶ء میں ایران کے بوشہر میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے اپنے وطن میں حاصل کی۔ تہران آکر انہوں نے امیر کی کالج میں داخلہ لیا اور وہاں سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ افسانہ نگاری کا شوق ان کو شروع سے ہی تھا۔ انہوں نے افسانہ اور ناول دونوں میں طبع آزمائی کی ہے۔ تنکسیر ان کا مشہور ناول ہے جس میں انہوں نے جنوبی ایران کی عکاسی کی ہے۔ افسانہ نگاری میں ان کا افسانوی مجموعہ ”خیمہ شب بازی“ اور ”انتری کہ لوٹیش مردہ بود“ قابل ذکر ہیں۔

جواب-۵ پرویز نائل خانلری فارسی کے مشہور نقاد اور ماہر لسانیات تھے۔ ان کو فارسی کے علاوہ عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے فرانسیسی زبان کی کئی کتابوں کا ترجمہ فارسی میں کیا ہے۔ ”روان شناسی“ اور ”دستور زبان فارسی“ ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ خانلری ادبی سرگرمیوں میں مشغول رہتے تھے۔ وہ تیس سالوں سے زیادہ ادبی رسالہ ماہنامہ ”سخن“ کے مدیر رہے۔ انہوں نے ڈاکٹر ذبیح الصفاء کے ساتھ مل کر ”شاہکاری ادبیات فارسی“ کے عنوان سے مختلف کتابوں کی تلخیص، تشبیہ اور انتخاب کا کام بھی انجام دیا۔

جواب-۶ آقا طاہری کے والد موچی تھے۔ آقا می طاہری کا بچپن غربت و ناداری میں گزرا ہے۔ آقا می طاہری اپنے پانچ بھائی اور بہنوں میں سب سے بڑا تھا۔ ان کے والد چاہتے تھے کہ وہ موچی کا کام کرے لیکن ان کو موچی کا کام بالکل پسند نہ تھا۔ لہذا ان کے والد نے اس کے رجحان کو دیکھتے ہوئے اسے بڑھئی کے کام میں لگا دیا۔ آقا می طاہری دن میں کام کرتا اور رات میں پڑھائی کرتا تھا۔ اس طرح اس نے میٹرک پاس کیا۔ کچھ فوج میں کام کرنے کے بعد اپنا فرنیچر سازی کا کارخانہ قائم کیا۔ اپنی محنت و لگن سے ترقی کرتا گیا۔ آج اس کے کارخانے میں ایک سو بیس مزدور کام کرتے ہیں اور اس کے سارے بچے کامیاب ہیں۔

جواب-۷ افسانہ نگاری کے افسانہ نگار صادق چوبک نے اس افسانہ میں ایک عام بچہ کی کہانی کو بیان کیا ہے۔ وہ بچہ تنگی ہے جس کی عمر گیارہ سال ہے۔ تنگی ڈیلی نیوز اخبار کا ہا کر ہے۔ اسے پڑھنا لکھنا نہیں آتا ہے۔ اخبار والوں نے بڑی مشکل سے ڈیلی نیوز کا نام یاد کروایا تھا۔ تنگی اخبار بیچنے کے لیے جاتا ہے اور ڈیلی نیوز کی آواز لگاتا ہے۔ لوگ ان سے اخبار خریدتے ہیں۔ ایک صاحب ان کو پانچ ریال دیکر اخبار خریدتا ہے۔ تنگی اس سے اخبار کی قیمت لیکر باقی پیسہ واپس کرتا ہے۔ اسی درمیان وہ اخبار کا نام بھول جاتا ہے۔ بہت یاد کرتا ہے لیکن اسے یاد نہیں آتا۔ نہ کوئی ہا کر ادھر سے گزرتا ہے کہ اس سے نام پوچھ لے۔ کسی سے پوچھنا اسے اچھا نہیں لگتا ہے۔ وہ بہت کنگش میں ہے۔ وہ اخبار نہیں بیچ پارہا ہے۔ افسردہ واپس لوٹتا ہے۔ اسی درمیان ڈیلی نیوز کی جگہ اسے ”پرپھرس“ یاد آتا ہے وہ خوش ہوتا ہے اور پرپھرس کہہ کر اخبار بیچنے لگتا ہے۔ اس طرح صادق چوبک نے اس افسانہ میں عوام کی ناخواندگی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

Group-D

جواب-۱

ضد	الفاظ	ضد	الفاظ
خوب	بد	مغرب	مشرق
تیز	کند	سیاہ	سپید
فربہ	لاغر	زمین	آسمان
زمستان	تابستان	گراں	ارزاں
جنوب	شمال	سرد	گرم

جواب-۲

جمع	واحد	جمع	واحد
دانشجویان	دانشجو	ستارگان	ستاره
غریب	غریب	بچہ ہا	بچہ
حروف	حرف	دھقانان	دھقان
درختا	درخت	علماء	عالم
مردمان	مردم	امراء	امیر

جواب-۳

مضارع	مصادر	مضارع	مصادر
آراید	آراستن	آید	آمدن
گوید	گفتن	رود	رفتن
نویسد	نوشتن	شنود	شنیدن
خندد	خندیدن	بخشد	بخشیدن
کند	کردن	پوشد	پوشیدن

جواب-۴

اسم وہ لفظ ہے جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو۔ جیسے گل، زن، کتاب، پتا، احمد وغیرہ

اسم کی اہم اقسام درج ذیل ہیں:-

اسم نکرہ۔ اسم معرفہ۔ اسم ذات۔ اسم معنی۔ اسم واحد۔ اسم جمع۔ اسم بسیط۔ اسم مرکب۔ اسم مذکر و مؤنث

جواب-۵

صیغہ واحد غائب صیغہ جمع غائب صیغہ واحد حاضر صیغہ جمع حاضر صیغہ واحد متکلم صیغہ جمع متکلم
آمدہ است آمدہ اند آمدہ ای آمدہ اید آمدہ ام آمدہ ایم

جواب-۶

صیغہ واحد غائب صیغہ جمع غائب صیغہ واحد حاضر صیغہ جمع حاضر صیغہ واحد متکلم صیغہ جمع متکلم
خواہد شنید خواہند شنید خواہی شنید خواہید شنید خواہم شنید خواہیم شنید

جواب-۷

(i) علم:

علم کی از بہترین نعمتوں میں خدا برای انسان است۔ فراگیری علم برای ہر انسان لازم است۔ بدون علم انسان چیزی خوب و بد را تمیز نمی تواند کرد۔ مذہب اسلام حصول علم را برای ہر مرد و زن واجب قرار داده است۔ وقتی بود کہ علم محدود بود بنا بر این پیشرفت خیلی کم بود۔ بوسیله علم انسان راہ پیشرفتی را پیچودہ است۔ در دور جدید علم انتشارات زیادہ یافته است و رہمہ شعبہ ہای زندگانی انسان انقلابی بزرگ در آوردہ است۔ تہسیلات و آسانہای زیادہی بدست آوردہ اند۔ بوسیله علم انسان بہ ماہ رسیدہ است۔ علم بہترین وسیلہ برای آراستن زندگی انسانی است۔

Group-E

جواب-۱(الف) ابوالقاسم فردوسی طاہران طوس میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد طوس کے کسانوں میں تھے اور اس علاقہ میں ان کی زمینداری تھی۔ شاعر بھی جوانی مال و دولت سے بھر پور تھے اور رشتہ داروں سے بے نیاز آرام کے ایام گزار رہے تھے۔ شروع سے علم حاصل کیا۔ عربی و فارسی ادب سیکھی۔ شروع سے ہی قدیم داستانوں سے خاص رغبت تھی خاص کر ایران کے قدیم تاریخ سے اپنی خاص رغبت تھی۔

(ب)

تیرے عشق میں کبھی ذلیل ہوا تو کبھی مست
اور تیری یاد میں کبھی معدوم ہوا تو کبھی وجود پایا
اگر تو بستی اور مستی میں میرا ہاتھ نہ پکڑو گے
تو ای محبوب میں اچانک ہلاک ہو جاؤں گا